دوم - جو جو سلسلہ کائنات کے مطابق ہو وہ حق اور جو سلسلہ کائنات کے مخالف ہے وہ
۲ - سلسلہ کائنات کے مطابق ہو | سب باطل ہے جیسے کوئی کہے کہ ماں باپ کے وصل کے بغیر لڑکا پیدا ہوا
ایسا قول بوجہ مخالف ہونے سلسلہ کائنات کے باطل ہے +

سوم - جو آپت یعنی دھرماتما - صاحب علم - راست گفتار - کر وفریب سے مبرا آدمیوں کی
۳ - آپت لوگوں کے مطابق ہو | رفاقت و ہدایت کے مطابق ہے وہ قابل تسلیم - اور جو خلاف ہو وہ
ناقابل تسلیم ہے +

چہارم - اپنے آتما کی پاکیزگی اور علم کے مطابق ہو مثلاً اپنے آپ کو خوشی پسند اور رنج
۴ - اپنی تمیز کے مطابق ہو | ناپسند ہے ویسے ہی ہر حالت میں سمجھنا چاہئے کہ اگر میں بھی کسی کو تکلیف
یا خوشی پہنچاؤنگا تو وہ بھی رنجیدہ یا خوش ہوگا -

پنجم - آٹھ قسم کے پرمان (ثبوت) یعنی (۱) پرتیکش (۲) انومان (۳) اُپمان (۴) شبد (۵)
۵ - آٹھ پرمانوں کے مطابق ہو | اتیہہ (۶) ارتھاپتی (۷) سنبھو (۸) ابھاو -

۵۹ - ان میں سے پرتیکش وغیرہ کی تعریف میں جو جو سُوتر ذیل میں لکھے جاوینگے وہ سب
پرمانوں کی مفصل تشریح | نیائے شاستر (مجموعہ علم منطق) کے اول اور دوم ادھیائے سے سمجھو -

(۱) پرتیکش پرمان

اصل سُوتر

इन्द्रियार्थसन्निकर्षोत्पन्नं ज्ञानमव्यपदेश्यमव्यभिचारि व्यवसायात्मकम्प्रत्यक्षम् ॥ न्याय० ॥ अध्याय १ । आह्निक १ । सूत्र ४ ॥

سُوتر کا لفظی ترجمہ مترجم کی جانب سے

"جو اندریہ [1] اور ارتھ کے ملاپ سے جو گیان حاصل ہو وہ بیوپدیش سے خالی اور بھیچار سے آزاد ہو اسکو پرتیکش کہتے ہیں"

کان، چشم، ناک، جیبھ، کھال کا بالترتیب تعلق صوت، شکل، مزہ اور بو کے ساتھ ہو اور
پرتیکش یعنی ثبوت عین الیقین یا مرئی [2] من (جوہر ادراک) کا حواس کے ساتھ - اور آتما کا من کے ساتھ تعلق

[1] اندریہ حواس کو کہتے ہیں اور ارتھ (ان حواس سے مراد ہے جو حواس سے تعلق رکھتا ہو جیسا کہ قوت شامہ کا ارتھ بو ہے - دیگر الفاظ بیوپدیش وبھیچار وغیرہ کا اس سُوتر میں آئے ہیں انکے معانی اس سُوتر کی تشریح کو پڑھنے سے معلوم ہو جاویں گے +
[2] مرئی وہ ہے جو جسم کے چھونے کے ساتھ ہو جانے پر بو یا سختی وغیرہ معلوم ہو

تحقیق کریں کیونکہ دھرم اور ادھرم کی تحقیق سوائے ویدوں کے ٹھیک ٹھیک نہیں ہو سکتی۔

اسطرح اتالیق اپنے شاگرد کو نصیحت کرے اور خاصکر راجاؤں کو چاہیئے کہ دیگر کشتری۔ ویش اور اعلیٰ شودروں کو بھی ضرور تحصیل علم کرا دیں۔ کیونکہ جو برہمن ہیں اگر فقط وہ تحصیل علم کریں اور کشتری وغیرہ نہ کریں۔ تو علم۔ دھرم۔ راج اور دولت وغیرہ کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ برہمن تو فقط پڑھنے پڑھانے اور کشتری وغیرہ سے گذارہ پانے پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور ان کے بروزی سے محتاج ہونے اور کشتری وغیرہ کے لئے اُن کے ہدایت کناں ہونے سے اور سر پر ٹھیک ٹھیک ممتحن سزا دہندگان کے نہ ہونے سے سب ورن پاکھنڈ میں پھنس جاتے ہیں اور جبکہ کشتری وغیرہ لوگ صاحب علم ہوتے ہیں تو برہمن بھی زیادہ تر تحصیل علم کرتے اور دھرم کے راستہ پر چلتے ہیں اور اُن کشتری وغیرہ لوگ عالموں کے سامنے پاکھنڈ یعنی جھوٹی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بخلاف اسکے جب کشتری وغیرہ لوگ علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں تو جیسا اپنے دل میں آتا ہے۔ وہ ویسا ہی کرتے کراتے ہیں۔ لہٰذا برہمن بھی اگر اپنی عاقبت کی خیر چاہیں تو کشتری وغیرہ لوگوں کو وید وغیرہ سچے شاستر کی تعلیم خوب محنت سے دیویں۔ کیونکہ کشتری وغیرہ لوگ ہی علم۔ دھرم۔ راج اور دولت کو ترقی دینے والے ہیں۔ وہ کبھی دوسروں سے گذارہ نہیں مانگتے۔ اس لئے علم کے معاملہ میں طرفداری اور قومی خود غرضی نہیں کر سکتے اور جب سب ورنوں میں علم اور نیک تربیت ہوتی ہے تو کوئی بھی پاکھنڈ اور ادھرم اور جھوٹ کی کارروائی کو نہیں چلا سکتا۔ اس سے کیا ثابت ہوا۔ کہ کشتری وغیرہ لوگوں کو نیم میں چلانے والے برہمن اور سنیاسی ہیں۔ اور برہمن اور سنیاسی کو نیم میں ٹھیک قاعدہ پر چلانے والے کشتری وغیرہ لوگ ہوتے ہیں۔ پس سب ورنوں کے عورت مردوں میں علم اور دھرم کی اشاعت ضرور ہونی چاہیئے۔

۵۵۔ اب جو جو پڑھنا پڑھانا ہو واجب ہے کہ وہ اچھی طرح تحقیق کر کے ہو تحقیق پانچ طرح سے ہوتی ہے۔

تحقیق کرنے کے پانچ طریقے

اول۔ جو جو پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضائے طبعی اور ویدوں کے مطابق ہو وہ حق اور اس کے خلاف باطل ہے[1]۔

(۱) پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کے مطابق ہو

[1] پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ اقتضائے طبعی مختصر مطابق تشریح مندرجہ آریہ اودیش رتن مالا کے جسمیں سوامی جی نے ایک سو آٹھ دیشوں کی وضاحت کی ہے حسب ذیل ہیں۔

اوصاف: ایشور کا قادر مطلق ہونا۔ سب میں شامل ہونا۔ محیط ہونا۔ منزہ از صورت و فنا ہونا وغیرہ۔

افعال: آفرینش عالم۔ پرورش عالم۔ فنا عالم۔ نیک و بد افعال کی جزا و سزا وغیرہ۔

اقتضائے طبعی: علم۔ سرور۔ پاکیزگی۔ عدل۔ رحمت۔ جسم دھارن میں نہ آنا۔ جسم کا اختیار اور جسم کی احتیاج کی شان کے خلاف ہونا اور دنیاوی سکھوں سے استغنا وغیرہ سے منزہ

کا تعین ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جہاں کہیں علت دیکھ کر معلول کا علم ہو اُس کو "پوروت" کہتے ہیں۔
اب "شیش وت" (معلول سے علت) یعنی جہاں معلول کو دیکھ کر علت کا علم ہو۔ جیسے دریا کے بہاؤ

شیش وت | کی زیادتی کو دیکھ کر اوپر کی طرف بارش ہونے کا۔ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ کائنات کو دیکھ کر قدیمی علت مادہ اور فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا۔ نیک اور بد اعمال کو دیکھ کر سکھ و دکھ کا علم ہوتا ہے۔ اسی کو شیش وت کہتے ہیں۔

(ج) سامانیتو درشٹ جو کسی کی علت معلول تو نہ ہو مگر ایک دوسرے سے کسی قسم کا تشابہ رکھتے

سامانیتو درشٹ | ہوں۔ مثلاً کوئی شخص بلا حرکت کرنے کے خود دوسرے کے مکان میں نہیں جا سکتا ویسے دوسرے لوگوں کا بھی بلا حرکت دوسرے مکان میں جانا نہیں ہو سکتا۔

انومان لفظ کے معنی یہ ہیں کہ جو پرتکش کے بعد پیدا ہو جیسے دھوئیں کے پرتکش دیکھنے کے بغیر

لفظ انومان کے معنی | غائب از نظر آگ کا علم کبھی نہیں ہو سکتا۔

(۳) اپمان (تشبیہ)

اصل سوتر

प्रसिद्धसाधर्म्यात्साध्यसाधनमुपमानम् ॥ न्याय० ॥
अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥

نوٹ ۱؎ اگر سوال ہو کہ پہلے انومانی فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ کا پرتکش ہونا بھی ہے کہ انومان کیے جانے کے سبب تعریف انومان ضروری ہے پس خداوند تعالےٰ پرتکش کس طرح سے ہے؟ تو جواب اس کے علاوہ یہ ہے کہ سب تعریف پرتکش جس چیز کا علم حواس ظاہری و باطنی اور من اور آتما کے باہمی تعلق سے ہو۔ اس چیز کو پرتکش کہا جاتا ہے سو پرتکش کے ہمیشہ اوصاف ہی پرتکش ہوا کرتے ہیں اور ہمیشہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی موصوف کو پرتکش کہتے ہیں۔ مثلاً پرتھوی کا جب علم ہوتا ہے تو لمس، شکل، ذائقہ، بو وغیرہ اُس کے اوصاف ہی پرتکش ہوتے ہیں۔ سو محض ان اوصاف کے پرتکش ہونے پر ہی "پرتھوی" آتما سے ملے ہوئے من کے ساتھ پرتکش ہوتی ہے۔ پس اسی طرح ترتیب مشاہدہ عالم یا ترتیب قدرت صنعت علم و انتظام وغیرہ اوصاف کے پرتکش ہونے پر ان کا موصوف فاعل حقیقی خداوند تعالےٰ پرتکش کیوں نہیں؟ شکل، لمس، ذائقہ، بو وغیرہ کے ذریعہ سے اُس کے پرتکش ہونے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں کیونکہ وہ کوئی پرتھوی وغیرہ کا ہم جنس نہیں ہے تو کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ بلکہ جہاں تک غور کیا جاسکے وہ روح اعظم (پرماتما) بے شکل، لطیف، مجرد، بانی جیتن وغیرہ ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ (دیکھو سملاس تیسرا) وہ از روئے اوصاف ہمیشہ روح اور محیط عالم کی حیثیت میں پرتکش ہے۔ اور روح یا محیط عالم کی کبھی شکل وغیرہ نہیں ہو سکتی ہے۔ مترجم

جو علم پیدا ہو اُس کو پرتکش (ثبوت عینی یا یقین) کہتے ہیں۔
جو علم کہ اسم اور مسمیٰ کے تعلق سے پیدا ہوتا ہے وہ پرتکش نہیں۔ مثلاً کسی نے کسی سے کہا کہ
پرتکش کی پہلی صفت خالی از ویپدیش (علاوہ لفظ) تو جل لے آ۔ وہ اس کے واسطے لا کر اُس کے آگے رکھا اور کہا کہ یہ جل
مثال ہو وہ جس سے پیدا علم ہو جیسا کہ ہے اس جگہ لانے والا اور منگوانے والا دونوں صورت مرکب اسم جل کو نہیں دیکھ سکتے بلکہ صرف شے کو جس کا نام یہاں جل کہا گیا دیکھتے ہیں۔ لفظ سے جو علم پیدا ہوتا ہے۔ وہ شبد پرمان کا مدلول ہے۔

خالی از ویبھچار (غیر فاسد) کسی شخص نے رات کے وقت ایک ستون دیکھ کر یقین کیا کہ آدمی ہے
خالی از ویبھچار یعنی غیر فاسد مگر جب دن کے وقت دیکھا تو جو آدمی کا علم رات کے وقت پیدا ہوا تھا۔ وہ جاتا رہا اور ستون کا علم قائم ہوا۔ ایسے معدوم ہو جانے والے علم کو ویبھچاری (فاسد) کہتے ہیں۔ پرتکش نہیں کہتے۔

ویوسائے آتمک (یقینی) کسی شخص نے دور سے دریا کی ریت کو دیکھ کر کہا کہ وہاں یا تو کپڑا سوکھ رہا ہے
ویوسائے آتمک یا پانی یا کوئی اور چیز ہے۔ وہ دیودت کھڑا ہے یا یگیہ دت۔ جب تک ایک بات کا یقین ہو جائے تب تک وہ علم پرتکش نہیں ہے۔

پس جو علم کہ علاوہ لفظ، غیر فاسد اور یقینی ہو اُسی کو پرتکش (عین الیقین) کہتے ہیں۔

(۲) انومان [قیاس یا ثبوت التزامی]

اصل سوتر

अथ तत्पूर्वकं त्रिविधमनुमानं पूर्ववच्छेषवत्सामान्यतोदृष्टं च ॥
न्याय० अ० १। आ० १। सू० ५ ॥

سوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اب اس پرتکش کے بعد تین قسم کا انومان ہوتا ہے پورووت، شیشوت اور سامانیتو درشٹ]۔

جس سے پہلے پرتکش کا وجود ہے یعنی جس پدارتھ کا جزو یا کل کسی مکان یا زمان میں پرتکش ہوا ہو
انومان یا ثبوت التزامی کی تعریف اس کے ساتھ رہنے والے جزو کے دوسرے مقام پر موجود ہونے کی صورت میں اُس غائب از نظر چیز کے علم ہونے کو انومان کہتے ہیں۔ جیسا کہ بیٹے کو دیکھ کر باپ کا۔ پہاڑ وغیرہ میں دھواں دیکھ کر آگ کا۔ دنیا میں سکھ دکھ دیکھ کر اگلے جنم کا علم ہوتا ہے۔ انومان پرمان تین قسم کا ہے۔
(الف) "پورووت" (علت سے معلول) جیسے بادلوں کو دیکھ کر بارش کا۔ وواہ یعنی شادی کو
انومان کے تین قسم (الف) پورووت دیکھ کر اولاد پیدا ہونے کا۔ پڑھتے ہوئے طالب علموں کو دیکھ کر علم سیکھ جانے

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۵) ایتہیہ - ارتھاپتی سمبھو - ابھاو کے پرمان ہونے سے صرف مذکورۂ بالا چار پرمان صحیح ہیں۔ مثلاً فلاں آدمی اس قسم کا تھا۔ اس نے اس قسم کا کام کیا۔ مطلب یہ کہ کسی کی سوانح عمری یعنی

[ایتہیہ کی تعریف] تواریخی حوالہ کا نام ایتہیہ ہے۔

(۶) ارتھاپتی کے معنی یہ ہیں کہ جس میں ایک مطلب سے دوسرا مطلب نکلے مثلاً کسی نے کسی

[ارتھاپتی کی تعریف] سے کہا کہ بادل کے ہونے سے بارش اور علت کے ہونے سے معلول پیدا ہوتا ہے۔ اس قول سے بلا مزید ذکر کرنے کے دوسری بات یہ پائی جاتی ہے کہ سوائے بادل کے بارش اور سوائے علت کے معلول کبھی نہیں ہو سکتا۔

(۷) سمبھو - سمبھو وہ ہے کہ جس میں کسی بات کا ہونا ممکن ہو اور قدرت کے خلاف۔ مثلاً کوئی شخص بیان

[سمبھو کی تعریف] کرے کہ ماں باپ کے بغیر اولاد پیدا ہوئی۔ کسی نے مردوں کو زندہ کیا۔ پہاڑ اٹھایا۔ سمندر میں پتھر تیرائے۔ چاند کے ٹکڑے کیے۔ پرمیشور کا اوتار ہوا۔ انسان کے سینگ عقیم عورت کے بیٹے بیٹی کی شادی وغیرہ وغیرہ ترکیب ناممکن باتیں ہیں۔ کیونکہ سلسلۂ کائنات کے خلاف ہیں۔ اس لئے جو بات کہ سلسلۂ کائنات کے مطابق ہو وہی سمبھو (ممکن) ہے۔

(۸) ابھاو - ابھاو اس کو کہتے ہیں جس میں نہ ہونا پایا جاوے۔ مثلاً کسی شخص نے کسی سے

[ابھاو کی تعریف] کہا کہ ہاتھی لے آ۔ اس نے اس جگہ ہاتھی کی عدم موجودگی دیکھ کر جہاں ہاتھی موجود تھا وہاں سے لا دیا[۱]۔

آٹھ پرمان مذکورۂ بالا میں سے ایتہیہ کو شبد پرمان میں اور ارتھاپتی سمبھو اور ابھاو کو انومان

[دستور میں صرف چار پرمان شمار ہو سکتے ہیں] میں شمار کیا جاوے تو صرف چار پرمان باقی رہ جاتے ہیں۔

ان[۲] سے انسان سچ اور جھوٹ کی تمیز ان پانچ اصول معیار سے کر سکتا ہے اور کسی طرح

[سچ اور جھوٹ کی تمیز کیونکر ہو] نہیں کر سکتا۔

---

[۱] مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی عدم موجودگی سے دلیل کا پیدا ہونا ابھاو پرمان کہلاتا ہے۔

[۲] (الف) یعنی پرمیشور کے اوصاف اور ویدوں کی مطابقت سے۔

(ب) سلسلۂ کائنات کی مطابقت سے۔

(ج) آپت پرشوں کی شہادت سے۔

(د) اپنے آتما کی تمیز اور باطن کی پاکیزگی سے۔

(ہ) پرتکش و انومان وغیرہ اقسام دلائل سے۔

سُوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پرسدھ کے سادھرمیہ سے سادھیہ کے سادھن کو اُپمان[۱] کہتے ہیں۔)

ایک مشہور چیز کی مثل چیز کے اوصاف کی مطابقت اگر کسی قابل ثبوت چیز کے ثبوت کی دلیل ہو تو اسکو اُپمان کہتے ہیں۔ اُپمان کے لفظی معنی ہیں کہ جس سے تشبیہ دیجاوے۔ مثلاً کسی شخص نے اپنے نوکر کو کہا کہ وشنو متر جو دیودت کے مانند ہے اُس کو بلا لا۔ نوکر نے جواب دیا کہ میں نے تو اسکو کبھی نہیں دیکھا۔ مالک نے کہا کہ جیسا یہ دیودت ہے ویسا ہی وشنو متر ہے۔ یا کسی کو کہا گیا کہ جیسے یہ گائے ہے ویسی نیل گائے ہوتی ہے پس اس نوکر نے جب اس جگہ پہنچا تو اس شخص کو دیودت کے مانند پاکر یقین کیا کہ یہی وشنو متر ہے اور اُس کو بلا لایا۔ یا مثلاً جنگل میں جا کر جس جانور کو گائے کے مانند دیکھا یقین کیا کہ اسی کا نام نیل گائے ہے۔

اُپمان کی تعریف اور لفظی معنی

(۴) شبد

اصل سُوتر

आप्तोपदेशः शब्दः ॥ न्या० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(آپت کا اُپدیش شبد پرمان ہے)

جو شخص آپت یعنی عالم فاضل سدھرماتما۔ رفاہیت عامہ کا چاہنے والا۔ راست باز۔ حیاتی قالب الحواس ہو۔ جیسے اپنے آتما میں جانتا ہو اور جس بات سے خود سکھ پایا ہو اسی کو شوق سے بولنے کی خواہش رکھتا ہو۔ منفعت نوع انسان کی خاطر اُپدیش کرنے والا ہو۔ پرتھوی سے لیکر ایشور تک جتنے پدارتھ ہیں اُن کا علم حاصل کر کے اُپدیش کرتا ہو۔ ایسے شخصوں کے اُپدیش اور پورن آپت پرمیشور کے اُپدیش وید کو شبد پرمان سمجھنا چاہیے۔

شبد پرمان کی تشریح

(۵) ایتہیہ

اصل سُوتر

न चतुष्ट्वमैतिह्यार्थापत्तिसम्भवाभावप्रामाण्यात् ॥ न्याय० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १ ॥

۱؎ یعنی ایک معلوم چیز کے اوصاف کی مشابہت سے ایک دریافت طلب شے کے جاننے کے عمل کو اُپمان کہا جاتا ہے۔

(کرنے والا وگُن والا وسماوی کارن ہوتا ہو وہ دیہ کا لکشن ہے)

۴۰۔ جس میں حرکت وصفات یا محض صفات رہیں اُس کو دروّیہ کہتے ہیں۔ ان میں سے پرتھوی (ارضیت) جل (رطوبت) تیج (نار یت) وایو (بادیت) من اور آتما یہ چھ دروّیہ حرکت اور صفات والے ہیں۔ اور تین دروّیہ آکاش (خلا) کال (زمان) اور دشا (وسعت) خالی از حرکت گر صفات والے ہیں۔

دروّیہ کی تعریف

۴۱۔ سماوی وہ ہے جس کی عادت ملنے یا ترکیب پانے کی ہو سماوی کارن وہ ہے جس کا وجود پہلے ہوا اور ملنے اور ترکیب پانے کی خاصیت رکھتا ہو۔

سماوی کارن کس کو کہتے ہیں

۴۲۔ لکشن وہ ہے جس سے شے معروف پہچانی جاوے۔ جیسے آنکھ سے روپ (شکل)

لکشن کی تعریف

۴۳۔ جس علت کی خاصیت ترکیب پانے کی ہو اور زمان میں معلول سے پہلے ہو اسی کو دروّیہ یعنی جوہر کہتے ہیں۔

دروّیہ کی مزید تشریح

रूपरसगन्धस्पर्शवती पृथिवी ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० १ ॥

پرتھوی (ارضیت) وہ جوہر ہے جو روپ (صورت) رس (ذائقہ) گندھ (بو) اور سپرش (لمس) رکھتا ہو۔ مگر اس میں روپ اگنی (ناریت) کی آمیزش سے ہے۔ رس۔ جل (رطوبت) کی آمیزش سے اور سپرش وایو (بادیت) کی آمیزش سے۔

پرتھوی کی تعریف

व्यवस्थितः पृथिव्यां गन्धः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २ ॥

پرتھوی میں گندھ کی صفت طبعی ہے۔ اسی طرح جل میں رس۔ اگنی میں روپ۔ وایو میں سپرش اور آکاش میں شبد (آواز) طبعی ہیں۔

پرتھوی کی ذاتی خاصیت صرف گندھ ہے

रूपरसस्पर्शवत्य आपो द्रवाः स्निग्धाः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २ ॥

وہ مائع اور رقیق دروّیہ جو روپ۔ رس اور سپرش رکھتا ہے جل کہلاتا ہے لیکن ان میں سے رس جل کی طبعی صفت ہے۔ اور روپ اور سپرش اگنی اور وایو کی آمیزش سے پائے جاتے ہیں۔

جل کی تعریف

अप्सु शीतता ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ५ ॥

شیتل یعنی سردی بھی جل میں طبعی صفت ہے۔

तेजो रूपस्पर्शवत् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ३ ॥

اصل سوتر

धर्मविशेषप्रसूताद्द्रव्यगुणकर्मसामान्यविशेषसमवायानां पदार्थानां साधर्म्यवैधर्म्याभ्यां तत्त्वज्ञानान्निःश्रेयसम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ سوتر کا منجانب مترجم

(پورے دھرم کے پیدا ہونے سے ۔ اور دروّیہ ۔ گن ۔ کرم ۔ سامانیہ ۔ وشیش اور سمواے جو چھ پدارتھ ہیں اُن کی سادھرمیہ [1] اور ویدھرمیہ [2] کے صحیح صحیح علم سے مکتی ہوتی ہے)۔

۵۸ ۔ جب آدمی دھرم پر قرار واقعی عمل کرنے سے پوتر ہو جاتا ہے اور جو چھ پدارتھ دروّیہ (جوہر)۔ گن ۔ (عرض یا اوصاف) کرم (فعل یا حرکت) سامانیہ (تعمیم) ۔ وشیش (تخصیص) اور سمواے (لازم و ملزوم رشتہ) ہیں اُن کی ماہیت کو بوسیلہ اُنکے سادھرمیہ یعنی صفات مشابہ کے (جیسے پرتھوی بھی غیر ذی نفس ہے اور جل بھی غیر ذی نفس) ۔ اور ویدھرمیہ یعنی صفات غیر مشابہ کے (جیسے پرتھوی سخت اور جل نرم ہے) جان لیتا ہے تب ہی مکتی حاصل کرتا ہے۔

تخصیص اور تمیز کے بموجب کلی اصول حسب ہدایت ویشیشک شاستر

اصل سوتر

पृथिव्यापस्तेजो वायुराकाशं कालो दिगात्मा मन इति द्रव्याणि ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ५ ॥

۵۹ ۔ پرتھوی (ارضیت) اپ (مائیت) تیج (ناریت) وایو (بادیت) آکاش (خلاء) ۔ کال (زمان) دِشا (وسعت) آتما (روح) اور من (جوہر دماغی) یہ نو دروّیہ یعنی جوہر ہیں۔

اصل سوتر

क्रियागुणवत्समवायिकारणमिति द्रव्यलक्षणम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १५ ॥

سوتر کا لفظی ترجمہ منجانب مترجم

---

[1] سادھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا باہمی اتفاق۔ [2] ویدھرمیہ چیزوں کے اوصاف کا تخالف۔

इत इदमिति यतस्तद्दिश्यं लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جہاں سے یہ (فلاں) طرف ہے جس میں یہ اطلاق پا رہے وہ دِشا کا لنگ ہے۔)

جیسے یہ محاورہ استعمال ہو کہ یہاں سے یہ چیز مشرق - جنوب - مغرب - شمال اوپر نیچے ہے اُسی کو دِشا (سمت یا جہت) کہتے ہیں۔

مشرق وغیرہ سمتوں کا بیان

اصل سوتر

आदित्यसंयोगाद् भूतपूर्वाद् भविष्यतो भूताच्च प्राची ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(سورج کا میل جس طرف ہوا - یا ہوتا ہے یا ہوگا وہ سمت مشرق ہے)

جس سمت پہلے سورج کا طلوع ہوا - یا ہوتا ہے یا ہوگا اُس کو سمت مشرق کہتے ہیں۔ اور جہاں غروب ہو اُس کو مغرب کہتے ہیں۔ جو شخص ۔ وہ طرف مشرق رکھتا ہو اُس کی داہنی سمت کو جنوب اور بائیں سمت کو شمال کہتے ہیں۔

سمتوں کے کونے

اصل سوتر

एतेन दिगन्तरालानि व्याख्यातानि ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० १६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اس سے سمتوں کے درمیانی کونے بیان ہو گئے)

علیٰ ہٰذا القیاس مشرق اور جنوب کے درمیانی سمت کو اگنی (جنوب مشرق) جنوب اور مغرب کے درمیان کو نیرتی (جنوب مغرب) مغرب اور شمال کے درمیان کو وایوی (شمال مغرب)

تیج (ناریت) وہ دربہ ہے جو روپ اور سپرش رکھتا ہے۔ لیکن روپ تو اس کا ذاتی ہے اور سپرش وایو کی آمیزش سے پایا جاتا ہے۔

(اگنی کی تعریف)

स्पर्शवान् वायुः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ४ ॥

سپرش کی صفت والا دربہ وایو (ہوا) ہے۔ لیکن اس میں بھی حرارت اور ٹھنڈک تیج اور جل کی آمیزش سے ہوتی ہیں۔

(وایو کی تعریف)

त आकाशे न विद्यन्ते ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० ५ ॥

(آکاش کی تعریف) آکاش میں روپ۔ رس۔ گندھ نہیں ہوتے بلکہ شبد ہی اس کی صفت ہے۔

निष्क्रमणं प्रवेशनमित्याकाशस्य लिङ्गम् ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २० ॥

(آکاش کی علامت) آکاش کی علامت دخول اور خروج ہے۔

कार्यान्तराप्रादुर्भावाच्च शब्दः स्पर्शवतामगुणः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ । सू० २५ ॥

چونکہ بجز آکاش کے باقی پرتھوی وغیرہ معلولات سے شبد پیدا نہیں ہوتا اس واسطے وہ پرتھوی وغیرہ سپرش گن والے دربوں کا گن نہیں ہے بلکہ شبد محض آکاش کا گن ہے۔

(کیوں شبد آکاش ہی کا گن ہے)

अपरस्मिन्नपरं युगपच्चिरं क्षिप्रमिति काललिङ्गानि ॥ वै० अ० २ । आ० २ । सू० ६ ॥

جس میں ماقبل۔ مابعد۔ یکبارگی۔ تاخیر۔ تعجیل وغیرہ وغیرہ کا اطلاق ہو اس کو کال (وقت یا زمان) کہتے ہیں۔

(کال کی تعریف)

नित्येष्वभावादनित्येषु भावात्कारणे कालाख्येति ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० २ । सू० ९ ॥

چونکہ وقت یا زمانہ غیر پیدا شدہ چیزوں میں اطلاق نہیں پاتا اور حادث پیدا شدہ چیزوں میں اطلاق پاتا ہے اسلیے کال محض علت میں شمار ہوتا ہے۔

(کال علت ہے معلول نہیں ہوتا)

(وضاحت)

اصل سوتر

युगपज्ज्ञानानुत्पत्तिर्मनसो लिङ्गम् ॥ न्याय० अ० १ आ० १ । सू० १६ ॥

جس سے ایک وقت میں دو چیزوں کے اوصاف کا علم نہیں ہوتا اس کو من (دل) کہتے ہیں۔

من کی تعریف

रूपरसगन्धस्पर्शाः संख्यापरिमाणानि पृथक्त्वं संयोगविभागौ परत्वाऽपरत्वे बुद्धयः सुखदुःखे इच्छाद्वेषौ प्रयत्नाश्च गुणाः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ६ ॥

۱۴ - دروبہ کی ماہیت اور خاصیت اوپر بیان ہو چکی ہے۔ اب گُنوں یعنی صفات کا ذکر کیا جاتا ہے۔

دوسرا پدارتھ گُن

صورت - ذائقہ - بو - لمس - تعداد - مقدار - علیحدگی - تعلق - جدائی - دوری - نزدیکی - علم - راحت - رنج - خواہش - نفرت - جدوجہد - ثقل یعنی وزن - سیالیت - چکناہٹ - لفظ و تاثیر (سنسکار) - نیکی - بدی اور آواز یہ چوبیس گُن یعنی صفات کہلاتی ہیں۔

اس کی چوبیس اقسام

۱۵—

اصل سوتر

द्रव्याश्रय्यगुणवान् संयोगविभागेष्वकारणमनपेक्ष इति गुणलक्षणम् ॥ वै० । अ० १ । आ० २ । सू० १६

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

گُن کی تعریف

(گُن کی خاصیت یہ ہے کہ دروبہ کے آسرے رہتا ہے۔ خود گُن نہ رکھتا ہو۔ سنجوگ و وبھاگ کرنے میں کارن نہ ہو اور دوسرے کی اپیکشا نہ رکھتا ہو)

(مطلب) گُن اس کو کہتے ہیں کہ خود کسی دروبہ کے سہارے رہے۔ اس کو دوسرے گُن کا خود سہارا نہ ہو۔ ترکیب اور تقسیم کرنے میں علت نہ ہو اور ایک گُن دوسرے کی احتیاج نہ رکھتا ہو۔

اصل سنسکرت

شمال اور مشرق کے درمیان کو ایشانی (شمال مشرق) کہتے ہیں۔

آتما کی تعریف بموجب نیائے شاستر کے

اصل سوتر

इच्छाद्वेषप्रयत्नसुखदुःखज्ञानान्यात्मनो लिङ्गमिति ॥ न्याय० अ० १ । सू० १० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اچھا - دویش - پریتن - سکھ - دکھ - گیان آتما کے لنگ ہیں۔)

جس میں اچھا (کسی چیز کو چاہنا) - دویش (کسی چیز سے نفرت کرنا) - پریتن (جدوجہد کرنا) - سکھ (راحت) - دکھ (رنج) - گیان (علم) کے اوصاف ہوں اس کو جیوآتما کہتے ہیں۔

مگر ویشیشک شاستر میں حسب مندرجہ ذیل زیادہ ہے +

آتما کی تعریف بموجب ویشیشک شاستر کے

اصل سوتر

प्राणापाननिमेषोन्मेषजीवनमनोगतीन्द्रियान्तरविकाराः सुखदुःखेच्छाद्वेषप्रयत्नाश्चात्मनो लिङ्गानि ॥ वै० ॥ अ० ३ । आ० २ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(پران - اپان - نمیش - انمیش - جیون - من - گتی - اندریہ - انتروکار - سکھ - دکھ - اچھا - دویش - پریتن - آتما کے لنگ ہیں۔)

(پران (دم اندر لینا) اپان (دم باہر نکالنا) نمیش (پلک سے آنکھ بند کرنا) انمیش (پلک اٹھا کر آنکھ کھولنا) جیون (زندگی قائم رکھنا) من (وچار کرنا یعنی علم) گتی (حرکت اختیاری) اندریہ (حواس کو اشیائے محسوسہ میں رجوع کرنا اور ان کی وساطت سے محسوسات کو قبول کرنا) انتروکار (بھوک - پیاس - بخار - درد وغیرہ عوارض کا ہونا) سکھ (راحت) دکھ (رنج) اچھا (خواہش) دویش (نفرت) اور پریتن (جدوجہد) یہ سب آتما کے "لنگ" یعنی افعال اور اوصاف ہیں +

گُروتو (گرانی) — بھاری پن کو وزن کہتے ہیں۔
سیالیت (دروتو) — پگھل جانا سیالیت ہے۔
چکناہٹ (سنیہہ) — محبت اور چکناہٹ کا نام سنیہہ ہے۔
(سنسکار) نقش و تاثیر — دوسرے کے اتصال سے جو تاثرات پیدا ہوتے ہیں ان کو سنسکار کہتے ہیں۔
دھرم — انسان کی خصلت اور چیزوں کی سختی وغیرہ ذاتی صفت کا نام دھرم ہے۔
ادھرم — انسان کی خصلت اور چیزوں کی ذاتی صفت کے برعکس یعنی ان کی سختی وغیرہ کے خلاف نرمی وغیرہ ادھرم ہے۔

مذکورہ بالا چوبیس گُن (صفات) ہیں۔

تیسرا پدارتھ کرم یعنی حرکت (فعل) کی تعریف۔

۶۶ - اصل سوتر

उत्क्षेपणमवक्षेपणमाकुञ्चनं प्रसारणं गमनमिति कर्माणि ॥
॥ अ० १। अ० १। सू० ७॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اُت کشیپن) - اوکشیپن - آکنچن - پرسارن - اور گمن یہ کرم ہیں۔
(۱) اوپر کو حرکت کرنا - (۲) نیچے کو حرکت کرنا (۳) سکڑنا (۴) پھیلنا - (۵) آنا جانا گھومنا وغیرہ کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

۶۷ - اب کرم کا لکشن بیان کیا جاتا ہے۔

کرم کا لکشن یعنی تعریف

اصل سوتر

एकद्रव्यमगुणं संयोगविभागेष्वनपेक्षकारणमिति कर्मलक्षणम्
वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० १७ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(ایک دَرَویہ) " " اگن نہ سنیوگ وبھاگ میں اپیکشا رہت کارن - کرم کے لکشن

श्रोत्रोपलब्धिर्बुद्धिनिर्ग्राह्यः प्रयोगेणाभिज्वलित आकाशदेशः शब्दः ॥ महाभाष्ये ॥

لفظی ترجمہ بجانب مترجم

(کانوں سے جس کی پراپتی ہو۔ بدھی سے جس کا گرہن ہو۔ پریوگ سے جس کا پرکاش ہو، آکاش جس کا دیش ہو وہ شبد ہے) (آواز یعنی شبد کی تعریف بموجب مہابھاشیہ کے)

(مطلب) جو کانوں سے سنا جاوے عقل سے مفہوم ہونے کے قابل ہو۔ تلفظ سے ظہور میں آوے اور آکاش (یعنی خلا) جس کا مسکن ہو اس کو شبد کہتے ہیں۔

صورت (روپ): جو آنکھوں سے مفہوم ہوتا ہے اس کو روپ یعنی صورت کہتے ہیں۔

ذائقہ (رس): میٹھا، کھٹا وغیرہ کئی اقسام کے ذائقے کا جس سے مفہوم ہوتا ہے اس کو رس (ذائقہ) کہتے ہیں۔

بو (گندھ): جس کا ناک سے ادراک ہوتا ہے اس کو گندھ (بو) کہتے ہیں۔

لامسہ (سپرش): قوت لامسہ سے جس کا فہم ہو اس کو سپرش (لامسہ) کہتے ہیں۔

سنکھیا (اعداد): جس میں ایک۔ دو وغیرہ کی گنتی ہو اس کو سنکھیا (اعداد) کہتے ہیں۔

کمیت (پریمان): جس سے تول یعنی ماپ کا معیار ظاہر ہو اس کو پریمان (کمیت) کہتے ہیں۔

تفریق (پرتھکتو): ایک دوسرے سے الگ ہونا پرتھکتو (تفریق) ہے۔

ترکیب (سنیوگ): ایک دوسرے کے ساتھ ملنا سنیوگ (ترکیب) کہلاتا ہے۔

تقسیم (وبھاگ): جو ایک دوسرے سے ملا ہوا ہو اس کے کئی ایک ٹکڑے کرنے کو وبھاگ (تقسیم) کہتے ہیں۔

بعد (پرتو): پرتو یعنی بعد یہ ہے کہ مثلاً فلاں چیز فلاں سے دور ہے۔

قرب (اپرتو): اپرتو یعنی قرب یہ ہے کہ ایک چیز دوسرے سے نزدیک ہو۔

علم (بدھی): جس سے اچھے برے کی پہچان ہوتی ہے اس کو بدھی یعنی عقل یا علم کہتے ہیں۔

راحت (سکھ): خوشی کا نام سکھ (راحت) ہے۔

رنج (دکھ): تکلیف کا نام دکھ (رنج) ہے۔

خواہش (اچھا): اچھا کے معنی خواہش کے ہیں۔

نفرت (دویش): دویش کے معنی نفرت کے ہیں۔

جدوجہد (پریتن): مختلف قسم کی طاقت اور جدوجہد کو پریتن کہتے ہیں۔

द्रव्यत्वं गुणत्वं कर्मत्वञ्च सामान्यानि विशेषाश्च ॥ वै० अ० १। आ० २। सू० ५॥

۷۱ چوتھا اور پانچواں پدارتھ یعنی سامانیہ اور وشیش

ترجمہ منجانب مترجم

(دروِیتا - گن پن اور کرم پن سامانیہ اور وشیش ہیں)

جوہروں میں جوہریت - صفتوں میں وصف - فعلوں میں فعلیت کو تعمیم اور تخصیص کہتے ہیں کیونکہ جوہروں میں جو جوہریت تعمیم ہے - مگر وصف اور فعلیت کے مقابلہ میں وہی جوہریت تخصیص ہو جاتی ہے - اسی طرح اور بھی اسے سمجھ لو۔

اصل سوتر

۷۲ تعمیم اور تخصیص کو عقل ظاہر کرتی ہے

सामान्यं विशेष इति बुद्ध्यपेक्षम् ॥ वै० ॥ अ० १। आ० २। सू०   ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے ہیں)

تعمیم اور تخصیص بلحاظ عقل کے جانے جاتے ہیں - مثلاً انسانیت ہر فرد انسان میں تعمیم ہے - مگر بخیال حیوانیت وغیرہ کے تخصیص ہے - اسی طرح ذاتیت برہمن کی انسانوں میں برہمن ذات کی تعمیم ہے - ویش پن اور شودر پن کی بھی تخصیص ہیں - برہمن پن برہمنوں میں فرداً فرداً تعمیم ہے مگر کشتریوں وغیرہ کی نسبت تخصیص بھی علی ہذا القیاس ہر جگہ ایسا سمجھو۔

اصل سوتر

۷۳ چھٹا پدارتھ سمواے کی تعریف

इहेदमिति यतः कार्यकारणयोः स समवायः ॥ वै० ॥ अ० ७ आ० २। सू० २६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

کرم کا لکشن جو چھوڑ دیا گیا ہے اُس کی شرح — (۱) ایک دروّیہ اُس کو کہتے ہیں جس کا سہارا کرم کی ایسے جوہر پر ہو جو اُس کا اپنا ہے جس کی یا جس میں کوئی صفت نہو اور "ایک شاریت کارن" وہ ہے جو ترکیب و تقسیم

میں علت بلا احتیاج غیری ہو۔

پس یہی حرکت یا فعل کی کیفیت ہے۔ یا یوں کہو کہ کرم وہ ہے جو کیا جاوے اور لکشن وہ ہے جس سے کسی چیز کی کیفیت معلوم ہو پس کرم کا لکشن وہ ہوا جس سے حرکت (فعل) کی کیفیت معلوم ہو۔

اس تشریح سے کرم کی تعریف کا اخذ — جو کسی جوہر کے سہارے میں ہو خود خالی از صفات ہو اور ترکیب و تقسیم ہونے میں علت بلا احتیاج غیری ہو اُس کو کرم (حرکت یا فعل) کہتے ہیں۔

اصل سوتر

۶۸

دروّیہ گن اور کرم سامانیہ ہیں

द्रव्यगुणकर्मणां द्रव्यं कारणं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १। आ० १। सू० १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(دروّیہ گن اور کرم تینوں کا دروّیہ سامانیہ کارن ہے۔)

جوہر بصورت معلول اور صفت اور فعل تینوں کی علت جوہر ہے پس جوہر اس بات میں ان تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت رکھتا ہے[1]۔

اصل سوتر

۶۹

معلول جوہروں میں کس بات کی تعمیم یعنی یکسانیت ہے

द्रव्याणां द्रव्यं कार्यं सामान्यम् ॥ वै० ॥ अ० १। आ० १। सू० २३ ॥

چونکہ جوہر بصورت معلول چند جوہروں کا معلول ہے پس معلولیت کے لحاظ سے سب معلولوں میں تعمیم یعنی یکسانیت پائی جاتی ہے۔

اصل سوتر

۷۰

دروّیہ گن کرم تینوں میں تعمیم پائی جاتی ہے

[1] مثلاً لوہے کی تلوار بنائی جاسکے تو تلوار کی شکل میں "جوہر بصورت معلول" کی علت ہے اور "صفت" یعنی تلوار کی شکل میں آسکنے کی اور آب و دھار جو تلوار میں ہے اُسکو اختیار کرسکنے کی علت۔ اور "فعل" یعنی مخالف کا قطع کرنے کی علت۔ اس لوہے کے جوہر سے ثابت ہوگی اور تعمیم کا مطلب کا کہ لوہے کے جوہر میں تینوں سے تعمیم یعنی یکساں نسبت ہے مترجم گنس

۳ - علت کے ہونے ہی سے معلول ہوتا ہے

علت کا وجود معلول کے واسطے لازمی ہے

न तु कार्याभावात्कारणाभावः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० २ ॥

۵ - معلول کی معدومیت سے علت کی معدومیت نہیں ہوتی

معلول کا وجود علت کے واسطے لازمی نہیں

कारणाऽभावात्कार्याऽभावः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० २ । सू० १ ॥

۴ - علت کے نہ ہونے سے معلول نہیں ہوتا

علت بنا معلول نہیں ہوتا

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥ वै० ॥ अ० २ । आ० १ ॥ सू० २४ ॥

۶ - جیسے علت میں اوصاف ہوں ویسے معلول میں ہوتے ہیں[1]

معلول میں وہی صفات ہوتی ہیں جو علت میں پائی جاتی ہیں

۷ - پرمان کے دو قسم ہیں

پرمان کے دو قسم مقدار اور صفت

اصل سوتر

अणुमहदिति तस्मिन्विशेषभावाद्विशेषाभावाच्च ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ११ ॥

لفظی ترجمہ سوتر از جانب مترجم

(چھوٹا - بڑا - اس میں زیادہ کے ہونے اور زیادہ کے نہ ہونے سے)

अणु چھوٹا اور महत بڑا - جیسے ترسرینو لکشا سے چھوٹا اور دوئینک سے بڑا ہوتا ہے - ویسے ہی پہاڑ زمین سے چھوٹا اور درختوں سے بڑا ہوتا ہے -

[illegible]

[1] مثلاً مادہ کے اوصاف [illegible] وغیرہ اس کے معلول میں بھی قائم رہتے ہیں [illegible] کا معلول ہو [illegible] علت کے اوصاف علانیہ طور پر نمایاں رہتے ہیں [illegible] مشکل ہو جاتی ہے [illegible] نہیں ہو سکتی ٭ زبان کشن

(معلول اور علت میں جہاں یہ محاورہ اطلاق پاوے کہ یہ اس میں ہے۔ اُن کو سموایہ کہتے ہیں)
علت یعنی اجزا سے کل کا۔ فعل سے فاعل کا۔ صفت سے موصوف کا۔ جنس سے افراد کا۔ معلول سے علت کا۔ مخصوص سے مجموعہ کا جو دائمی تعلق ہے اُس کو سموایہ (لازم ملزوم) کہتے ہیں اور جو جوہروں کا دوسرا تعلق آپس میں ہوتا ہے وہ ترکیبی عارضی تعلق ہے۔

۴۷

سادھرمیہ یعنی صفات مطابق ذات کس کو کہتے ہیں

اصل سوتر

द्रव्यगुणयोः सजातीयारम्भकत्वं साधर्म्यम् ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ६ ।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جوہر اور صفت میں جو اپنے ہی جنس کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے اُس کو سادھرمیہ کہتے ہیں)
جوہر اور صفت کا جو اپنے ہم جنس معلول کو پیدا کرنا ہے یہی اُس کا سادھرمیہ (صفت مطابق ذات) ہے۔ جیسے مٹی میں غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند گھڑا وغیرہ معلول کے پیدا کرنے کی صفت ہے۔ ویسے ہی پانی میں بھی غیر ذی نفسیت اور اپنی مانند برف وغیرہ معلول پیدا کرنے کا خاصہ ہے پس مٹی پانی کے ساتھ اور پانی مٹی کے ساتھ اس خاصیت میں باہم سادھرمی صفت رکھتے ہیں۔

۴۸۔ تشریح بالا سے حسب ذیل نتیجہ نکلتا ہے۔

ویدھرمیہ یعنی صفت مخالف ذات

اصل سنسکرت

द्रव्यगुणयोर्विजातीयारम्भकत्वं वैधर्म्यम् ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر اور صفت میں اپنے سے غیر جنس پیدا کرنا اُن کا ویدھرمیہ ہے)
جوہر اور صفت کا جو برخلاف خاصہ اور اپنی ذات کے مخالف معلول کا پیدا کرنا ہے اُس کو ویدھرمیہ (صفت مخالف ذات) کہتے ہیں۔ جیسے مٹی میں سختی خشکی اور بو زمین کی صفت جل سے مخالف ہے اور جل میں مائعیت نرمی اور ذائقہ مٹی کے مخالف ہیں۔

कारणाभावात्कार्याभावः ॥ वै० ॥ अ० १ । आ० १ । सू० ३ ॥

کپڑا وغیرہ ساخت کے پہلے نہیں تھے۔ ایسی عدم موجودیت کا نام پراگ ابھاو' یا عدم موجودیت قبل از ساخت) ہے +

(۲) پردھونس ابھاو یعنی عدم موجودیت بعد از ساخت

اصل سوتر دوم

सदसत् ॥ वै० ॥ अ० ६ । आ० १ । सू० २ ॥

لفظی ترجمہ

(ہو سکے نہیں)

جو موجود ہو سکتا ہے جیسے گھڑا وجود میں آکر معدوم ہو جاوے اُس کو پردھونس ابھاو' (عدم موجودیت بعد از ساخت) کہتے ہیں۔

(۳) انیونیہ ابھاو یا عدم موجودیت غیر نفسی

اصل سوتر سوم

सच्चासत् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० ४ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(ہو اور نہ ہو)

جس کا وجود ہو اور نہ بھی ہو جیسے یہ گھوڑا گائے نہیں اور گائے گھوڑا نہیں یعنی گھوڑے میں گائے اور گائے میں گھوڑا نہ موجود ہے۔ مگر گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کا وجود ہے اُس کو انیونیہ ابھاو' (عدم موجودیت غیر نفسی) کہتے ہیں

(۴) اتینت ابھاو عدم موجودیت مطلق

اصل سوتر چہارم

यच्चान्यदसदतस्तदसत् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جو اس سے علاوہ (ست نہ ہونا) ہے وہ ایک است ہے)

جو مذکورہ بالا تینوں عدم موجودیت کے علاوہ ہے اُس کو اتینت ابھاو' (عدم موجودیت مطلق) کہتے ہیں۔ جیسے آدمی کا سینگ۔ آکاش کا پھول۔ عقیمہ عورت کا بیٹا وغیرہ وغیرہ۔

ترجمہ - (۵) مستقبلی عدم موجودیت

۸۱

اصل سوتر

مثالیعنی کسی چیز کی موجودیت کیا ہے

सदिति यतो द्रव्यगुणकर्मसु सा सत्ता ॥ वै० ॥ अ० १। आ० २। सू० ७॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جوہر، صفت اور فعل میں جس سے ہونے کا اطلاق آوے وہ ستا ہے)

جوہر، صفت اور فعل میں لفظ ست ہے اس کا ارتباط ہمیشہ رہتا ہے یعنی مثلاً جوہر ہے صفت ہے فعل ہے۔ مطلب یہ کہ اس لفظ صیغہ حال کا اطلاق سب کے ساتھ برابر رہتا ہے۔

۸۲

اصل سوتر

موجودیت یعنی ستی اعلیٰ ہے

भावोऽनुवृत्तेरेव हेतुत्वात्सामान्यमेव ॥ वै० ॥ अ० १। आ० २। सू० ४॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(یعنی ایک سامانیہ جو ہر حصہ ہے کیونکہ اس میں محض افزودگی پائی جاتی ہے)

موجودیت یعنی ہستی بوجہ اس کے کہ سب کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے بطور سامانیہ (تعمیر اعلیٰ) کہلاتی ہے۔

نمبر ۸۔ اوپر جو سلسلہ بیان ہوا وہ ان جوہروں کا ہے جو فی نفسہ موجود ہیں اور جو عدم موجودیت ہے وہ پانچ قسم کی ہے۔

سے یعنی عدم موجودیت کے اقسام
(۱) پراگ ابھاؤ یعنی عدم موجودیت قبل ساخت۔

اصل سوتر

क्रियागुणव्यपदेशाभावात्प्रागसत् ॥ वै० ॥ अ० ९। आ० १। सू० १॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(فعل اور صفت کے تابع نہ ہونے سے جو عدم موجودیت ہے اس کو پراگ ابھاؤ کہتے ہیں)

فعل اور خاصیت کے خاص تعلقات ظہور میں آنے سے پہلے جس کا وجود نہ تھا۔ جیسے گھڑا اور

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(پرتھوی وغیرہ کے روپ-رس-گندھ اور سپرش جوہروں کے حادث (عارضی) ہونے کی وجہ سے حادث (عارضی) ہیں اس سے ابدی جوہروں میں ابدیت بھی بیان ہو گئی ہے)

پرتھوی وغیرہ اشیاء کی حالت معلول اور ان میں جو شکل-ذائقہ-بو اور لمس کی صفتیں ہیں-بوجہ ان جوہروں کے عارضی ہونے کے بسبب معلول چیزیں اور صفتیں (عارضی) ہیں-اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ بحالت علت پرتھوی وغیرہ جوہروں کی بو وغیرہ صفتیں بھی ابدی ہیں۔

-۸۸

اصل سوتر

نِت یعنی ابدی اور انت یعنی عارضی کی تعریف

सदकारणवन्नित्यम् ॥ वै० ॥ अ० ४ । आ० १ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(جو-بلا علت وہ نِت ہے)

جو وجود رکھتا ہو اور جس کی علت کوئی بھی نہ ہو وہ نِت (ابدی) ہے پس جو علت رکھنے والی صفتیں بصورت معلول ہیں ان کو انت (عارضی) کہتے ہیں۔

-۸۹

اصل سوتر

لینگک گیان یعنی استدلالی علم

अस्येदं कार्यं कारणं संयोगिविरोधिसमवायि चेति लैङ्गिकम् ॥
वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(اسکا یہ کاریہ-کارن-سنیوگی-ورودھی-سموائی ہے-ایسا گیان لینگک ہے)

اس کا یہ معلول یا علت ہے یعنی بذاتہٖ اس سموائی (لازم ملزوم)-سنیوگی (اتصالی) ایک اور تھ سموائی (ایک معنی میں لازم ملزوم) اور ورودھی ہے (متضاد) یہ چار قسم کا لینگک (یعنی استدلالی) علم ہوتا ہے جس کے معنی وہ علم ہے جو دلالت اور دلول کے تعلق سے پیدا ہو۔

استدلال کی چار قسمیں سموائی (لازم ملزوم) جیسے آکاش وسعت والا ہے سنیوگی (اتصالی) جیسے بدن جزو ارکھتا ہے-وغیرہ وغیرہ کا تعلق دلیلی ہے۔

اصل سوتر

۱ नास्ति घटो गेह इति सतो घटस्य गेहसंसर्गप्रतिषेधः ॥
वै० ॥ अ० ९ । आ० १ । सू० १० ॥

۲

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(گھڑا گھر میں نہیں ہے یعنی گھڑے کے وجود کا گھر کے ساتھ عدم تعلق ہے)

گھر میں گھڑا نہیں۔ یعنی کسی دوسری جگہ میں ہے۔ گھر کے ساتھ گھڑے کا تعلق نہیں ہے۔
یہ پانچ ابھاؤ (عدم موجودیت) کہلاتے ہیں۔

इन्द्रियदोषात्संस्कारदोषाच्चाविद्या ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ०
२ । सू० ११ ॥

۸۴ - حواس اور سنسکار (مختلف تعلقات سے پیدا ہوئی ہوئی باطنی تاثیرات) کے نقص سے اودیا پیدا ہوتی ہے۔

اودیا یعنی جہالت کس طرح پیدا ہوتی ہے

۳ तद्दुष्टज्ञानम् ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० ११ ॥

۸۵ - جو ناقص یعنی الٹا علم ہے اس کو اودیا کہتے ہیں۔

اودیا کیا ہے

अदुष्टं विद्या ॥ वै० ॥ अ० ९ । आ० २ । सू० १२ ॥

۸۶ - جو غیر ناقص یعنی صحیح علم ہے اس کو ودیا کہتے ہیں۔

ودیا کیا ہے

۸۷

صفات عارضی اور صفات دائمی

اصل سوتر

पृथिव्यादिरूपरसगन्धस्पर्शा द्रव्यानित्यत्वादनित्याश्च ॥
वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० २ ॥
एतेन नित्येषु नित्यत्वमुक्तम् ॥ वै० ॥ अ० ७ । आ० १ । सू० ३ ॥

جیسے سونٹ تتو (مادہ لطیف درجہ دوم) وغیرہ جب پرکرتی (مادہ لطیف درجہ اول) وغیرہ محیط اور بڑھی (مہت تتو) وغیرہ سے کے تعلق ہونے کے معلوم (خاصیت) میں جو تلازم ہے اس کا نام ویاپتی ہے ۔

ویاپتی کی تعریف بموجب نیائے شاستر آچاریہ کے

جیسے طاقت مظروف اور صاحب طاقت ظرف کا تعلق ہے ۔

۹ ۔ شاستروں کے ایسے دلائل وغیرہ سے امتحان کر کے پڑھنا پڑھانا چاہئے ورنہ ٹھیک طور سے طالب علم کو صحیح صحیح ذریک نہیں ہو سکتا جس جس کتاب کو پڑھنا پڑھانا ہو اس کی تحقیق حسب طریقہ مذکورہ بالا کئے جانے پر جو صحیح قرار پاوے وہ کتاب پڑھائی چاہئے اور جو تحقیق سے غلط ثابت ہو اس کو نہ تو خود پڑھنا چاہئے اور نہ دوسروں کو پڑھانا چاہئے۔ کیونکہ لکھا ہے — लक्षणप्रमाणाभ्यां वस्तुसिद्धिः ॥

شاستروں کے دلائل سے جانچنا چاہئے کہ کون سا پڑھنے کے لائق ہے اور کون نہیں

جس کا مطلب یہ ہے کہ خواص (اوصاف) مثلاً جو ہر چیز میں ہے اور جس میں کہ ہر ایک کی خاصیت ہے، اور پرتکش پرمان (یعنی شہادت العینی) وغیرہ سے تمام صداقت اور عدم صداقت اور اشیاء کی تحقیق ہو سکتی ہے اس کے سوا کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی۔

پڑھنے پڑھانے کا دستور العمل

اب پڑھنے پڑھانے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے

۱۰ ۔ اول پانینی منی کی تصنیف شکشا جو بصورت سوتروں کے ہے اس کا طریق مثلاً اس حرف کا استھان (مخرج)، پریتن (حرکت)، یعنی زبان کو کام میں لانا (مثلاً) جیسے حرف (پ) کا مخرج لب ہے، پریتن سپرشٹ ہے اور پران اور زبان کی حرکت کرنے کو پریتن کہتے ہیں۔ ماں باپ اور استاد کو چاہئے کہ اسی طرح حسب قاعدہ تمام حروف کا تلفظ سکھلاویں۔

پانینی منی کی شکشا کے بموجب حروف تہجی پڑھانے چاہئیں

ویاکرن یعنی صرف و نحو پڑھانے کا طریقہ

۱۱ ۔ بعد ازاں ویاکرن پڑھائیں۔

سوتروں کا پاٹھ پد چھید سماس

پہلے تو اشٹادھیائی کے سوتروں کا پاٹھ یعنی قرأت جیسے वृद्धिरादैच्

بعد ازاں پد چھید یعنی تجزیہ لفظی جیسے «वृद्धिः आत् ऐच्, वा आदैच्»

پھر سماس یعنی ترکیب لفظی جیسے «आत्, ऐच्, आदैच्»

۱ یعنی حرکت بروقت بولنے کے دونوں لب کا باہم لگنا ہے ۔

ایک اور تعلق سموائے (ایک مرتا میں لازم ملزوم) ایک جوہر دوسرے کا رہنا جیسے مچھلی کی شکل طول کے لاسے پر بھی دلالت کرتی ہے یعنی اصل کو جتاتی ہے۔

ورودھی (متضاد) جیسے بارش جو ہوتی۔ ہونے والی بارش کی دلالت متضاد ہے۔

اصل سوتر سانکھیہ درشن کے

-۹۰ جوڑ نمبر

नियतधर्मसाहित्यमुभयोरेकतरस्य वा व्याप्तिः ॥
निजशक्त्युद्भवमित्याचार्याः ॥
आधेयशक्तियोग इति पञ्चशिखः ॥ सां० द० ॥ अ० ५ ।
सू० २९ । ३१ । ३२ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(جو یقینی صفت کا لازم ملزوم ہے خواہ دو شے قابل ثبوت (جس سے ثابت کی جاوے) یا محض ایک ہو۔ (جس سے ثابت ہو سکے) اُس کو ویاپتی کہتے ہیں۔

بعض آچاریہ (حکما) قوت ذاتی سے ظہور میں آنا ویاپتی مانتے ہیں۔

جو چیز کسی کے سہارے ہو اُس کی ذاتی قوت کے ظہور کو پنچ شکھ آچاریہ ویاپتی مانتا ہے۔)

ویاپتی کی تعریف: جو قابل ثابت کرنے کے ہے اور جس سے وہ ثابت کیا جاوے۔ ان دونوں کی یا جس سے ثابت کرتا ہے محض اُسی کے یقینی صفت کا جو لازم ملزوم ہے اُس کو ویاپتی کہتے ہیں جیسے دھواں اور آگ میں لازم ملزومیت ہے۔ [1]

ویاپتی کی تعریف دیگر فلاسفروں کے: دھواں جو ایک خاص چیز ہے وہ اپنی ذاتی طاقت سے وجود میں آتا ہے کیونکہ جب دھواں دور دور مقام پر جاتا ہے تو وہ خود بخود آگ کے اتصال کے بغیر بھی رہتا ہے اسی کا نام ویاپتی ہے۔ مثال (دوم) یعنی پانی وغیرہ کے اجزا آگ کے توڑ پھوڑ کی طاقت سے دھواں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔

---

[1] نوٹ۔ یہ سلسلہ آگ کی ہستی کو دھوئیں کے وجود سے ثابت کیا جاتا ہے کیونکہ دھوئیں کا آگ سے پیدا ہونا مسلسلہ ہے یعنی آگ اور دھوئیں کا باہم ایک دوسرے سے ثابت ہونا دونوں کی یقینی صفت ہے جس کو ستیارتھ میں ویاپتی اور ترجمہ میں لازم ملزومیت کہا گیا ہے۔

[2] جو کہ پانی وغیرہ کے اجزا سے لطیف دھوئیں کے وجود میں محیط ہو سکتے ہیں اس لئے دھوئیں کا ان کا ہونا کہا جا سکتا ہے۔ مترجم

جیسے भज+घञ्+सु کا اوّل घ اور پھر ञ محذوف ہونے تو صورت
یہ ہوئی ہے भज+अ+सु پھر अ کی تبدیلی आ میں اور ज کی تبدیلی ग میں ہونے سے भाग्
अ+सु تب پھر अ میں مل جانے کے باعث सु یہ भाग+सु ہوا۔ اب उ حذف
ہوا اور स کی تبدیلی र میں ہو کر उ حذف ہوا اور भागर् ہوا۔ اب र کے بجائے وسرگ
ہو کر صورت لفظ کی भागः ثابت ہوئی۔

جس جس سوتر سے جو جو عمل ہوتا ہے اُس کو پڑھ پڑھا کر اور لکھوا کر عمل کرنا چاہیئے۔ اس طرح پڑھنے پڑھانے سے بہت جلدی پختہ واقفیت ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ اسی طرح اشٹادھیائی پڑھا کے دھاتو پاٹھ (مصادر) باسمعنی اور دس لکاروں (زمان و حالت) کے صیغے اور مجرد ابواب (پرکریا) پڑھانے چاہئیں۔

اشٹادھیائی کے بعد دھاتو پاٹھ باسمعنی پڑھایا جاوے

سوتروں میں سے اُتسرگ یعنی قاعدہ کلیہ والے سوتر جیسے कर्मण्यण् جس کا مطلب یہ ہے کہ جس کسی دھاتو کے پہلے کوئی لفظ بمعنی مفعول ہو تو اُس کو علامت अण् لگائی جاتی ہے مثلاً कुम्भकारः

سوتر جن کا اطلاق عام ہے مثلاً قاعدہ کلیہ ہیں

بعد ازاں اپواد (مستثنیات) کے سوتر جیسے आतोऽनुपसर्गे कः جس کا مطلب ہے کہ اگر کسی دھاتو کے اوّل کوئی لفظ بمعنے مفعول لگا ہو۔ کہ جس کے پہلے کوئی اُپسرگ نہ ہو۔ تو جو دھاتو آخر میں आ رکھتا ہوا اس کے بعد क [अ] علامت آتی ہے۔ کثرت اطلاق قاعدہ کی یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ بمعنی مفعول دھاتو کے پہلے لگا ہو تو سب دھاتوؤں پر आण् لگتا ہے۔ اس سے خاص یعنی قلت اطلاق یہ ہے کہ جس کے پہلے سوتر کے قاعدہ میں سے ایسے دھاتو کو جس کے آخر میں आ آوے क علامت نے مستثنیٰ کر لیا۔ جیسے سوتر قاعدہ کلیہ کے اطلاق میں سوتر مستثنیات داخل ہیں۔ ویسے سوتر مستثنیات کے اطلاق میں سوتر قاعدہ کلیہ والے داخل نہیں ہیں جس طرح شہنشاہ روئے زمین کی حکومت میں مختلف المقام بادشاہ اور صوبے کے امیر شامل ہوتے ہیں۔ مگر شہنشاہ روئے زمین اُن کے دائرہ حکومت میں نہیں ہوتا۔

سوتر جن کا اطلاق خاص ہے یعنی مستثنیات

مہرشی پانینی جی نے اسی طرح ایک ہزار شلوک کے اندر تمام الفاظ اُن کے معنی اور تعلقات کے عمل کو بیان کیا ہے۔ دھاتو کے بعد اُنادی پاٹھ کو پڑھنا چاہیئے اور اُس میں سوبنت सुबन्त کا سب بیان اچھی طرح سمجھانا چاہیئے بعد ازاں دوبارہ اشٹادھیائی اس طرح پڑھانی چاہیئے کہ جو شکوک پیدا ہوں اُن کو رفع کیا جاوے اور وارتک۔ کارکا۔ پرتی پاٹھ سوتروں کا جیسے جیسے تعلق ہو وہ بتانا چاہیئے۔ اور پھر مہابھاشیہ پڑھانا چاہیئے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اگر [illegible]

تین برس میں اشٹادھیائی پڑھ کر [illegible] سنسکرت زبان سیکھی جا سکتی ہے۔

वृद्धिः: | وردھی اس کو کہتے ہیں | اور یہ جو معنی ہے "आदैचां वृद्धिसंज्ञा क्रियते"
یعنی आ اور ऐ اور औ کو اصطلاح میں वृद्धि یعنی وردھی کہتے ہیں دیگر

سوتر "तःपरो यस्मात् स तपरस्तादपि परस्तपरः"

یعنی جس کے بعد حرف (ت) آوے یا جو حرف (ت) کے بعد آوے اس کو اصطلاح میں "तपर" (تپر) کہتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ جو आ کے بعد त् ہے اور त् کے بعد ऐच् ہے یہ دونوں तपर ہیں اور اس جگہ تپر ہونے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ह्रस्व اور प्लुत وردھی کی اصطلاح میں داخل نہیں ہے۔

تمثیلات

भागः (بھاگ) لفظ مصدر "भज" اور علامت "घञ" سے بنا ہے۔ घ
| لفظ بھاگ کی تحلیل भागः | اور "ञ" بوجہ حذف کی اصطلاح میں آنے ہونے کے محذوف ہوئے تو भज्+अ رہا۔ "ञ" کے داخل اور भ کے بعد अ آیا اس کی تعین
आ ہیں جن کو اصطلاح میں وردھی کہتے ہیں۔ ہو کر भाज् ہوا پھر ज् بدل کر ग
ہوا اور अ کے ساتھ ملکر भागः لفظ بنا

अध्यायः یہاں इङ् مصدر جس کے قبل لفظ अधि آیا ہے اس پر "घञ्"
| لفظ اعیا अध्याय | علامت لگانے کے باعث چھوٹی इ کی وردھی ہو کر ऐ ہوگئی اور
پھر ऐ کا आय् بنا اور دونوں کر अध्याय ہو گیا۔

नायकः (نایک) میں مصدر नीञ् کی ई کی جگہ بوجہ ण्वुल् علامت لگانے
| لفظ नायकः | کے ऐ وردھی ہوئی وہ بدلکر आय् ہو گیا جا پھر ملکر नायकः
+ اُو

स्तावकः (ستاوک) میں مصدر ष्टु کو علامت ण्वुल् جو لگائی گئی اُس کے
| لفظ स्तावक | باعث उ وردھی ہو کر اس کی جگہ औ کی جگہ आव्
قائم مقام ہوا اور अक میں ملکر स्तावकः بن گیا۔

कृञ् مصدر کے بعد ण्वुल् کی علامت لگائی ळ اصطلاح حذف میں شمار
| لفظ कारकः | ہونے کی وجہ سے محذوف ہو گیا اور वु کے جگہ अक قائم مقام ہوا
ऋ کی جگہ وردھی ہو کر आर् ہوا کارکः بن گیا

جو جو سوتر آگے پیچھے کی ترکیب میں لگیں اُن کا عمل سب سا تھ کے ساتھ بتلانا چاہیے طلبا
| طلبا کو یہ تمام صورت لفظوں کی بنا کر دکھلانا چاہیے | اور آستاد کو بھی لفظوں کی تمام صورت بنا کر دکھلا دینی چاہیے

کے شروع کرنے سے پہلے دس اُپنشد یعنی ایش، کین، کٹھ، پرشن، منڈک، مانڈوکیہ، ایتریہ، تیتریہ، چھاندوگیہ، برہدارنیک کو پڑھ لینا چاہیے۔ چھ شاستروں کو مع ان کی تفسیر کے دو سال کے اندر پڑھیں اور پڑھاویں۔

۹۸۔ بعد ازاں چھ سال کے اندر رگ، یجر، سام اور اتھرو ان چاروں برہمن گرنتھوں کے ساتھ چاروں وید کو مع ان کے سور (کی یعنی آواز)، الفاظ، معنی، باہمی تعلقات اور موقعہ استعمال درکار ہے کے پڑھنا واجب ہے۔ اس کے متعلق بیان ذیل میں لکھا جاتا ہے

> چھ سال میں چاروں وید مع چار برہمنوں کے پڑھنے چاہئیں

स्थाणुरयं भारहारः किलाभूदधीत्य वेदं न विजानाति योऽर्थम्। योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा॥ निरुक्त १।१८॥

۹۹۔ یہ منتر نرکت میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ویدوں کی محض سُروں اور تلاوت کو پڑھ کے معنی نہیں جانتا وہ ایسا بوجھ اٹھانے والا ہے جیسے کہ درخت ڈالی، پتے، پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ مگر جو شخص وید پڑھتا ہے اور ان کے معنی کا حق جانتا ہے وہی شخص پوری آسودگی حاصل کرتا ہے اور علم کی بدولت گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزہ اور نیک اطوار ہو کر علم کی برکت سے بعد وفات کے بھی فرحت پاتا ہے۔

> ویدوں کی تلاوت فرحت نہیں بخشتی بلکہ با معنی پڑھنا۔

उत त्वः पश्यन्न ददर्श वाचमुत त्वः शृण्वन्न शृणोत्येनाम्। उतो त्वस्मै तन्वं१ विसस्रे जायेव पत्य उशती सुवासाः॥ ऋ०॥ मं० १०। सू० ७१। मं० ४॥

جو بے علم ہیں وہ سنتے ہوئے نہیں سنتے۔ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ بولتے ہوئے نہیں بولتے۔ یعنی جاہل لوگ علم کلام کے اسرار کو نہیں جان سکتے لیکن جو شخص الفاظ اور ان کے معنی اور تعلقات کو جانتا ہے

> علم ہی علم کا مطلب سمجھنا اٹھا سکتے ہیں جاہل نہیں رگوید ۱۰ سوکت ۷۱ منتر ۴

تیکھی آدمی جن کے دل میں کوئی فریب نہ ہو اور ترقی علم کے خواہشمند ہوں پڑھیں پڑھاویں تو ڈیڑھ سال میں اشٹادھیائی اور ڈیڑھ سال میں مہابھاشیہ ختم کرکے تین سال کے اندر پورے ویاکرن (علم صرف و نحو) کے ماہر ہو کر ویدک اور لوکک (یعنی اصطلاحات وید اور اصطلاحات زبان عام کے متعلق) الفاظ کو ویاکرن سے جان کر دیگر شاستروں کو جلدی اور سہولیت سے پڑھ پڑھا سکتے ہیں۔ جتنی بھاری محنت جسقدر کہ ویاکرن میں کرنی پڑتی ہے ویسی دوسرے شاستروں میں نہیں کرنی پڑتی۔ اور ان کے پڑھنے سے جس قدر سمجھ تین سال میں ہوتی ہے اتنی سمجھ ناقص کتب مثل سارسوت چندریکا کومدی۔ منورما وغیرہ کے پڑھنے سے پچاس برس میں بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ جو بزرگ رشی لوگوں نے اعلیٰ مطالب اپنی کتابوں میں جس آسان طریقہ پر ظاہر کیا ہے۔ ویسا ان تنگ دل آدمیوں کی واہی تباہی کتابوں میں کیا ہونا کیونکر ممکن ہے۔ مہرشی لوگوں کا مطلب جہاں تک ہو سکے وہاں تک سلیس اور ایسا ہوتا ہے کہ جس سے حاصل کرنے میں تھوڑا وقت صرف ہو۔ برخلاف اس کے پست خیال لوگوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنی تصنیف کو مشکل کریں جس کو محنت سے پڑھ کر بھی تھوڑا فائدہ اٹھا سکیں۔ جیسے پہاڑ کھودنا اور ایک کوڑی حاصل ہونا۔ اور رشیوں کی کتابوں کا پڑھنا ایسا ہے جیسے ایک غوطہ کے لگانے سے بیش بہا موتی پانا۔

۹۴ - ویاکرن کو پڑھ کے یاسک منی جی کی تصنیف نگھنٹو اور نرکت چھ سے آٹھ ماہ تک بامعنی پڑھنی پڑھانی چاہئیے۔ مگر تصانیف منکران جہلا مثل امرکوش وغیرہ میں کئی ایک سال ضائع نہ کریں۔

نرکت و نگھنٹو چھ آٹھ ماہ میں ختم ہو سکتے ہیں

۹۵ - اس کے بعد پنگل آچاریہ کی تصنیف متعلقہ علم عروض پڑھیں جس سے ویدک و لوکک (دنیاوی) چھندوں یعنی نظم کا علم۔ نئے شعر اشعار بنانے کا طریق بھی سیکھ جائے۔ سیکھیں اس کتاب کی تعلیم اور شعر و اشعار کی ترکیب و تقطیع چار ماہ میں پڑھ پڑھا سکتے ہیں ہے۔ مگر ورت رتناکر وغیرہ کتابوں میں جو ناقص العقل آدمیوں کی تصنیف ہیں بہت سے سال ضائع نہ کریں۔

علم عروض چار ماہ میں ختم ہو سکتا ہے۔

۹۶ - بعد ازاں منوسمرتی۔ والمیکی رامائن۔ مہابھارت کے ادیوگ پرو میں جو ودر نیتی وغیرہ اچھے اچھے مضمون ہیں کہ جن سے برائیاں دور ہوتی ہیں اور خوبی اور تہذیب حاصل ہو ان کو بطریق نظم پڑھیں یعنی لفظوں کا تجزیہ ان کے معنی۔ اور ان کو نثر میں تشریح کرنا۔ صفت کو موصوف اور مطلب کو سمجھا دیں اور طالب العلم سمجھتے جاویں ان کو ایک سال کے اندر پڑھنا چاہیئے۔

منوسمرتی۔ والمیکی رامائن اور مہابھارت کا ادیوگ پرو ایک سال میں ختم ہو سکتے ہیں

۹۷ - اس کے بعد پورو میمانسا۔ ویشیشک۔ نیایہ۔ یوگ۔ سانکھیہ اور ویدانت چھ درشن پڑھیں۔ مگر جہاں تک ہو سکے ان کو یا تو رشیوں کی تصنیف تفسیروں یا قابل آدمیوں کی سلیس شرح کے ساتھ پڑھیں اور پڑھاویں۔ لیکن ویدانت سوتروں

چھ درشن معہ شرح کے اور دس اپنشد دو سال کے اندر پڑھے جا سکتے ہیں

۱۰۲ - گاندھروید جس کو علم موسیقی کہتے ہیں۔ اس میں سُر، راگ، راگنی، سمے، تال، گرام، تان، باجا، ناچنا، گیت وغیرہ کو قرار واقعی سیکھنا چاہیے۔ لیکن سب سے مقدم سام وید کو باجا اور ساز کے ساتھ گانا سیکھنا چاہیے۔ اور نارد سنگھتا وغیرہ جو جو رشیوں کے تصانیف ہیں اُن کو پڑھیں۔ لیکن ڈوم طوائف اور شہوت انگیز باجے، بیراگیوں کے آواز کی طرح بے فائدہ الاپ نہ کریں۔

گاندھروید علم موسیقی ہے۔ سب راگ راگنی سیکھنے چاہئیں مگر طوائف اور ڈوموں کی شہوت انگیز آلائشوں سے اجتناب کرنا چاہیے

۱۰۳ - ارتھ وید جس کو علم طبعی و دستکاری کہتے ہیں علم خواص الاشیا و تجربات عملی و ہنر و مختلف اقسام کی چیزوں کی ساخت اور پرتھوی سے لیکر آکاش تک کے علم کو ٹھیک ٹھیک سیکھیں۔ تا کہ ارتھ وِدیا یعنی جس علم سے حشمت و عظمت ترقی ہے اُس کی تعلیم حاصل ہو جاوے۔ دو سال کے اندر علم ریاضی کی کتب سوریہ سدھانت وغیرہ جن میں جبر و مقابلہ حساب، علم جغرافیہ و ہیئت، علم طبقات الارض وغیرہ شامل ہیں قرار واقعی سیکھیں۔ علاوہ ازاں سب قسم کی دستکاری اور کلوں وغیرہ کی ساخت کو سیکھیں۔ لیکن جس قدر کتابوں میں سیارات، کواکب، زائچہ، برج، ساعت، مہورت وغیرہ کے پھل کا بیان ہے ان کو جھوٹ سمجھ کر کبھی نہیں پڑھنا پڑھانا چاہیے۔

ارتھ وید یعنی علم طبیعیات و حرفت و صنعت۔

۱۰۴ - متعلم اور معلم ایسی کوشش کریں کہ بیس اکیس سال کے اندر تمام علوم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل ہو جاوے اور انسان کامیاب ہو کر ہمیشہ راحت میں رہے۔ اس طریقہ سے جتنا علم بیس یا اکیس سال میں حاصل ہو سکتا ہے کسی دوسرے طریقہ سے اتنا سو سال میں بھی نہیں ہو سکتا۔

بیس اکیس سال میں جس قدر علم اس طریقہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور کسی سے حاصل نہیں ہو سکتا

۱۰۵ - رشیوں کی تصانیف کو اس لیے پڑھنا چاہیے کہ وہ بڑے صاحب علم، سب شاستروں کے ماہر اور دھرماتما تھے۔ مگر جو رشی نہیں ہیں اور جو شخص کم علم پڑھے ہوں اور جن کا آتما تعصب سے بھرا ہو اُن کی تصانیف بھی ویسی ہی ہوتی ہیں۔

کیوں رشیوں کی تصانیف پڑھنی چاہئیں اور غیر رشیوں کی نہیں

۱۰۶ - پورو میمانسا کی شرح مصنفہ ویاس منی جی۔ ویشیشک کی مصنفہ گوتم منی جی۔ نیایہ سوتر کا شرح مصنفہ وتسیاین منی جی۔ پتنجلی منی جی کے سوتر کی شرح مصنفہ ویاس منی جی۔ کپل منی کے سانکھیہ سوتر کی شرح مصنفہ بھاگوری منی جی۔ ویاس منی کے ویدانت سوتر کی شرح مصنفہ وتسیاین منی جی یا شرح مصنفہ بودھاین منی جی باقی وغیرہ شرحیں پڑھنی پڑھانی چاہئیں۔ سوتروں سے مذکورہ بالا کو کلپ[۱] انگ میں بھی شمار کرنا چاہیے۔

چھ درشنوں کی شرح کون کون پڑھنی چاہیے

---

[۱] کلپ یعنی کتب متعلقہ رسومات اور یگیہ وغیرہ کا نام جن کو ویدانگ کہا گیا ہے۔ مترجم

اس کو علمیت جس طرح سے شوہر کی خواہش کرتی ہوئی بیوی خوبصورت لباس میں ملبوس ہو کر اپنے جسم اور جلوہ کا اظہار شوہر کے آگے کرتی ہے ویسے ہی علمیت عالم شخص کے واسطے اپنے جلوہ کا اظہار کرتی ہے۔ بے علموں کے واسطے نہیں ÷

ऋचो अक्षरे परमे व्योमन् यस्मिन्देवा अधि विश्वे निषेदुः। यस्तन्न वेद किमृचा करिष्यति य इत्तद्विदुस्त इमे समासते॥
ऋ० ॥ मं० १। सू० १६४। मं० ३९॥

جس محیط کل۔ غیر فانی۔ عظیم الشان پرمیشور میں سب عالم اور زمین سورج وغیرہ نظام قائم ہیں۔ اور جس کے جتلانے کا اعلیٰ مرتبہ سب ویدوں کا ہے۔ جو شخص اس برہم کو نہیں جانتا وہ رگوید وغیرہ سے کیا راحت حاصل کر سکتا ہے کچھ بھی نہیں۔ لیکن جو شخص ویدوں کو پڑھ کر دھرماتما یوگی ہو کر اس برہم کو جانتے ہیں وہ سب پرمیشور میں قائم ہو کر اعلیٰ راحت۔ مکتی (نجات) کو حاصل کرتے ہیں اس لیے جو کچھ پڑھنا پڑھانا ہو وہ با معنی ہونا چاہیے۔

ویدوں کو با معنی پڑھنے پڑھانے سے معرفت الٰہی ہوتی ہے۔ دیکھو رگوید منڈل ۱۔ سوکت ۱۶۴ منتر ۳۹

۱۰۰۔ اس طرح سب ویدوں کو پڑھ کے علم طب یعنی جو رشی منیوں کی تصنیف چرک سشرت وغیرہ طبی کتابیں ہیں ان کو چار سال میں اس طریقہ سے پڑھیں اور پڑھاویں کہ جس سے معنی آجاویں اور تجربات بھی۔ آلات کا استعمال چیر پھاڑ (جراحی) لیپ (مرہم پٹی) معالجہ۔ تشخیص مرض۔ ادویہ۔ پرہیز۔ خاصیت بدن۔ مناسب وقت و مقام و اشیاء کے خواص کا علم ہو جاوے۔

آیوروید علم طب و جراحی یا علمی و عملی طور پر چار سال میں سیکھے

۱۰۱۔ بعد ازاں علم سیاست ملکی یعنی جو راج کے متعلق کام کرنا ہے جس کے دو حصے ہیں ایک متعلق ملازمان شاہی اور دوسرا متعلق رعایا کے ہیں جیسے سلطنت کے کاروبار میں سپاہ کے افسر جنگی اور بنانے والے اسلحہ کا علم مختلف قسم کی صف آرائی کی مشق جس کو آجکل قواعد کہتے ہیں اور جو دشمنوں سے لڑائی کرنے کے وقت کی کارروائی کرنی ہوتی ہے ان سب کو بطریق واجب سیکھیں۔ اور جو طریقے رعایا کی پرورش و ترقی کے ہیں ان کو سیکھ کر تمام رعایا کو عدل و انصاف کے ساتھ خوش و خرم رکھیں۔ بد معاشوں کو حسب مناسب سزا دینے اور نیک معاشوں کی پرورش کرنے کے وسائل کو بھی بخوبی سیکھ لیں۔ اس علم سیاست ملکی کو دو سال میں ختم کریں ÷

دھنروید علم سیاست ملکی دو سال میں سیکھے جا سکتے ہیں

س۔ سب تنتر گرنتھ۔ پران۔ اُپ پران۔ بھاشا رامائن مصنفہ تلسی داس۔ رکمنی منگل وغیرہ اور دیگر سب بھاشا گرنتھ یہ سب بیہودہ بکواس و باطل کتابیں ہیں٭

سوال۔ کیا ان کتابوں میں کچھ بھی سچ نہیں ہے۔

جواب۔ تھوڑا سا سچ تو ہے لیکن بہت سا جھوٹ ملا ہوا ہے۔ پس جیسے کہا گیا ہے کہ

" विषसंपृक्तान्नवत् त्याज्याः

یعنی عمدہ سے عمدہ کھانے کی چیز بھی اگر زہر آلودہ ہو تو لائق پھینک دینے کے ہے ویسے یہ کتابیں ہیں۔

سوال۔ کیا آپ پُران اور اتہاس کو نہیں مانتے۔

جواب۔ ہاں مانتے ہیں۔ لیکن سچ کو مانتے ہیں جھوٹ کو نہیں مانتے۔

سوال۔ کون سچا ہے اور کون جھوٹا۔

جواب

ब्राह्मणानीतिहासान् पुराणानि कल्पान् गाथा नाराशंसीरिति ॥

لفظی ترجمہ از جانب مترجم

(برہمن گرنتھ۔ اتہاس۔ پوران۔ کلپ۔ گاتھا۔ نارشنسی ہیں)

۱۰۹۔ یہ قول گرہیہ سوتر وغیرہ میں آیا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ اتریہ شت پتھ وغیرہ برہمن گرنتھ جن کا ذکر اوپر آ چکا ہے انھیں کو اتہاس۔ پران۔ کلپ۔ گاتھا اور نارشنسی پانچ ناموں سے نامزد کیا جاتا ہے۔ شری مد بھاگوت وغیرہ کا نام پوران نہیں ہے۔

> پوران اور اتہاس برہمن گرنتھوں کا ہی دوسرا نام ہے

۱۱۰۔ سوال۔ نا قابل تسلیم کتابوں میں جو سچ ہے اس کو تم کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

> شریمد بھاگوت وغیرہ پوران جو ناقابل تسلیم ہیں گویا ہیں جو سوتی جنے بچا لیا گیا جیسے ہزاروں چوکا

جواب۔ جو جو سچائی ان میں پائی جاتی ہے وہ سب وید وغیرہ شاستروں کی ہے۔ اور جو جو جھوٹ ان میں لکھا ہے وہ ان کے اپنے گھر کا ہے وید وغیرہ ست شاستروں کی تسلیم میں سب سچائی تسلیم ہو جاتی ہے مگر جو کوئی ان باطل کتابوں سے سچائی حاصل کرنا چاہے تو جھوٹ بھی اس کے گلے لپٹ جاتا ہے۔ اس لئے کہا گیا ہے

असत्यमिश्रं सत्यं दूरतस्त्याज्यम्

دروغ سے ملی ہوئی راستی بھی قابل الترک ہے۔ یعنی ایسی راستی کو دروغ آمیز کتابوں میں

سلہ مراد ان کتابوں سے ہے جو بھاشا میں ہیں۔ باطل کتابوں کے خیالات پر مبنی موجود ہیں۔ مترجم

> وید ثابت بالذات ہیں مگر براہمن گرنتھ وغیرہ محتاج ثبوت ہیں

۷۰ | جیسا کہ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو چاروں وید ایشور کا الہام ہیں۔ ویسے ہی ایتریہ۔ شت پتھ۔ سام اور گوپتھ چاروں براہمن۔ شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نرکت۔ چھند اور جیوتش چھ ویدانگ۔ میمانسا وغیرہ چھ شاستر ویدوں کے اُپانگ۔ آیوروید دھنوروید۔ گاندھروید۔ اور ارتھ وید یہ چار وید ویدوں کے اُپ وید وغیرہ سب رشی منیوں کے تصنیف ہیں۔ ان میں جو جو باتیں ویدوں کے مخالف پائی جاویں اس کو ترک کر دینا چاہیے۔ کیونکہ وید تو بوجہ پرمیشور کے الہام ہونے کے منزہ عن الخطا اور ثابت بالذات ہیں یعنی وید کا ثبوت وید ہی ہوتا ہے مگر براہمن وغیرہ کتابیں محتاج ثبوت ہیں یعنی ان کے ثبوت کا انحصار ویدوں پر ہے۔ ویدوں کی مزید توضیح کتاب موسومہ "رگوید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیجئے اور اس کتاب میں بھی آگے لکھا جاویگا۔

> کون کون کتاب کس کس علم میں بوجہ باطل ہونے کے ناقابل تسلیم ہیں

۸۰ | اب ان کتابوں کو مختصر شمار کیا جاتا ہے جو ناقابل تسلیم ہیں یعنی جو جو کتاب ذیل میں لکھی جاوے گی اُس کو دھوکے کی ٹٹی سمجھنا چاہیئے۔

(الف) ویاکرن یعنی صرف و نحو میں سے کاتنتر۔ سارسوت۔ چندریکا۔ مگدھ بودھ۔ کومدی۔ شیکھر۔ منورما وغیرہ۔

(ب) لغت میں۔ امرکوش وغیرہ

(ج) چھند گرنتھ (علم عروض میں) ورت رتناکر وغیرہ۔

(د) شکشا میں وہ کتاب جس میں ایسا لکھا ہوا ہو کہ میں پانینی کے مسلمہ اصول کے مطابق شکشا کا بیان کروں گا وغیرہ۔

(ہ) جیوتش یعنی علم ہیئت میں شیگھر بودھ۔ مہورت چنتامنی وغیرہ

(و) کاویہ یعنی نظم میں۔ نایکا بھید۔ کولیانند۔ رگھوونش۔ ماگھ۔ کراتارجنیہ وغیرہ۔

(ز) میمانسا میں۔ دھرم سندھو۔ ورت ارک وغیرہ

(ح) ویشیشک میں۔ ترک سنگرہ وغیرہ

(ط) نیائے میں۔ جاگدیشی وغیرہ۔

(ی) یوگ میں۔ ہٹھ پردیپکا وغیرہ

(ک) سانکھیہ میں۔ سانکھیہ تتو کومدی وغیرہ

(ل) ویدانت میں۔ یوگ وسشٹھ پنچدشی وغیرہ

(م) ویدک میں۔ شارنگدھر وغیرہ

(ن) سمرتیوں میں۔ سوائے ایک منوسمرتی کے باقی سب سمرتیاں اور منوسمرتی میں بھی تحریف شدہ شلوک۔

اور علت فاعلی جو پرمیشور ہے اس کی توجیہ ویدانت شاستر میں کی گئی ہے۔ ان میں کچھ بھی تضاد نہیں۔

جیسے علم طب میں تشخیص مرض - معالجہ - ادویہ - دوا ن یعنی تدبیرات اور پرہیز کے مضامین علیحدہ علیحدہ بیان کئے گئے ہیں مگر سب کا مدعا دفع مرض ہے ویسے پیدائش کائنات کے چھ علل ہیں اور ان میں سے ایک ایک کی توجیہ ایک ایک شاستر کے مصنف نے کی ہے اس لئے ان میں کچھ بھی تضاد نہیں۔ چنانچہ اس کی زیادہ توجیہ پیدائش کائنات کے بیان میں کی جاوے گی۔

۱۳ - علم کے پڑھنے پڑھانے میں جو جو رکاوٹیں ہیں ان کو ترک کرنا چاہیے مثلاً بد صحبت یعنی بدچال

کون سے عیب حصول علم میں سد راہ ہیں جن کو ترک کرنا چاہیے

اور نفس پرست آدمیوں کی صحبت - بدعادت جیسا شراب وغیرہ کا استعمال رنڈی بازی وغیرہ بچپن کی شادی یعنی مرد کا پچیس اور عورت کا سولھویں سال سے پہلے شادی کرنا - کمل برہمچریہ کا نہ ہونا یعنی برہمچاری کے طالب علمی کرنا - راجہ اور ماں باپ اور علما کا وید مقدس وغیرہ شاستروں کے اشاعت میں میلان نہ ہونا حد سے زیادہ کھانا اور سونا - پڑھنے اور پڑھانے - امتحانات لینے اور دینے میں سستی یا فریب کرنا علم جیسی بہتر چیز کا فائدہ نہ سمجھنا - برہمچریہ کو طاقت و عقل و شجاعت و صحت و ترقی دولت حکومت کا ذریعہ نہ ماننا پرمیشور کے دھیان کو چھوڑ کر پتھر وغیرہ غیر ذی نفس بتوں کی زیارت اور پرستش میں بیفائدہ تضیع اوقات کرنا ماں باپ اور آتھی (یعنی بزرگ مہمان) اور استاد اور صاحب علم لوگوں کو حقیقی جیتے اور متعظم مان کر ان کی خدمت اور نیک صحبت کا استفادہ نہ کرنا - ورن آشرم کے فرائض کو چھوڑ کر اوردھو پنڈر[1] یعنی تلک اور ترپنڈ[2] لگانے اور کنٹھی مالا پہننے - ایکا دشی - تریودشی وغیرہ برت کے رکھنے کاشی وغیرہ تیرتھ کرنے اور رام کرشن - نارائن - شو - بھگوتی - گنیش وغیرہ کے نام جپنے سے پاپوں کے دور ہونے کا اعتقاد رکھنا پاکھنڈیوں کی نصیحت کو سن کر علم پڑھنے میں توقیر نہ کرنا - علم دھرم - یوگ اور پرمیشور کی عبادت کے بغیر جھاڑ پھونک وغیرہ جھوٹے پرانے نام نہادوں کی کتھا وغیرہ سے مکتی ماننا - لوبھ حرص کے دولت وغیرہ میں راغب ہو کر علم میں شوق نہ رکھنا - ادھر ادھر آوارہ گردی کرتے پھرنا وغیرہ وغیرہ باطل رسومات میں پھنسکر برہمچریہ اور علم کے فوائد سے محروم ہو کر مریض اور جاہل بنے رہتے ہیں۔

۱۴ - آج کل کے فرقہ بند اور خود غرض برہمن وغیرہ جو دوسروں کو علم اور نیک صحبت سے جدا کر کے اپنے جال میں پھنساتے ہیں اور ان کے تن من دھن کو برباد کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اگر کشتری وغیرہ ورن کے لوگ پڑھ کر

خود بھی کیوں نہیں چاہتے کہ کشتری وغیرہ ورن کے لوگ علم پڑھیں۔

---

[1] اُردھو پُنڈر یعنی ماتھے پر کھڑا نشان جو وشنو بھکت لگاتے ہیں - [2] ترپنڈ یعنی ماتھے پر تین لکیریں جو شیو بھکت لگاتے ہیں۔

سب انسانوں کو ایسا ترک کرنا چاہیے جیسے زہر آلودہ کھانے کی چیزیں ترک کر دی جاتی ہیں۔

۱۱۔ سوال۔ تمہارا اعتقاد کیا ہے۔

وید کا مذہب تمام نوع انسان کو قابل تسلیم ہے

جواب۔ وید یعنی جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی کی گئی ہے ہم اسی اسی امر کو مناسب طور پر عمل میں لانا یا ترک کرنا مانتے ہیں اور چونکہ وید ہی ہم کو قابل تسلیم ہے۔ اس واسطے ہمارا اعتقاد وید ہے۔ سب نوع انسان خصوصاً آریوں کو ایمان رکھ ایک اعتقاد ہو کر رہنا چاہیے۔

۱۲۔ سوال۔ جس طرح پرسپر (باہمی) تضاد دوسری کتابوں میں ہے۔ اسی طرح شاستروں میں بھی جو اسوا آئی سکے ہیں۔ پایا جاتا ہے مثلاً پیدائش کائنات کے متعلق چھ شاستروں میں تضاد ہے۔ چنانچہ میمانسا کرم یعنی فعل سے ویشیشک کال یعنی زمانہ سے۔ نیائے پرمانو یعنی مادہ سے۔ یوگ پرشارتھ سے سانکھیہ پرکرتی یعنی علت اولیٰ مادی سے اور ویدانت برہم یعنی خالق سے کائنات کی پیدائش مانتے ہیں کیا یہ تضاد نہیں ہے۔

چھ درشنوں میں کچھ بھی تضاد نہیں ہے بلکہ پیدائش کائنات کی مختلف علتوں کا ایک ایک میں ذکر ہے۔

جواب۔ اول تو بجز سانکھیہ اور ویدانت کے باقی چار شاستروں میں پیدائش کائنات کا ذکر صریح نہیں آیا۔ اور ثانیاً ان میں تضاد بھی نہیں کیونکہ تم کو تضاد اور تطبیق کی تمیز ہی نہیں ہے۔ میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تضاد کا اطلاق کس موقع پر ہوتا ہے آیا ایک مضمون میں یا جدا جدا مضامین میں۔ بہرحال جواب یہی دو گے کہ اگر ایک مضمون میں زیادہ تر لوگوں کا ایک دوسرے سے متضاد بیان ہو۔ تو اس کو تضاد کہتے ہیں۔ چنانچہ یہاں ایک ہی مضمون کائنات کا ہے۔ پھر ہم پوچھتے ہیں کہ علم ایک ہے یا دو اگر جواب یہی ہو کہ ایک تو صرف نحو۔ طب۔ علم ہیئت کا بالکل مختلف مضمون کیوں ہے؟ بس جیسا کہ ایک علم کے مختلف اجزا کی یعنی ایک شاستروں کا بیان ایک دوسرے سے مختلف کیا جاتا ہے ویسے ہی علم پیدائش کائنات کے مختلف چھ حصوں کا چھ شاستروں میں بیان کیا جانا ان کا تضاد ثابت نہیں کرتا۔ جیسے ایک گھڑے کے بنانے میں عمل۔ زمانہ۔ مٹی۔ ترکیب و تفریق کا فعل یعنی جدوجہد۔ پرکرتی کے اوصاف اور کمہار علت ہیں ویسے ہی پیدائش کائنات میں کرم یعنی فعل جو ایک علت ہے اس کی توجیہ میمانسا میں۔ زمانہ کی توجیہ ویشیشک میں مادی کی توجیہ نیائے میں۔ جدوجہد کی توجیہ یوگ میں تتوں کے سلسلہ وار شمار کی توجیہ سانکھیہ میں

؎ سنسکرت میں رشیوں کی تصانیف سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں ہے جیسا کہ صرف و نحو کے بارے میں اشٹادھیائی مہابھاشیہ وغیرہ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس طرح مضامین کا علم رشیوں کی تصانیف سے کبھی حاصل ہو سکتا ہے ویسا دیگر کتابوں کا پڑھنا چاہا کہ جس میں [illegible] مختصر طور پر بیان نہیں ہوئے [illegible] بلکہ کئی جگہ ادھورا ناقص مضمونوں کی وجہ سے وہ طالب علموں کے لیے مضر بھی ہوتا ہے۔ مترجم

ویدوں کی تحقیر کرنے والا اور اُن کو نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے۔ کیا تم شودروں کی طرفداری کرنے والا ہے کہ شودروں کے واسطے تو ویدوں کے پڑھنے پڑھانے کی ممانعت اور دوجوں (زنار پوشوں) کے واسطے اجازت دیتے ہیں۔ اگر پرمیشور کا منشا شودر وغیرہ آدمیوں کو پڑھانے سنانے کا نہ ہوتا تو اُن کے جسم میں حس گویائی و حس شنوائی کیوں پیدا کرتا۔ جیسے پرماتما نے زمین آگ پانی ہوا چاند سورج اور اناج وغیرہ اشیا سب کے واسطے بنائی ہیں۔ اسی طرح ویدوں کی روشنی بھی سب کے واسطے ظاہر فرمائی ہے۔ اور جہاں کہیں ممانعت بھی کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کو باوجود پڑھنے پڑھانے کے کچھ بھی حاصل نہ ہو وہ بوجہ بے عقل اور جاہل ہونے کے شودر کہلاتا ہے اُس کا پڑھنا پڑھانا بے سود ہے۔

عورتوں کو وید وغیرہ پڑھنے اور برہمچریہ رکھنے کا ثبوت ہے

۱۱۶۔ اور جو تم عورتوں کے پڑھنے کی ممانعت بتلاتے ہو یہ تمہاری جہالت خودغرضی اور بے عقلی کا نتیجہ ہے۔ دیکھو وید میں لڑکیوں کے پڑھنے کا ثبوت موجود ہے۔

اصل منتر

ब्रह्मचर्य्येण कन्या ३ युवानं विन्दते पतिम् ॥ अथर्व० ॥ कां० ११ । प्र० २४ । अ० ३ ॥ मं० ॥ १८ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(برہمچریہ کر کے لڑکی جوان پتی کو حاصل کرے)

جس طرح لڑکے بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے کامل علم اور تربیت کو حاصل کر کے جوان فاضل موافق طبیعت مرغوب خاطر اور اپنی ہم عمر صاف عورتوں کے ساتھ شادی کرتے ہیں ویسے لڑکیوں کو بھی چاہیئے کہ بذریعہ قائم رکھنے برہمچریہ کے وید وغیرہ شاستروں کو پڑھیں اور کامل علم اور اعلیٰ تربیت حاصل کریں اور جوان ہو کر جب پوری بالغ ہو جائیں تو اپنے ہم لیاقت عزیز، صاحب علم اور کامل بلوغت کو پہنچے ہوئے مرد کے ساتھ شادی کریں۔ پس عورتوں کو بھی برہمچریہ قائم رکھنا اور علم حاصل کرنا ضرور چاہیئے۔

سوال۔ کیا عورتیں بھی وید پڑھیں؟

جواب۔ بلاشک۔ دیکھو شروت سوتر وغیرہ میں آیا ہے کہ:

इमं मन्त्रं पत्नी पठेत् ॥

صاحب علم ہو جاویں گے تو ہمارے دام تزویر سے چھوٹ اور ہمارے مکر و فریب کو جان کر ہماری بے تعظیمی کریں گے۔ ان سب دھوکوں کو راجا اور رعایا برطرف کریں اور اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو صاحب علم بنانے میں تن من دھن سے کوشش کیا کریں۔

۵ سوال۔ کیا عورات اور شودر بھی وید پڑھیں۔ جو یہ پڑھیں گے تو پھر ہم کیا کریں گے۔ علاوہ ازیں ان کے پڑھنے میں کوئی دلیل و اجازت نہیں پائی جاتی جیسا یہ ممانعت موجود ہے۔

وید وغیرہ شاستر پڑھنے پڑھانے کا استحقاق تمام نوع انسان کو ہے خواہ زن ہو خواہ مرد خواہ برہمن ہو خواہ شودر وغیرہ ذات کا ہو

स्त्री शूद्रौ नाधीयातामिति श्रुतेः ॥

یعنے عورت اور شودر نہ پڑھیں یہ شرتی ہے؟

جواب۔ سب زن و مرد یعنے نوع انسان کو پڑھنے کا استحقاق حاصل ہے۔ تم کنوئیں میں گرو اور تمہاری یہ شرتی بیہودہ ہے جو اس سے کسی معتبر کتاب کی نہیں ہے۔ تمام نوع انسان کے لئے وید شاستر پڑھنے اور سننے کے استحقاق ہونے کی تصدیق تو یجروید کے چھبیسویں ادھیائے کے دوسرے منتر میں موجود ہے۔

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः । ब्रह्मराजन्याभ्याꣳ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय ॥ यजु० अ०२६।२॥

پرمیشور فرماتا ہے کہ جیسے میں سب جن یعنی انسانوں کی بہبود اور نجات بخش یعنی دنیاوی اور مکتی کی مسرت بخش رگ وید وغیرہ چاروں ویدوں کے کلام کی ہدایت کرتا ہوں ویسے تم بھی کیا کرو۔ اگر اس موقعہ پر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ جن لفظ سے مراد دوج (برہمن کشتری ویش) ہی لینی چاہئے۔ کیونکہ سمرتی وغیرہ کتابوں میں برہمن کشتری و ویش ہی کو ویدوں کے پڑھنے کا استحقاق لکھا ہے مگر عورت و شودر وغیرہ ذاتوں کا نہیں تو جواب یہ ہے کہ اس منتر میں الفاظ [**ब्रह्मराजन्याभ्याम्**] وغیرہ کو دیکھو۔ یہ پرمیشور خود فرماتا ہے کہ ہم نے برہمن کشتری [**अर्याय**] ویش [**शूद्राय**] شودر اور [**स्वाय**] اپنے ملازم و عورت وغیرہ اور (**अरणाय**) نیچ سے نیچ درجہ کے شودر وغیرہ کے واسطے بھی ویدوں کی روشنی کا ظہور کیا ہے مطلب یہ ہے کہ تمام انسان پڑھ پڑھا اور سن سنا کر اپنے علم کو بڑھاویں اور نیک باتوں کو اختیار کر کے بری باتوں سے اجتناب رکھیں تاکہ رنج سے خلاصی پا کر راحت کو حاصل کریں۔ فرمائیے آپ کی بات مانیں یا پرمیشور کی۔ بہر حال پرمیشور کی بات یقیناً لائق تسلیم ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی شخص اس کو نہیں مانیگا۔ تو وہ ناستک یعنی منکر کہلائیگا کیونکہ لکھا ہے کہ "**नास्तिको वेदनिन्दकः**"

۴۰۔ اس لئے وہی لوگ لائق تحسین اور اپنے فرض ادا کرنے میں کامیاب گنے جاتے ہیں کہ جو برہمچریہ۔ اعلیٰ تربیت اور علم کے ذریعہ اپنی اولاد کے جسم اور آتما کی طاقتوں کو پورا نشوونما دیتے ہیں تاکہ وہ ماں باپ۔ شوہر۔ خسر۔ راجا۔ پرجا۔ ہمسایہ۔ پڑوسی۔ عزیزوں دوستوں اور اولاد وغیرہ سے بلحاظ مراتب و مرتبہ کا برتاؤ رکھیں۔ یہی خزانہ لازوال ہے اس کو جس قدر خرچ کرو اسی قدر بڑھتا ہے۔ باقی سب خزانے خرچ کرنے سے گھٹتے ہیں اور اُن سے شریک بھی اپنا اپنا حصہ لے لیتے ہیں مگر علم کے خزانہ کا نہ کوئی چور اور نہ کوئی شریک ہو سکتا ہے۔ اس خزانہ کی حفاظت کرنے والا اور اس کو ترقی دینے والا خاص کر راجا ہے گو رعایا بھی ہے۔

> علم ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا اس کی حفاظت و ترقی راجا اور رعایا دونوں کو کرنی چاہیے۔

कन्यानां सम्प्रदानं च कुमाराणां च रक्षणम्॥ मनु० ७।१५२॥

۴۱۔ راجا کو واجب ہے کہ سب لڑکیوں اور لڑکوں کو وقت مقررہ سے وقت مقررہ تک برہمچریہ یعنی طالب علمی کی حالت میں رکھ کر اُن کو صاحب علم بناوے جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے اس کے والدین کو سزا دیوے یعنی راجا کا حکم ہونا چاہیئے کہ کوئی شخص آٹھ برس کی عمر کے بعد اپنے لڑکے یا لڑکی کو گھر میں نہ رکھ سکے بلکہ وہ آچاریہ کل (دارالتعلیم خانہ) میں رہیں۔ اور جب تک سماورتن (یعنی رسم ختم التعلیم) کا وقت نہ آوے تب تک شادی نہ ہونے پاوے۔

> راجا کی طرف سے حکم ہونا چاہیے کہ آٹھ برس کی عمر کے بعد لڑکا لڑکی آچاریہ کل میں جا کر رہیں

सर्वेषामेव दानानां ब्रह्मदानं विशिष्यते।
वार्य्यन्नगोमहीवासस्तिलकाञ्चनसर्पिषाम्॥ मनु० ४।२३३॥

۴۲۔ اس دنیا میں جس قدر خیرات (دان) ہے مثلاً پانی۔ خوراک۔ گائے۔ زمین۔ کپڑا۔ تل۔ سونا۔ گھی وغیرہ ان سب سے ویدک تعلیم کا دان سب سے افضل ہے۔ اس واسطے جتنا ہو سکے اتنی کوشش تن۔ من۔ دھن سے ترقی تعلیم میں کرنی چاہیئے۔ جس ملک میں برہمچریہ۔ علم اور ویدک دھرم کا پرچار جیسا کہ چاہیئے

> علم کی خیرات سب خیراتوں سے افضل ہے۔

یعنی یگیہ میں بیوی اس منتر کو پڑھے۔ اگر وید وغیرہ شاستر نہ پڑھی ہوگی تو یگیہ میں سوروں کے ساتھ منتروں کو کس طرح ادا کرسکیگی اور سنسکرت کیسے بول سکیگی۔

بھارت ورش کی عورتوں کی سرتاج گارگی وغیرہ وید اور دیگر شاستروں کو پڑھکر کامل علم کو پہونچی تھیں چنانچہ شت پتھ برہمن میں اس بات کا ذکر صاف لکھا ہے۔

بھلا یہ تو سوچو کہ اگر مرد صاحب علم ہو اور عورت جاہل یا عورت عالمہ ہو اور مرد جاہل تو گھر میں ہمیشہ علم و جہل کا جنگ و جدل مچا رہیگا پھر خوشی کہاں سے آئیگی۔ علاوہ ازیں اگر عورتیں نہ پڑھیں تو لڑکیوں کے مدرسوں میں معلم کیونکر پیدا ہوں اور کاروبار سیاست مدنی متعلق داد گستری وغیرہ و کچہری (درگاہ آشرم) کے کام جو بیوی کو شوہر کا اور شوہر کو بیوی کا خوش رکھنا ہے اور خانہ داری کے کاموں کو عورت کے اختیار میں دینا وغیرہ اس قسم کے کام بلا علم کے کبھی اچھی طرح سر انجام نہیں پا سکتے۔

خانہ داری کو اچھی طرح چلانے کے واسطے عورت کو تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے

۱۸ - دیکھو آریہ ورت کے راجپوتوں (چھتریوں) کی عورتیں فن جنگ بھی اچھی طرح جانتی تھیں۔ اگر نہ جانتیں تو کیکئی وغیرہ کیونکر دشرتھ وغیرہ کے ساتھ میدان جنگ میں جا کر لڑائی کرتیں۔

پرانے زمانہ میں راجاؤں کی عورتیں فن جنگ بھی جانتی تھیں۔

۱۹ - اس لئے برہمنی اور چھتری کو سب قسم کے علوم۔ ویش عورت کو بیوپار ساہوکاری کا علم اور شودر عورت کو کھانا پکانا وغیرہ خدمت کا علم ضرور پڑھنا چاہیئے۔ جیسے مردوں کو کم از کم ویاکرن دھرم اور اپنے کاروبار کے متعلق ضرور پڑھنا لازم ہے ویسے عورتوں کو بھی ویاکرن دھرم طب حساب دستکاری تو ضرور سیکھنی چاہیئے کیونکہ بغیر ان کے سیکھنے کے حق و باطل کی تمیز۔ اپنے شوہر وغیرہ سے مناسب برتاؤ کرنا۔ حسب مناسب اولاد کا پیدا کرنا۔ انکی پرورش کرکے بڑا کرنا اور ادب سکھلانا۔ گھر کے کاروبار کو جیسا چاہیئے ویسا کرنا کرانا۔ بموجب اصول طب صحت بخش خوراک کا بنانا یا بنوانا نہیں کرسکتیں جس سے گھر میں کبھی بیماری پیدا نہ ہو اور سب اہل خاندان خوش و خرم رہیں۔ مگر صنعت سے واقف نہ ہو تو گھر کی تعمیر و مرمت کی نگرانی اور پوشاک و زیورات وغیرہ کے بنانے یا بنوانے وغیرہ کا اہتمام انہیں سے ہوگا۔ اگر حساب نہ جانتی ہو تو کسی کا حساب سمجھا نہیں سکیگی۔ اور اگر وید وغیرہ شاستروں کی تعلیم نہ پائی ہو تو ایشور اور دھرم کی پہچان سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے کبھی ادھرم سے بچ نہیں سکیگی۔

ویاکرن دھرم طب حساب اور دستکاری تو ضرور عورتوں کو جاننی چاہیئں۔ ان کے نہ جاننے سے کیا کیا نقصان ہوتا ہے۔

چوتھا سملاس

سماورتن۔ وِواہ۔ اور گرہ آشرم وِدھی کے بیان میں

वेदानधीत्य वेदौ वा वेदं वापि यथाक्रमम् ।
अविप्लुतब्रह्मचर्यो गृहस्थाश्रममाविशेत् ॥ मनु० ३।२॥

گرہ آشرم میں کب داخل ہو؟ جب ٹھیک طور پر برہمچریہ (آشرم) میں دھرم کے مطابق آچاریہ (اتالیق) کی ہدایت پر چل کر چاروں یا تین یا دو یا ایک وید کو بمعہ انگ و اپانگ کے پڑھ لے (تب) وہ مرد یا عورت جس کا برہمچریہ نہ ٹوٹا ہو گرہ آشرم میں داخل ہو۔

तं प्रतीतं स्वधर्मेण ब्रह्मदायहरं पितुः । (۲)
स्रग्विणं तल्प आसीनमर्हयेत्प्रथमं गवा ॥ मनु० ३।३॥

گودان سے گرہ واسی برہمچاری کی تعظیم جو سودھرم یعنی اتالیق اور شاگرد کے ٹھیک ٹھیک فرائض سے معروف پتا یعنی باپ خواہ اُستاد سے "برہم ودیا یعنی وید علم کا حاصل کرنے اور مالا کے پہننے والا۔ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا "آچاریہ" (اتالیق) ہے اُس کی اوّل گودان سے تعظیم کرے۔ ویسے اوصاف رکھنے والے ودیارتھی کو بھی لڑکی کا باپ گودان سے تعظیم دیوے۔

गुरुणानुमतः स्नात्वा समावृत्तो यथाविधि । (۳)
उद्वहेत द्विजो भार्यां सवर्णां लक्षणान्विताम् ॥ मनु० ३।४॥

بیاہ کے لیے گرو کی اجازت لینا۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش گرو کی اجازت لے اور غسل کر کے گروکل سے باقاعدہ واپس آ، اپنے ورن کے مطابق عمدہ صفات والی لڑکی سے شادی کریں۔

رہتا ہے وہی کمال خوش نصیب ہوتا ہے۔

۱۴۳۔ یہ مختصر بیان برہمچریہ آشرم کی تربیت کا لکھا گیا ہے اس کے آگے چوتھے سملاس میں

خاتمہ سملاس سوم دربارہ تربیت اولاد

سماورتن (ختم التعلیم) اور گرہ آشرم (کتخدائی) کے ادب آداب کا بیان کیا جاوے گا۔

شری سوامی دیانند سرسوتی کی تصنیف ستیارتھ پرکاش کا تیسرا سملاس دربارہ تربیت ختم ہوا۔

اور باہم رنجیدگی کا ہوجانا بھی ممکن ہے۔ دور ملک کے رہنے والوں میں نہیں۔ اور دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ میں دور دور محبت کا رشتہ دراز ہوجاتا ہے نزدیک کے رہنے والوں کے بیاہ میں نہیں +

(ششم) دور دور ملک کے حالات اور اشیاء کا حصول بھی دور رشتہ ہونے سے باہمی امداد سے ہوسکتا ہے نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ اسی لئے

दुहिता दुर्हिता दूरेहिता दोग्धेर्वा ॥ निरु० ३।४॥

لڑکی کا نام دوہتا (دختر) اس سبب سے ہے کہ اس کا بیاہ دور ملک میں ہونے سے فائدہ بخش ہوتا ہے نزدیک ہونے میں نہیں +

(ہفتم) لڑکی کے باپ کے خاندان میں افلاس ہونا بھی ممکن ہے کیونکہ جب لڑکی باپ کے خاندان میں آئیگی تب اُس کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہوگا +

(ہشتم) نزدیک ہونے سے ایک دوسرے کو اپنے اپنے والد کے خاندان کی مدد کا گھمنڈ اور جب کچھ بھی دونوں میں ناراضگی ہوگی تب عورت فوراً ہی باپ کے خاندان میں چلی جائیگی ایک دوسرے کی مذمت زیادہ ہوگی اور رنجش بھی۔ کیونکہ اکثر عورتوں کی مزاج تیز اور نازک ہوتی ہے +

ایسے ہی باعثوں سے باپ کے ایک گوتر ماں کی چھ پشتوں اور نزدیک ملک میں بیاہ کرنا اچھا نہیں +

महान्त्यपि समृद्धानि गोऽजाविधनधान्यतः। (۶)
स्त्रीसम्बन्धे दशैतानि कुलानि परिवर्जयेत् ॥ मनु० ३।६।

چند خاندان جن میں دولت وغیرہ ہونے پر بھی شادی منع ہے۔

چاہے کتنی ہی دولت۔ اجناس۔ گائے۔ بکری۔ ہاتھی گھوڑے۔ غلام۔ زر وغیرہ سے مالامال ہو خاندان ہوں تو بھی شادی کے رشتہ کرنے میں مندرجہ ذیل دس خاندانوں کو ترک کردینا چاہیئے +

हीनक्रियं निष्पुरुषं निश्छन्दोरोमशार्शसम्। (۷)
क्षय्यामयाव्यपस्मारिश्वित्रकुष्ठिकुलानिच ॥ मनु० ३।७॥

اُن کی تشریح جو خاندان نیک عمل سے گرا ہوا۔ نیک آدمی جس میں نہ ہوں۔ وید کی تعلیم سے منحرف

असपिण्डा च या मातुरसगोत्रा च या पितुः । (۴)
सा प्रशस्ता द्विजातीनां दारकर्मणि मैथुने ॥ मनु० ३ । ५ ॥

کس خاندان کی لڑکی سے شادی کرنی چاہئے

جو لڑکی ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں نہ ہو اور باپ کے گوتر[1] کی نہ ہو اُس لڑکی سے شادی کرنی مناسب ہے +

اس کی وجہ یہ ہے -

परोक्षप्रिया इवहि देवाः प्रत्यक्षद्विषः । शतपथ० (۵)

جو چیز آنکھوں سے پرے ہو اُس کی ہی چاہ ہوتا ہے -

یہ تحقیق شدہ امر ہے کہ جیسی آنکھوں سے غائب چیز میں محبت ہوتی ہے ویسی نظر آنے والی میں نہیں۔ جیسے کسی نے مصری کے اوصاف سنے ہوں اور کھائی نہ ہو تو اُس کا دل اُسی میں لگا رہتا ہے - جیسے کسی غائب چیز کی تعریف سُن کر ملنے کی تیز خواہش ہوتی ہے ویسے ہی "دورستھ" یعنی جو اپنے گوتر یا ماں کے خاندان میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو اُسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہیئے +

(۶) نزدیک اور دور کے بیاہ کرنے کے یہ نتائج ہیں +

نزدیکی ملک اور نزدیکی رشتہ داروں میں شادی نہ کرنے کی وجوہات

(اول) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں باہم کھیل لڑائی اور محبت کرتے ایک دوسرے کی خوبی - نقص - عادت بچپن کی بدچلنی کو جانتے ہیں اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں اُن کی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی -

(دوم) جیسے پانی میں پانی ملنے سے نرالی صفت (مزا) نہیں ہوتی ویسے ایک گوتر باپ یا ماں کے خاندان میں شادی ہونے سے دھاتوں کے تغیر و تبدل نہ ہونے سے ترقی نہیں ہوتی +

(سوم) جیسے دودھ میں مصری یا سونٹھ وغیرہ دوائیوں کے ملاپ سے عمدگی ہوتی ہے ویسے ہی مختلف گوتر والے یعنی جن کے ماں باپ مختلف خاندان سے ہوں ایسے مرد و عورت کا بیاہ ہونا افضل ہے +

(چہارم) جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض ہو وہ دوسرے ملک میں ہوا اور خورو نوش کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں فضیلت ہے +

(پنجم) نزدیک رشتہ کرنے میں ایک دوسرے کے نزدیک ہونے سے خوشی غمی کا معلوم ہونا

[1] نوٹ - گوتر یعنی نسب - جس نسب سے باپ ہو اُس میں شادی کرنا منع ہے + (مترجم)

نام رکھا ہے جیسے یشودا، سشوبھا وغیرہ ہو۔ ہنس اور ہتھنی کی برابر جس کی چال ہو۔ جس کے باریک بال ہوں۔ سر کے بال اور دانت والی ہو اور جس کے سب اعضا ملائم ہوں۔ ویسی عورت کے ساتھ بیاہ کرنا چاہئے۔

(۱۳) (سوال) بیاہ کس عمر میں اور کس طور پر ہونا اچھا ہے۔

[بیاہ کی عمر]

(جواب) سولھویں برس سے لیکر چوبیسویں برس تک لڑکی اور پچیسویں برس سے لیکر اڑتالیسویں برس تک مرد کا شادی کا وقت افضل ہے۔

اس میں جو سولہ اور پچیس میں بیاہ کرے تو ادنیٰ درجہ کا۔

اٹھارہ بیس کی عورت تیس پینتیس یا چالیس برس کے آدمی کا متوسط۔

چوبیس برس کی عورت اور اڑتالیس برس کے مرد کا بیاہ ہونا افضل ہے۔

[ملکی ترقی و تنزلی کا تجربہ و علم]

(۱۴) جس ملک میں اسی قسم کے بیاہ کا متبرک طریقہ اور برہمچریہ علم کا سلسلہ زیادہ ہوتا ہے وہ ملک خوشحال اور جو ملک برہمچریہ اور تحصیل علم سے عاری۔ جس میں صغیر سنی اور شادی کے نا قابل لوگوں کا بیاہ ہوتا ہے وہ ملک دکھ میں ڈوب جاتا ہے۔

کیونکہ برہمچریہ اور تحصیل علم کے پیچھے بیاہ کا کرنا ہی سدھار ہے اس سے سب باتوں کا سدھار اور انکے بگڑنے سے بگاڑ ہو جاتا ہے۔

(۱۴) (سوال)

अष्टवर्षा भवेद् गौरी नववर्षा च रोहिणी ॥
दशवर्षा भवेत्कन्या तत ऊर्ध्वं रजस्वला ॥ १ ॥
माता चैव पिता तस्या ज्येष्ठो भ्राता तथैव च ॥
त्रयस्ते नरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम् ॥ २ ॥

[صغیر سنی کی شادی کے متعلق سوال و جواب]

یہ شلوک پاراشری اور شیگربودھ میں لکھے ہیں۔ ارتھ یہ ہے کہ لڑکی کا آٹھویں برس گوری۔ نویں برس روہنی دسویں برس کنیا اور اس کے بعد رجسلا (حیض والی) نام ہوتا ہے۔ دسویں برس تک بیاہ نہ کرکے رجسلا لڑکی کو ماں باپ اور اس کا بڑا بھائی یہ تینوں دیکھ کر نرک میں گرتے ہیں۔

جسم پر بڑے بڑے بال - یا جن میں بواسیر - تپ دق - دمہ کھانسی - امراض معدہ - مرگی - جذام - یعنی سفید یا گلت کوڑھ ہوں - اُن خاندانوں کی لڑکی یا لڑکے کے ساتھ بیاہ نہ ہونا چاہیئے ۔

کیونکہ یہ سب عیوب اور امراض بیاہ کرنے والے کے خاندان میں بھی سرایت کر جاتے ہیں اس لئے اچھے خاندان کے لڑکے اور لڑکیوں کا آپس میں بیاہ ہونا چاہیئے ۔

नोद्वहेत्कपिलां कन्यां नाऽधिकाङ्गीं न रोगिणीम्। (९)
नालोमिकां नातिलोमां न वाचाटान्न पिङ्गलाम्॥ मनु० ३।८

اس قسم کی عورت سے شادی نہ کریں۔ | نہ زرد رنگ والی - نہ اوسط سے زیادہ عضو والی - نہ زیادہ طاقتور - نہ بیمار - نہ وہ جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں - بہت بال والی - بکواس کرنے والی - اور نہ بھوری آنکھ والی ۔

नर्क्षवृक्षनदीनाम्नीं नान्त्यपर्वतनामिकाम्। (१०)
न पक्ष्यहिप्रेष्यनाम्नीं न च भीषणनामिकाम्॥ मनु० ३।९॥

منحوس نام والی عورت سے بھی شادی نہ کریں۔ | نکشتر یعنی اشونی - بھرنی - روہنی دیئی - ریوتی بائی - چترا وغیرہ ستاروں کے نام والی - تلسیا - گیندا - گلابی - چمپا - چمبیلی - وغیرہ پودوں کے نام والی - گنگا - جمنا وغیرہ ندی نام والی - چنڈالی وغیرہ نیچ نام والی - بندھیا - ہمالیہ - پاربتی وغیرہ پہاڑ نام والی - کوکلا - مینا وغیرہ پرند نام والی - ناگی - بھجنگا وغیرہ سانپ نام والی - مادھو داسی - میرا داسی وغیرہ خدمتگار نام والی اور بھیم کماری - چنڈکا - کالی وغیرہ ڈراونے نام والی لڑکیوں کے ساتھ شادی نہ کرنی چاہیئے† - کیونکہ یہ نام منحوس اور دیگر اشیاء کے بھی ہیں ۔

अव्यङ्गाङ्गीं सौम्यनाम्नीं हंसवारणगामिनीम्। (११)
तनुलोमकेशदशनां मृद्वङ्गीमुद्वहेत्स्त्रियम्॥ मनु० ३।१०॥

جس قسم کی لڑکی سے بیاہ کرے | جس کے سارے سڈول اعضا ہوں - پسندیدہ نام ہو - جس کا

† نوٹ - یعنی جب تک منحوس نام بدل نہ لے شادی نہ کرے - سوامی جی مہاراج کی ہدایت کا یہ منشا بھی معلوم ہوتا ہے کہ والدین اچھے اچھے نام ہی لڑکیوں کے رکھا کریں ۔ (مترجم)

ہونا ناممکن ہے ویسے ہی گوری روہنی نام رکھنا بھی غیر مناسب ہے۔
اگر گوری (سفید رنگت والی) کنیا نہ ہو بلکہ کالی ہو تو اُس کا نام گوری رکھنا فضول ہے۔ اور گوری مہادیو کی زوجہ، روہنی وسودیو کی زوجہ تھی اُس کو تم پورانک لوگ ماں کے برابر مانتے ہو جب ہر ایک لڑکی میں گوری وغیرہ کی بھاؤنا (تصور) کرتے ہو تو پھر اُن سے بیاہ کرنا کیسے ممکن اور دھرم کے مطابق ہو سکتا ہے؟ اسلئے تمہارے اور ہمارے دونوں شلوک جھوٹے ہی ہیں کیونکہ جیسا "برہمو واچ" کر کے شلوک بنا لیے ہیں ویسے اُنہوں نے بھی پاراشر وغیرہ کے نام سے بنا لیے ہیں۔ اسلئے ان سب کا پرمان یعنی سند چھوڑ کر ویدوں کے پرمان سے سب کام کیا کرو۔ دیکھو منو میں (لکھا ہے)

त्रीणि वर्षाण्युदीक्षेत कुमार्यृतुमती सती । (१५)
ऊर्ध्वं तु कालादेतस्माद्विन्देत सदृशं पतिम् ॥ मनु० ९ । ९०

رجسلا ہونے کے تین برس بعد عورت شادی کرے۔	حیض آنے سے تین برس بعد لڑکی شادی کی کھوج کرے اور جو شادی کے لائق ہو اُس کو بیاہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۶)

ऊनषोडशवर्षायामप्राप्तः पञ्चविंशतिम् ।
यद्याधत्ते पुमान् गर्भं कुक्षिस्थः स विपद्यते ॥ १ ॥
जातो वा न चिरं जीवेज्जीवेद्वा दुर्बलेन्द्रियः ।
तस्मादत्यन्तबालायां गर्भाधानं न कारयेत् ॥ २ ॥
सुश्रुतशारीरस्थाने अ० १० । श्लो० ४७ । ४८ ॥

ترجمہ۔ سولہ برس سے کم عمر والی عورت میں پچیس برس سے کم عمر والا مرد اگر حمل کو ٹھیراتا ہے تو اُس کا اسقاط ہو جاتا ہے یعنی پورے وقت تک رحم میں رہ کر پیدا نہیں ہوتا ۔ ۱ ۔ یا پیدا ہو تو بہت دیر تک زندہ نہیں رہتا۔ اگر زندہ رہے تو کمزور اعضا والا ہوتا ہے اس وجہ سے کمسن عورت میں حمل نہ ٹھیرانے ۔ ۲ ۔

ایسے شاستر کے فرمودہ اصول اور قانون قدرت کو دیکھنے اور عقل سے سوچنے پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ سولہ برس سے کم عمر والی عورت اور پچیس برس سے کم عمر والا مرد کبھی حمل ٹھیرانے کے لائق نہیں ہوتے۔ ان اصولوں کے برخلاف جو چلتے ہیں دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(جواب)

ब्रह्मोवाच

एकक्षणा भवेद् गौरी द्विक्षणायन्तु रोहिणी।
त्रिक्षणा सा भवेत्कन्या ह्यत ऊर्ध्वं रजस्वला॥१॥
माता पिता तथा भ्राता मातुलो भगिनी स्वका॥
सर्वे तेनरकं यान्ति दृष्ट्वा कन्यां रजस्वलाम्॥२॥

یہ اسی وقت کے بنائے برہم پران کا مقولہ ہے۔

ارتھ - جتنے وقت میں پرمانو (ذرہ) ایک پلٹا کھائے اتنے وقت کو کشن (لمحہ) کہتے ہیں۔ جب کنیا پیدا ہو تب ایک کشن میں گوری۔ دوسرے میں روہنی۔ تیسرے میں کنیا اور چوتھے میں رجسولا ہو جاتی ہے + (۱) اس رجسولا کو دیکھ کر اس کے ماں - باپ - بھائی - ماموں - اور بہن سب نرک کو جاتے ہیں + ۲ +

(سوال) یہ شلوک پرمان (مستند) نہیں +

(جواب) کیوں مستند نہیں اگر برہما جی کے شلوک مستند نہیں تو تمہارے بھی مستند نہیں ہو سکتے +

(سوال) واہ واہ ! پاراشر اور کاشی ناتھ کا بھی پرمان نہیں کرتے

(جواب) واہ جی واہ ! کیا تم برہما جی کا پرمان نہیں کرتے - پاراشر و کاشی ناتھ سے برہما جی بڑے نہیں ہیں ؟ اگر تم برہما جی کے شلوکوں کو نہیں مانتے تو ہم بھی پاراشر اور کاشی ناتھ کے شلوکوں کو نہیں مانتے +

(سوال) تمہارے شلوک ناممکن ہیں۔ اس واسطے ماننے کے لائق نہیں کیونکہ ہزار کشن پیدا ہوتے ہی گذر جاتے ہیں تو بیاہ کیسے ہو سکتا ہے اور اس وقت بیاہ کرنے کا کچھ فائدہ بھی نظر نہیں آتا۔

(جواب) اگر ہمارے شلوک ناممکن ہیں تو تمہارے بھی ناممکن ہیں - کیونکہ آٹھ - نو اور دسویں برس میں بھی بیاہ کرنا بے فائدہ ہے - کیونکہ جب سولھویں برس سے چوبیسویں تک بیاہ کیا جاوے تو عورت کا رحم پورا اور جسم بھی طاقتور ہوگا تب طاقتور مرد کے پختہ نطفہ سے اولاد عمدہ پیدا ہوتی ہے جیسے آٹھویں برس کی لڑکی سے اولاد کا پیدا

سلہ مناسب وقت معلوم [illegible] (فاضل) [illegible]

خاندان ۔ جسم کا اندازہ وغیرہ حسب مناسب ہونا چاہئے ۔ جب تک ان کا میل نہیں ہوتا تب تک بیاہ میں کچھ بھی راحت نہیں ہوتی اور نہ ہی بچپن میں بیاہ کرنے سے راحت ہوتی ہے ۔

(۴۰)

युवा सुवासाः परिवीत आगात्स उश्रेयान्भवति जायमानः ।
तं धीरासः कवय उन्नयन्ति स्वाध्यो ३ मनसा देवयन्तः ॥१॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ८ । मं० ४ ॥
आधेनवो धुनयन्तामशिश्वीः शबर्दुघाः शशया अप्रदुग्धाः ।
नव्यानव्या युवतयो भवन्तीर्महद्देवानामसुरत्वमेकम् ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० ३ । सू० ५५ । मं० १६ ॥
पूर्वीरहं शरदः शश्रमाणा दोषावस्तोरुषसो जरयन्तीः ।
मिनाति श्रियं जरिमा तनूनामप्यू नु पत्नीर्वृषणो जगम्युः ॥
३ ॥ ऋ० ॥ मं० १ । सू० १७९ । मं० १ ॥

اس بارہ میں وید مقدس کی تعلیم۔

(ارتھ) جو آدمی کمالیت کے ساتھ ۔ یگیوپویت یعنی بدرجہ قائم رکھنے برہمچریہ کے اعلےٰ تربیت اور علم سے آراستہ ۔ خوشنما پوشاک سے ملبوس برہمچاری ہے اور پورا جوان ہو کر بعد تحصیل علم گرو آشرم میں آتا ہے وہی دوسرے یعنی دویا جنم (حالت طالب علمی) میں سے گذرا ہوا غایت درجہ مبارک اور برکت پھیلانے والا ہوتا ہے ۔ اسی آدمی کو اچھی طرح غور کرنے والے دل و جان سے علم کی ترقی کی خواہش کرنے والے صاحب حوصلہ عالم لوگ ترقی کی طرف راغب کر کے عزت بخشتے ہیں ۔ ۱

جو بغیر قائم رکھنے برہمچریہ و بغیر حاصل کرنے علم و اعلےٰ تربیت کے بالیغ سنی میں شادی کرتے ہیں وے مرد و عورت خراب خستہ ہو کر عالموں کے درمیان عزت حاصل نہیں کرتے ۔ جو گائیں کسی سے دوہی نہ ہوں [١] اُن کی مانند (یعنی کنواری) بچپن سے گذری ہوئی ۔ سب قسم کے

---

[١] گاؤ سے تو دودھ دوہنا مقصود ہوتا ہے جو گائیں کسی نہ نہیں دوہیں اُن سے نفع نہیں لیا گیا اُن کی مانند وہ عورات ہیں جنکا کنوارا پن قائم ہے اور جنہوں نے کسی مرد سے مباشرت نہیں کی ۔ (مترجم)

جب ہر ماہ حیض آتا ہے تو تین برسوں میں ۳۶ (چھتیس) بار حیض ہو جانے کے پیچھے بیاہ کرنا مناسب ہے اس سے پہلے نہیں ۔

कामममामरणात्तिष्ठेद् गृहे कन्यर्तुमत्यपि । (۱۶)
न चैवैनां प्रयच्छेत्तु गुणहीनाय कर्हिचित् ॥ मनु० ९ । ८९ ॥

لڑکا لڑکی کس حالت میں عمر بھر شادی نہ کریں۔

چاہے لڑکا لڑکی موت تک کنوارے رہیں لیکن اسدرش یعنی باہم مخالف وصف عمل اور فطرت رکھنے والوں کا بیاہ کبھی نہ ہونا چاہئے ۔ اس سے ثابت ہوا کہ مذکورۂ بالا وقت سے پیشتر یا مخالف طبائع کا بیاہ ہونا مناسب نہیں ہے ۔

(۱۷) (سوال) بیاہ ماں باپ کے اختیار میں ہونا چاہئے یا لڑکا لڑکی کے اختیار میں رہے ۔

شادی کرنا کس کے اختیار میں رہے۔

(جواب) لڑکا لڑکی کے اختیار میں بیاہ کا ہونا افضل ہے۔ اگر ماں باپ بیاہ کرنا کبھی سوچیں تو بھی لڑکا لڑکی کی رضامندی کے بغیر نہ ہونا چاہئے ۔ کیونکہ ایک دوسرے کی رضامندی سے بیاہ ہونے میں رنجیدگی بہت کم پیدا ہوتی ہے۔ اور اولاد عمدہ ہوتی ہے۔ بلا رضامندی کے بیاہ میں ہمیشہ تکلیف ہی رہتی ہے۔ بیاہ میں خاص تعلق لڑکے لڑکی کا ہے ماں باپ کا نہیں۔ کیونکہ اگر ان میں باہم خوشی رہے تو انہیں کو راحت اور رنجیدگی میں انہیں کو دکھ ہوتا ہے ۔

सन्तुष्टो भार्यया भर्त्ता भर्त्रा भार्य्या तथैव च । (۱۸)
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ मनु० ३ । ६० ॥

کس گھر میں راحت قیام کرتی ہے۔

جس خاندان میں عورت سے مرد اور مرد سے عورت ہمیشہ خوش رہتے ہیں اسی خاندان میں راحت دولت اور نیکنامی قیام کرتی ہے ۔

اور جہاں رنجیدگی اور شورش ہوتی ہے وہاں دکھ افلاس اور بدنامی قیام کرتی ہے ۔

(۱۹) اس لئے جیسے سوئمبر کا طریقہ آریہ ورت میں زمانۂ قدیم سے چلا آتا ہے وہی بیاہ افضل ہے ۔

سوئمبر

جب عورت مرد بیاہ کرنا چاہیں تب علم۔ انکساری۔ سیرت۔ شکل۔ عمر۔ طاقت۔

(۴۳) (سوال) بھلا جو رج (خون) ویریہ (منی) سے جسم بنا ہے وہ بدل کر دوسرے ورن کے لائق کیسے ہو سکتا ہے؟

> برہمن کا جسم رج ویریہ سے نہیں بنتا۔

(جواب) رج ویریہ کے ملاپ سے برہمن کا جسم نہیں ہوتا بلکہ

स्वाध्यायेन जपैर्होमैस्त्रैविद्येनेज्यया सुतैः ।
महायज्ञैश्च यज्ञैश्च ब्राह्मीयं क्रियते तनुः ॥ मनु० २ । २८ ॥

اس کا ذکر تو پہلے کر آئے ہیں۔ اب یہاں بھی مختصراً کہتے ہیں۔ پڑھنے پڑھانے۔ وچار کرنے کرانے مختلف اقسام کے ہوم کے کرنے سارے ویدوں کو شبد (ملفوظات) ارتھ (مفہومات) سمبندھ (تعلقات)۔ سوروں کے اوچارن (تلفظ) کے ساتھ پڑھنے پڑھانے۔ پورنماسی۔ اِشٹی[1] وغیرہ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے ان کے کرنے۔ دھرم سے اولاد پیدا کرنے۔ برہم یگ۔ دیو یگ۔ پتری یگ۔ ویشو دیو یگ۔ اور اتتھی یگ جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ اگنی شٹوم آدی یگ۔ فاضلوں کی صحبت و تعظیم۔ راست گفتاری۔ رفاہ عام وغیرہ نیک کام اور کل شلپ[2] ودیا وغیرہ پڑھ کر بد چلنی چھوڑ نیک چلنی سے یہ جسم برہمن کا بنتا ہے۔

کیا اس شلوک کو تم نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔ پھر کیوں رج ویریہ کے ملاپ (تناسل) سے ورن ویوستھا مانتے ہو؟ میں اکیلا نہیں مانتا بلکہ بہت سے لوگ زمانہ قدیم سے ایسا ہی مانتے ہیں۔

(۴۴) (سوال) کیا تم پرمپرا[3] کی بھی تردید کرو گے؟

> پانچ سات پشتوں کا نام زمانہ قدیم نہیں۔

(جواب) نہیں۔ لیکن تمہاری الٹی سمجھ کو نہیں مانتے اور اس کی تردید بھی کرتے ہیں۔

(سوال) ہماری الٹی اور تمہاری سیدھی سمجھ ہے اس میں کیا ثبوت ہے؟

(جواب) یہی ثبوت ہے کہ جو تم پانچ سات پشتوں کے رواج کو قدیم رواج مانتے ہو اور ہم وید نیز دنیا کے ابتدا سے جو آج تک چلا آیا اس کو پرمپرا مانتے ہیں۔ دیکھو جس کا باپ نیک اس کا بیٹا بد اور جس کا لڑکا نیک اس کا باپ بد۔ نیز کہیں دونوں نیک یا دونوں بد

---

[1] اِشٹی خاص قسم کا یگ ہوتا ہے۔ (مترجم)
[2] شلپ ودیا = حرفت و صنعت اور کلوں وغیرہ کا بنانا اور ان سے کام لینا۔ (مترجم)
[3] پرمپرا یعنی زمانہ قدیم۔ (مترجم)

عورت کاروبار کو بگاڑ کرنے والی - نابالغی کو طے کی ہوئی - نئی تربیت - اور نوجوانی سے پیراستہ عالم شباب کے کمال کو پہنچی ہوئی - ایسی عورتیں بمثل اُن مانوں کے جنہوں نے باقاعدہ برہمچریہ پورا کیا ہے لاثانی عقل سلیم یعنی تعلیم و تربیت سے آراستہ عقل میں استراحت پائی ہوئی جوان خاوندوں کو حاصل کرکے گرہستھ دھارن (قیام حمل) کریں - کبھی بچپن سے بھی لڑکپن میں مرد کا خیال دل میں نہ لاویں کیونکہ یہی فعل موجودہ اور آئندہ جہان کی راحت کا دینے والا ہے - لڑکپن میں بیاہ کرنے سے مرد کی نسبت عورت کو بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے - ۲ -

جس طریق سے کسبی سے نہایت محنت کرنے والے - ویریہ (منی) سینچنے کے قابل ہو تو جوان مرد - انہی عورات کو جو جوانوں کو پیاری ہیں حاصل کرکے پورے سو برس کی یا اس سے زیادہ عمر تک سے بھوگتے رہیں اور بیٹا پوتا وغیرہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں - ویسے عورت مرد ہمیشہ عمل کریں جس طرح موسم سرما جو پہلے گذر چکے ہیں اور بڑھاپے کو پیدا کرنے والے ہوتے ہیں علی الصباح کے وقت کو کمل و نہار اور جسم کی طاقت و حسن کو بہت بڑھایا اور دور کر دیتا ہے - ویسے یقیناً ہی عورت یا مرد اچھی طرح بذریعہ برہمچریہ کے علم و تربیت اور جسم و آتما کی طاقت اور جوانی کو حاصل کرکے بیاہ کریں - ۳ -

اس کے خلاف کرنا برخلاف وید کے ہے اور کبھی راحت بخش بیاہ نہیں ہوتا -

(۴۱) جب تک اسی طرح سب رشی منی راجا مہاراجا آریہ لوگ برہمچریہ سے ودیا پڑھ کر ہی سوئمبر بیاہ کرتے تھے تب تک اس ملک کی ہمیشہ ترقی ہوتی تھی - جب سے برہمچریہ کے ترک کرنے اور ودیا کے نہ پڑھنے سے بچپن میں شادی یعنی ماں باپ کے اختیار سے ہی بیاہ ہونے لگا تب سے بتدریج آریہ ورت ملک کا زوال ہوتا چلا آیا ہے - اس لئے اس مذموم کام کو چھوڑ کر شریف لوگ مذکورہ بالا طریق سے سوئمبر بیاہ کریں -

آریہ ورت کی تنزلی برہمچریہ کے ترک کرنے سے شروع ہوئی۔

سوئمبر بیاہ ورن کے مطابق کریں اور ورن کی ویوستھا بھی وصف عمل اور فطرت کے مطابق ہونی چاہئے -

(۴۲) - (سوال) کیا جس کی ماں برہمنی باپ برہمن ہو وہ برہمن ہوتا ہے یا جس کے ماں باپ دوسرے ورن کے ہوں کیا ان کی اولاد بھی برہمن ہو سکتی ہے؟

ورن پیدائش سے نہیں بلکہ وصف، عمل اور فطرت کے مطابق ہیں۔

(جواب) ہاں - بہت سے ہو گئے ہوتے ہیں اور ہوں گے بھی - جیسے چھاندوگیہ اپنشد میں جابال رشی نامعلوم خاندان - مہابھارت میں وشوامتر کھشتری ورن - اور ماتنگ رشی چانڈال خاندان سے برہمن ہو گئے تھے - اب بھی جو شدہ علم و عمل والا ہے وہی برہمن ہونے کے لائق اور جاہل شودر کہلانے کے لائق ہوتا ہے اور ویسا ہی آئندہ بھی ہوگا -

یہ تیجر وید کے اکتیسویں ادھیائے کا گیارھواں منتر ہے۔ اس کا یہ ارتھ ہے کہ براہمن ایشور کے مونھ سے۔ کشتری بازو سے۔ ویش ران سے۔ اور شودر پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے جیسے مونھ نہ بازو وغیرہ اور بازو وغیرہ نہ مونھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح براہمن نہ کشتری وغیرہ اور کشتری وغیرہ نہ براہمن ہو سکتے ہیں۔

(جواب) اس منتر کا ارتھ جو تم نے کیا وہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہاں پرش یعنی غیر مجسم محیط کل پرمیشور کا استدلال ہے (اسی کا ذکر پیچھے سے چلا آرہا ہے) جب وہ غیر مجسم ہے تو اس کے مونھ وغیرہ اعضا نہیں ہو سکتے۔ اگر مونھ وغیرہ اعضا والا ہو تو وہ پرش یعنی محیط کل نہیں۔ اور جو محیط کل نہیں وہ قادر مطلق دنیا کو پیدا، قایم اور فنا کرنے والا۔ دونوں کے نیک و بد اعمال کی سزا و جزا دینے والا۔ علیم کل خدا۔ لا موت وغیرہ اوصاف والا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا یہ ارتھ ہے کہ۔

(۴۸) جو محیط کل پرمیشور کی خلقت میں مونھ کی مانند سب میں سردار افضل ہو

اصلی معنی

وہ براہمن۔ شت پتھ براہمن کے حوالہ سے طاقت و توانائی کا نام بازو ہے۔ یہ جس میں زیادہ ہو وہ کشتری۔ کمر کے نیچلے حصہ اور زانو کے اوپر کے حصہ کا اُرو نام ہے جو سب اشیا اور سب ملکوں میں زانوؤں کی طاقت سے جاوے آوے سفر کرے وہ ویش۔ اور جو پاؤں کے یعنی نیچلے عضو کی مانند بے عقلی وغیرہ اوصاف والا ہو وہ شودر ہے۔

(۴۹) اور جگہ شت پتھ براہمن وغیرہ میں بھی اس منتر کا ایسا ہی ارتھ کیا ہے جیسے:۔

شت پتھ براہمن میں اس منتر کا ایسا ہی ارتھ ہے

यस्मादेते मुख्यास्तस्मान्मुखतोऽह्यसृज्यन्त इत्यादि ।

"جو نکہ یہ مکھ (سردار) ہیں اس لئے مکھ (مونھ) سے پیدا ہوئے" یہ قول عین مطابق ہے یعنی جیسا مونھ سب اعضا میں افضل ہے۔ ویسے پورے علم اور اعلیٰ وصف عمل اور فطرت کے رکھنے کی باعث نوع انسان میں افضل برہمن کہلاتا ہے۔ جب پرمیشور کے غیر مجسم ہونے سے مونھ وغیرہ اعضا ہی نہیں ہیں تو مونھ سے پیدا ہونا ناممکن ہے جیسا کہ عقیمہ عورت وغیرہ کے لڑکے کا بیاہ ہونا۔

(۵۰) اور اگر مونھ وغیرہ اعضا سے برہمن وغیرہ پیدا ہوتے تو علت مادی کی مانند برہمن وغیرہ کی شکل ضرور ہوتی۔ جیسے مونھ کی شکل گول مول ہے ویسے ہی اُن کے جسم کی شکل بھی مونھ کی مانند گول مول ہونی چاہئے۔ کشتریوں کے جسم بازو کی مانند۔ ویشوں

اگر برہمن مونھ سے پیدا ہوئے ہیں تو اُن کے جسم کی شکل مونھ کی طرح گول مول کیوں نہیں۔

دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ وہم میں پڑے ہو۔ دیکھو منو مہاراج نے کیا کہا ہے:-

(۴۵) येनास्य पितरो याता येन याताः पितामहाः ।
तेन यायात्सतां मार्गं तेन गच्छन्न रिष्यते ॥ मनु० ४ । १७८ ॥

صرف نیک باپ دادا کی راہ پر چلنا چاہئے۔

جس طریق پر اس کے باپ دادا گئے ہوں اُس طریق پر اولاد بھی چلے لیکن جو راہ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں اُنہی کے طریق پر چلیں۔ اگر باپ دادا بد ہوں تو اُن کے طریق پر کبھی نہ چلیں۔ کیونکہ اچھے دھرماتما لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی ۔

اِسکو تم مانتے ہو یا نہیں؟ ہاں ہاں! مانتے ہیں۔

سناتن لفظ کے اصلی معنی

(۴۶) اور دیکھو جو پرمیشور کا الہام ویدوں میں ہے وہی سناتن (قدیم) دھرم ہے جو بات اُسکے خلاف ہے وہ قدیم کبھی نہیں ہو سکتی۔ ایسا ہی سب لوگوں کو ماننا چاہئے یا نہیں؟ ضرور چاہئے۔ اگر کوئی ایسا نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہئے کہ اگر کسی کا باپ مفلس ہو اور اُس کا لڑکا دولتمند ہو تو کیا وہ اپنے باپ کی مفلسی کے غرور سے دھن کو پھینک دے؟ کیا جس کا باپ اندھا ہو اُسکا لڑکا بھی اپنی آنکھوں کو پھوڑ ڈالے۔ جس کا باپ بدچلن ہو کیا اُس کا لڑکا بھی بدچلنی ہی کرے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جو جو انسانوں کے اچھے کام ہوں اُنپر عمل کرنا اور بُرے کاموں کو ترک کر دینا سب کو نہایت ضروری ہے۔

پیدائش سے ورن ماننے والے عیسائی شدہ براہمن کو براہمن کیوں نہیں مانتے؟

(۴۷) اگر کوئی رج ویریہ (حیض و منی) کے میل سے ورن آشرم ویوستھا مانے اور وصف و عمل کے مطابق نہ مانے تو اُس سے پوچھنا چاہئے کہ اگر کوئی اپنے ورن کو چھوڑ کر نیچ - چنڈال - یا عیسائی مسلمان ہو گیا ہو اُس کو بھی براہمن کیوں نہیں مانتے؟ یہاں یہی کہو گے کہ اُس نے براہمن کے عمل چھوڑ دئے اس لئے وہ براہمن نہیں ہے۔ اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو براہمن وغیرہ اچھے کام کرتے ہیں وہی براہمن وغیرہ اور جو نیچ بھی اعلےٰ ورن کے وصف عمل اور فطرت والا ہو تو اُس کو بھی اعلےٰ ورن میں اور جو اعلےٰ ورن کا ہو کر نیچ کام کرے تو اُس کو نیچ ورن میں گننا ضرور چاہئے۔

(سوال)

ब्राह्मणोऽस्य मुखमासीद्बाहू राजन्यः कृतः ।
ऊरू तदस्य यद्वैश्यः पद्भ्यां शूद्रो अजायत ॥

جس طرح مرد ہر ایک ورن کے لائق ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کی بھی حالت سمجھنی چاہیئے اِس سے کیا ثابت ہوا کہ اِس طرح ہونے سے سب ورن اپنے اپنے وصف۔ عمل اور فطرت رکھتے ہوئے پاکیزگی کے ساتھ رہتے ہیں یعنی براہمن خشا نہ اِن میں کوئی شخص چھتری، ویش اور شودر کی مانند ہو نہیں رہتا۔ اور کھشتری ویش نیز شودر ورن سُدھ رہتے ہیں یعنی ورنوں کی خلط ملط نہیں ہوگی۔ اِس سے کسی ورن کی مذمت یا نا قابلیت بھی نہ ہوگی ۔

(۳۳) (سوال) اگر کسی کا ایک ہی لڑکا یا لڑکی ہو وہ دوسرے ورن میں داخل ہو جائے تو اُس کے ماں باپ کی خدمت کون کریگا اور قطع نسل بھی ہو جائیگی اِسکا کیا انتظام ہونا چاہیئے ۔

ودّیا سبھا اور راج سبھا ورن بدلنے کا خاص انتظام کریں۔

(جواب) نہ کسی کی خدمت میں ہرج اور نہ قطع نسل ہوگی کیونکہ اُنکو اپنے لڑکے لڑکیوں کے بدلے اپنے ورن کے لائق دوسری اولاد ودّیا سبھا اور راج سبھا کے انتظام سے ملے گی اِس لئے کچھ بھی بدانتظامی نہ ہوگی ۔

(۳۴) یہ اوصاف و اعمال کے مطابق ورنوں کی بموجب لڑکیوں کی سولہویں برس اور مردوں کی پچیسویں برس کے امتحان میں مقرر کرنی چاہیئے اور اِسی طریقہ سے یعنی براہمن ورن کا براہمنی۔ کھشتری ورن کا کھشترانی۔ ویش ورن کا ویش عورت اور شودر ورن کا شودر عورت کے ساتھ بیاہ ہونا چاہیئے تب ہی اپنے اپنے ورنوں کے کام اور باہم محبت بھی ٹھیک رہیگی۔ اِن چاروں ورنوں کے فرائض اور اوصاف یہ ہیں ۔

کس عمر میں ورن کا خطاب دیا جائے۔

(۳۵)

अध्यापनमध्ययनं यजनं याजनं तथा ।
दानं प्रतिग्रहश्चैव ब्राह्मणानामकल्पयत् ॥ मनु० १ । ८८ ॥
शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लोक ४२ ॥

براہمن کے فرائض اور اوصاف۔

براہمن کے پڑھنا پڑھانا۔ یگ کرنا۔ یگ کرانا۔ دان دینا لینا یہ چھ عمل ہیں ۔ لیکن منو کے قول کے مطابق لینا نیچ کام ہے ۔

کے ران کی مانند۔ اور شودروں کا جسم پاؤں کی مانند شکل والے ہونے چاہئیں ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر کوئی تم سے سوال کرے کہ جو جو منہ وغیرہ سے پیدا ہوئے تھے ان کا نام برہمن وغیرہ ہو لیکن تمہارا نہیں کیونکہ جیسے سب لوگ رحم سے پیدا ہوتے ہیں ویسے تم بھی ہوتے ہو تم منہ وغیرہ سے پیدا نہیں ہوئے ہیں برہمن وغیرہ نام کا گھمنڈ کرتے ہو اس لئے تمہارے کئے ہوئے معنی فضول ہیں اور جو ہم نے معنی کئے ہیں وہ سچے ہیں +

ایسا ہی اور جگہ بھی کہا ہے جیسے :-

शूद्रो ब्राह्मणतामेति ब्राह्मणश्चैति शूद्रताम् । (۳۱)
क्षत्रियाज्जातमेवन्तु विद्याद्वैश्यात्तथैव च ॥ मनु० १० । ६५ ॥

> منوسمرتی بھی اس کی تائید کرتی ہے کہ پیدائش سے ورن نہیں۔

شودر خاندان میں پیدا ہو کر برہمن۔ کھشتری۔ اور ویش کی مانند وصف عمل اور فطرت والا ہو تو وہ شودر برہمن کھشتری اور ویش بن جاتا ہے ویسے ہی جو شخص برہمن کھشتری اور ویش خاندان میں پیدا ہوا ہو اور اس کے وصف۔ عمل اور فطرت شودر کی مانند ہوں تو وہ شودر بن جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کھشتری یا ویش کے خاندان میں پیدا ہو کر برہمن یا شودر کی مانند ہو وہ برہمن یا شودر بھی ہو جاتا ہے۔ گویا چاروں ورنوں میں جس جس ورن کی مانند جو جو مرد یا عورت ہو وہ اسی ورن میں گنی جاوے +

(۳۲)

धर्मचर्यया जघन्यो वर्णः पूर्वं पूर्वं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ १ ॥
अधर्मचर्यया पूर्वो वर्णो जघन्यंजघन्यं वर्णमापद्यते जातिपरिवृत्तौ ॥ २ ॥

> آپستمب سوتر بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

یہ آپستمب کے سوتر ہیں۔ دھرم پر چلنے سے ادنیٰ ورن پہلے سے اعلیٰ ورن کو حاصل کرتا ہے اور وہ اسی ورن میں گنا جاوے کہ جس کے لائق ہو + ۱ +

ویسے ادھرم پر چلنے سے اعلیٰ ورن والا انسان اپنے سے ادنیٰ ورن کو حاصل کرتا ہے اور اسی ورن میں گنا جانا چاہئے + ۲ +

میں نہ پھنس کر نفس پر قابو رکھنا ہمیشہ جسم اور روح کو طاقتور رکھنا۔ سینکڑوں ہزاروں سے بھی جنگ کرنے میں اکیلے کو خوف نہ ہونا۔ ہمیشہ تیجسوی یعنی عاجستری سے مبرا۔ بہادر مستقل مزاج رہنا۔ متحمل ہونا۔ راجا اور رعیت کے متعلق کاروبار میں اور سب شاستروں میں نہایت ہوشیار ہونا۔ جنگ میں بھی مضبوط اور بے خوف رہ کر اس سے کبھی نہ ہٹنا نہ بھاگنا یعنی اس طرح لڑنا کہ جس سے یقیناً فتح ہو۔ آپ بچے اگر بھاگنے سے یا دشمنوں کے ساتھ داؤ کھیلنے سے فتح ہوتی ہو تو ایسا ہی کرنا۔ خیرات کرنے کی عادت رکھنا۔ طرفداری کو چھوڑ کر سب کے ساتھ حسب مناسب برتاؤ کرنا۔ سوچ کر دینا۔ وعدہ کا ایفاء کرنا اس کو کبھی نہ ٹوٹنے دینا۔ یہ گیارہ کشتری ورن کے عمل اور اوصاف ہیں +

(۳۷) पशूनां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च ।
वणिक्पथं कुसीदंच वैश्यस्य कृषिमेव च ॥ मनु० १ । ९० ॥

ویش کے فرائض اور اوصاف۔

(۱) گائے وغیرہ حیوانوں کی پرورش و ترقی کرنا۔ (۲) علم و دھرم کی ترقی کے کرانے کے لئے دولت وغیرہ کا خرچ کرنا۔ (۳) اگنی ہوتر وغیرہ یگوں کا کرنا (۴) وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا۔ (۵) سب قسم کی تجارت کرنا۔ (۶) ایک سینکڑہ پر چار۔ چھ۔ آٹھ۔ بارہ۔ سولہ یا بیس آنہ تک سود لینا اور اصل رقم سے دگنا یعنی ایک روپیہ دیا ہو تو سو برس میں بھی دو روپیے سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا۔ (۷) کھیتی کرنا یہ ویش کے اوصاف اور عمل ہیں +

(۳۸) एकमेव तु शूद्रस्य प्रभुः कर्म समादिशत् ।
एतेषामेव वर्णानां शुश्रूषामनसूयया ॥ मनु० १ । ९१ ॥

شودر کا کام

شودر کو چاہئے کہ نندا۔ حسد۔ غرور۔ وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر براہمن کشتری اور ویشوں کی خدمت حسب مناسب کرے اور اسی سے اپنا وجہ معاش پیدا کرے۔ شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے +

ورن بیوستھا کے فوائد

(۳۹) یہ مختصر طور پر ورنوں کے اوصاف اور اعمال لکھے۔ جس جس مرد میں جس جس ورن کے اوصاف اعمال ہوں اس اس ورن کا اس کو اختیار دینا۔ ایسی آئین رکھنے سے سب لوگوں کو ترقی کی رغبت بنی رہتی ہے۔ کیونکہ اعلیٰ ورنوں کو خوف ہوگا کہ اگر ہماری اولاد جہالت وغیرہ عیب والی ہوگی تو شودر ہو جائیگی اور اولاد بھی ڈرتی رہیگی کہ اگر ہم مذکورہ چال چلن اور علم والے نہ ہونگے تو شودر ہونا پڑیگا

دل سے برے کام کی خواہش بھی نہ کرنی اور من کو ادھرم میں کبھی راغب نہ ہونے دینا - کان اور آنکھ وغیرہ حواس کو بے انصافی کے کام سے روک کر دھرم میں چلانا - ہمیشہ برہمچاری کی طرح نفس پر قابو رکھ کر دھرم کے کام کرنا - پاکیزگی یعنی -

अद्भिर्गात्राणि शुध्यन्ति मनः सत्येन शुध्यति ।
विद्यातपोभ्यां भूतात्मा बुद्धिर्ज्ञानेन शुध्यति ॥ मनु० ५ । १०९ ॥

پانی سے باہر کے اعضاء راستی پر عمل کرنے سے دل - وِدیا اور دھرم کے کام کرنے سے روح - اور گیان سے عقل پاکیزہ ہوتی ہے - اندرونی رغبت و نفرت وغیرہ عیب اور بیرونی غلاظتوں کو دور کر پاکیزہ رہنا یعنی سچ جھوٹ کی تمیز کرتے ہوئے سچائی کے قبول اور جھوٹ کے ترک سے اعتقاد پاک ہوتا ہے - مذمت و تعریف - رنج و راحت - سردی گرمی - بھوک پیاس - نفع و نقصان - عزت بے عزتی وغیرہ میں - خوشی و غم چھوڑ کر دھرم میں مستحکم اعتقاد سے رہنا - نرمی - انکساری - سادگی - سادہ طبیعت رکھنا - کج روی وغیرہ عیب چھوڑ دینا - سب وید وغیرہ شاستروں کو مع انگ و اپانگ کے پڑھ کر پڑھانے کی طاقت امتیاز - سچ کی تحقیق - جو چیز جیسی ہو یعنی غیر ذی روح کو غیر ذی روح - ذی روح کو ذی روح جاننا اور ماننا - زمین سے لے کر پرمیشور تک سب اشیا کو اچھی طرح جان کر اُن سے مناسب فائدہ اٹھانا - کبھی وید - پرمیشور - مکتی - پچھلا پنر جنم - دھرم ودیا و نیک صحبت - ماں باپ آچاریہ اور مہمانوں کی خدمت کو نہ چھوڑنا - اور ان کی مذمت کبھی نہ کرنا - یہ پندرہ عمل اور وصف برہمن ورن کے آدمیوں میں ضرور ہونے چاہئیں -

प्रजानां रक्षणं दानमिज्याध्ययनमेव च ।
विषयेष्वप्रसक्तिश्च क्षत्रियस्य समासतः ॥ १ ॥ मनु० १ । ८९ ॥
शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥ २ ॥ भ० गी० अध्याय १८ । श्लो० ४३ ॥

کھشتری کے فرض اور اوصاف -

انصاف و عدل سے رعیت کی حفاظت یعنی رو رعایت چھوڑ کر نیکوں کی عزت اور بدوں کی بے قدری کرنا - ہر طرح سے سب کی پرورش - دان یعنی وِدیا دھرم میں رغبت اور مستحق لوگوں کی خدمت میں دولت وغیرہ اشیاء خرچ کرنا - اگنی ہوتر وغیرہ یگیہ کرنا - وید وغیرہ شاستروں کا پڑھنا اور وشیوں

(۵) دولہا اور دلہن کو کچھ دے کر بیاہ کرنا آسُر۔ (۶) بے قاعدہ بے موقع کسی وجہ سے دولہا دلہن کا بامرضی باہم میل ہونا گاندھرب۔ (۷) لڑائی کر کے جبراً یعنی چھین جھپٹ یا فریب سے لڑکی کو حاصل کرنا راکھشس۔ (۸) خفتہ یا شراب پی ہوئی یا پاگل لڑکی سے بالجبر ہمبستر ہونا پیشاچ بیاہ کہلاتا ہے۔

ان سب بیاہوں میں براہم بیاہ سب سے افضل۔ دیو۔ آرش اور پرجاپت۔ متوسط[۱]۔ آسُر اور گاندھرب ادنےٰ۔ راکھشس مذموم۔ اور پیشاچ نہایت مکروہ ہے۔

دا کوریت یعنی ناجائز خلوت بازی کی ممانعت۔

(۴۴) اس لئے یہی یقین رکھنا چاہئے کہ لڑکی اور لڑکے کا شادی کے پہلے اکیلی جگہ میں میل نہ ہو کیونکہ جوانی میں عورت مرد کا اکیلی جگہ میں ٹھہرنا موجب خرابی ہے۔ لیکن جب لڑکی یا لڑکے کی شادی کا وقت ہو یعنی ایک برس یا چھ مہینے برہمچریہ آشرم اور تحصیل علم کے ختم ہونے میں باقی رہیں تب اُن لڑکی اور لڑکوں کا پرتی بمب یعنی عکس جس کو فوٹو کہتے ہیں یا تصویر اتار کر لڑکیوں کی پڑھانے والیوں کے پاس کنوارے لڑکوں کی اور لڑکوں کے اُستادوں کے پاس لڑکیوں کی تصویر بھیج دیں۔ جس جس کی شکل ملا سے اُس اُس کے ذاتی حالات یعنی پیدائش سے لیکر اس دن تک جنم چرتر یعنی سوانح عمری کی کتاب ہو اُس کو پڑھانے والے منگوا کر دیکھیں جب دونوں کے وصف۔ عمل۔ فطرت مطابق ہوں تب جس جس کے ساتھ جس جس کا بیاہ ہونا مناسب سمجھیں اُس اُس لڑکے اور لڑکی کی عکسی تصویر اور حالات لڑکی اور لڑکے کے ہاتھ میں دیدیں اور کہیں کہ اس میں جو تمہاری منشا ہو سو ہم کو بتا دینا۔ جب اُن دونوں کا پختہ ارادہ باہم شادی کرنے کا ہو جائے تب اُن دونوں کا سماورتن (گروکل سے واپسی) ایک ہی وقت میں ہونا چاہئے۔ اگر وہ دونوں پڑھانے والوں کے سامنے بیاہ کرنا چاہیں تو وہاں۔ نہیں تو لڑکی کے ماں باپ کے گھر میں بیاہ ہونا مناسب ہے۔ جب وہ سامنے ہوں تب اُن اُستادوں یا لڑکی کے ماں باپ وغیرہ نیک آدمیوں کے سامنے اُن دونوں کی آپس میں بات چیت شاستر ارتھ کرانا اور جو کچھ پوشیدہ بات پوچھیں وہ بھی مجلس میں لکھ کر ایک دوسرے کے ہاتھ میں دیکر سوال و جواب کر لیں۔ جب دونوں کی پوری رغبت بیاہ کرنے میں ہو جائے تب سے

۱؎ (نوٹ) سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ کے پانچویں سطر میں سوامی جی لکھتے ہیں کہ یہ چار دواہ اُتم ہیں یعنی براہم۔ دیو۔ آرش اور پرجاپت و ہیں آرش کو یہاں بجائے ادنیٰ کے متوسط درجہ میں لکھا گیا + (مترجم)

اور نیچ ورنوں کا اسے درن میں ہونے کے لئے جو علم پڑھیگا ◆

(۴۳) پر ودیا اور دھرم کی اشاعت کا کام براہمنوں کو دینا چاہئے کیونکہ وہ پڑھے فاضل خلاصہ اور دھارمک ہوتے ہیں۔ اور اس کام کو ٹھیک طور پر چلا سکتے ہیں۔ کشتریوں کو سلطنت کے کاروبار میں لگانے سے کبھی سلطنت کا زوال یا نقصان نہیں ہوتا ◆

مویشی کی پرورش وغیرہ کا کام ویشوں ہی کو ملنا مناسب ہے کیونکہ وہ اس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ شودروں کو خدمت کا کام اسلئے دیا جاتا ہے کہ وہ علم سے بے بہرہ جاہل ہوتے ہیں اور سوچ وچار کے کام کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مگر جسم کے کام سب کر سکتے ہیں۔ اس طرح ورنوں کو اپنے اپنے کام میں لگائے رکھنا راجہ وغیرہ اہل مجلس کا کام ہے ◆

(وواہ کی کیفیت)

(۳۱)

ब्राह्मो दैवस्तथैवार्षः प्राजापत्यस्तथाऽऽसुरः ।
गान्धर्वो राक्षसश्चैव पैशाचश्चाष्टमोऽधमः ॥ मनु० ३ । २१ ॥

بیاہ کی آٹھ قسمیں

بیاہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ایک براہم۔ دوسرا دیو۔ تیسرا آرش۔ چوتھا پراجاپت۔ پانچواں آسر۔ چھٹا گاندھرب۔ ساتواں راکشس۔ آٹھواں پیشاچ ◆

ان بیاہوں کی یہ تفصیل ہے کہ (۱) دولہا دلہن دونوں مکمل برہمچریہ سے پورے فاضل دھارمک اور نیک سیرت ہوں انکا باہم رضامندی سے بیاہ ہونا براہم کہلاتا ہے۔ (۲) بھاری یگ کرنے میں یگ کا کام کرتے ہوئے داماد کو زیور پہنی ہوئی لڑکی کا دینا دیو۔ (۳) دولہا سے کچھ لیکر بیاہ ہونا آرش۔ (۴) دونوں کا بیاہ دھرم کی ترقی کے لئے ہونا پراجاپت ◆

لہ (نوٹ) سبھیہ جن کا لفظی ترجمہ مہذب لوگ یا سبھاسد ہو سکتا ہے یہاں خواہ الگ سلطنت یعنی ودیا سبھا اور راج سبھا کے ممبران سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ ان الفاظ کا تعلق راجا کے ساتھ اس فقرہ میں ہے اور پہلے فاضل مصنف لکھ آئے ہیں کہ ورنوں کا انتظام ودیا سبھا اور راج سبھا کے ماتحت رہنا چاہئے دیکھو دفعہ ۲۳ ◆ (مترجم)۔

سے (نوٹ) سنسکار ودھی کے صفحہ ۱۱۱ پر اسی کے متعلق سوامی جی کا یہ نوٹ درج ہے۔ یہ بات ناقص ہے کیونکہ آگے جو عمر آتی ہے [illegible] بھی اسلئے کچھ لیکر دینے دکی دولہے کی پرستش سے [illegible] آرش بیاہ [illegible] (مترجم)

حمل کی حفاظت اور خورد و نوش اس قسم کا کرے کہ جس سے مرد کا ویریہ خواب میں بھی ضائع نہ ہو اور حمل میں بچے کا جسم بہت عمدہ شکل - خوبصورتی - طاقت - توانائی اور قوت والا ہو کر دسویں مہینے میں پیدا ہو + زیادہ اس کی حفاظت چوتھے مہینے سے اور زیادہ تر آٹھویں مہینے سے آگے کرنی چاہیئے + کبھی حاملہ عورت دست آور - خشک - نشہ کی اشیاء - عقل اور طاقت کے ضرر رساں اشیاء کے طعام وغیرہ کا استعمال نہ کرے - بلکہ گھی - دودھ - عمدہ چاول گیہوں مونگ - اڑد وغیرہ اناج کا کھانا اور مقام اور وقت کا بھی لحاظ عقل سے کرے +

(۴۴) اثنائے حمل دو سنسکار ایک چوتھے مہینے میں پنسون اور دوسرا آٹھویں مہینے میں سیمنتونین بموجب طریق مذکورہ کے کرے +

گربھ کے وقت میں دو سنسکار کرنے چاہئیں -

(۴۵) جب اولاد پیدا ہو تب عورت اور لڑکے کے جسم کی حفاظت بہت ہوشیاری سے کرے - (زچہ کے لئے) سونٹھی پاک یا سوبھاگیہ سونٹھی پاک[۱] پیشتر سے ہی تیار کر رکھے - اسوقت خوشبو دار گرم پانی سے جو قدرے گرم ہو عورت غسل کرے اور بچے کو بھی نہلا دیں - بعد ازاں ناڑی چھیدن (کریتی) بچے کی ناف کی جڑ میں ایک ملائم سوت باندھ چار انگل چھوڑ کر اوپر سے کاٹ ڈالے - اس کو ایسا باندھے کہ جس سے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی نہ جانے پائے - پھر اس مکان کو صاف کر کے اس کے دروازے کے اندر خوشبو وغیرہ والے گھی وغیرہ کا ہوم کرے -

بچہ پیدا ہوتے ہی کیا کرنا چاہیئے -

۱؎ (نوٹ مترجم) بابو بھگوتی پرشاد صاحب سیتاپور والے ... سے سوبھاگیہ سونٹھی کا نسخہ ... جو کہ طب شاستر کے مطابق ہے ہم نے دریافت کیا ہے +

سونٹھ - مرچ کالی - پیپلی - مرچ - ہیڑہ - آملہ - زیرہ سفید - الائچی کلاں - تیج پتر - دارچینی - ناگکیسر بھوجپتا - جائفل - سیتل چینی یا کباب چینی - دھنیا - لونگ - سونف - تالوکا - بن کیلی - اجوائن - ... دھنیا بن زبادی - دھاوی کے پھول - ستاور - تال مول - لودھ - سنگ - پیپلی - چرونجی - تشنا مولی (تعلب مصری) کھوپرہ - لال چندن - سفید چندن - ہر ایک دوائی ایک ایک تولہ وزن میں لینی چاہیئے - اس کے علاوہ سونٹھ دو سیر گھی ۴۰ تولہ - دودھ دو سیر کھانڈ اڑھائی سیر - لینی چاہیئے + پہلے سونٹھ کو کچھ گھی میں بھوننا چاہیئے بعد ازاں دیگر ادویات کو کوٹ کر چھان لے - پھر سونٹھ اور دیگر ادویات کو ملا لینا چاہیئے - پھر گھی گرم کر کے اس میں ڈال کر بھگو دیں - پھر دودھ ڈال کر پکائیں - پھر کھانڈ ڈال کر اتار لیں - پکانے - بھوننے وغیرہ کے لئے مٹی کا برتن استعمال کرنا چاہیئے + خوراک ایک تولہ ہے علی الصباح سے دوائی زچہ کھائے - دوائی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یا دوائی کے ساتھ ہی بکری کا دودھ پینا چاہیئے + اعضا کے درد - کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے اس سے پستان بھی طاقت پاتے ہیں - باقاعدہ استعمال کرنے والی عورت کو طاقت و توانائی ملتی ہے - تیز اشیاء سے پرہیز لازم ہے + کھانا دوائی ہضم ہونے کے بعد کھانا چاہیئے +

ان کے خورد ونوش کا عمدہ انتظام ہونا چاہئے کہ جس سے ان کا جسم جو سابقہ برہمچریہ اور حصول تعلیم کی ریاضت اور تکلیف میں کمزور ہوتا ہے وہ چاند کی کلا کی مانند تھوڑے ہی دنوں میں بڑھ کر طاقتور ہو جائے۔ پھر جس دن لڑکی رجسولا (حیض والی) ہو کر جب نہا دھولے تب ویدی اور منڈپ بنا کر کئی خوشبودار چیزیں اور گھی وغیرہ کا ہوم بڑا ہیے (واقف کار) فاضل مرد عورتوں کی مناسب عزت کریں۔

گربھادھان سنسکار

(۴۴) پھر جس دن رتو دان دینا مناسب سمجھیں اُسی دن سنسکار ودھی کتاب میں لکھے ہوئے طریق کے مطابق سب عمل کر کے آدھی رات یا دس بجے نہایت خوشی سے سب کے سامنے پانی گرہن (ہتھلیوا) سے بیاہ کے طریق کو پورا کر کے خلوت میں چلے جاویں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے اُسی کے مطابق دونوں کریں۔ جہاں تک ہو سکے وہاں تک برہمچریہ کے ویریہ کو فضول یا ضائع نہ کریں کیونکہ اُس ویریہ یا رج سے جو جسم پیدا ہوتا ہے وہ بے نظیر عمدہ اولاد ہوتی ہے۔ جب ویریہ رج کے رحم میں گرنے کا وقت ہو اُس وقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ یعنی سیدھا جسم اور نہایت خوشدل رہیں ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑے اور عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اوپر کھینچے۔ جائے مخصوص کو اوپر سکوڑ ویریہ کو اوپر کشش کر کے رحم میں ٹھہرا دے۔ پھر دونوں صاف پانی سے غسل کریں۔ حمل ٹھہر جانے کا تجربہ علم مند عورت کو تو اُسی وقت ہو جاتا ہے لیکن اس کا یقین ایک مہینے کے پیچھے حیض نہ ہونے پر سب کو ہو جاتا ہے۔ سونٹھ کیسر۔ اسگندھ۔ الائچی خورد اور تعلب مصری ڈال کر گرکے ستان کر کے جو پہلے ہی رکھا ہوا ٹھنڈا دودھ ہے اُس کو حسب خواہش دونوں پی کر الگ الگ اپنے پلنگ پر سو رہیں۔ یہی ترکیب جب جب گربھا دھان کا فعل کریں تب تب کرنی مناسب ہے۔ جب مہینے بھر میں حیض نہ آنے سے حمل کے ٹھہرنے کا یقین ہو جائے تب سے ایک برس تک عورت مرد ہمبستر کبھی نہ ہوں کیونکہ ایسا نہ ہونے سے اولاد عمدہ اور دوسری اولاد بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے ویریہ ضائع ہوتا ہے دونوں کی عمر گھٹ جاتی ہے اور کئی قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اوپر سے گفتگو وغیرہ با محبت سلوک دونوں کو ضرور رکھنا چاہئے۔ مرد ویریہ کو ضبط اور عورت

لہ (نوٹ) یہ بات خفیہ ہے اس لئے اتنے ہی سے ساری باتیں سمجھ لینی چاہئیں۔ زیادہ لکھنا مناسب نہیں۔

(۳۷)

सन्तुष्टो भार्यया भर्ता भर्त्रा भार्या तथैव च ।
यस्मिन्नेव कुले नित्यं कल्याणं तत्र वै ध्रुवम् ॥ १ ॥
यदि हि स्त्री न रोचेत पुमांसन्न प्रमोदयेत् ।
अप्रमोदात्पुनः पुंसः प्रजनं न प्रवर्त्तते ॥ २ ॥
स्त्रियां तु रोचमानायां सर्वं तद्रोचते कुलम् ।
तस्यां त्वरोचमानायां सर्वमेव न रोचते ॥ ३ ॥
मनु० ३ । श्लो० ६० । ६२ ॥

عورت کو خوش رکھنا چاہیے۔

جس خاندان میں عورت سے خاوند اور خاوند سے عورت اچھی طرح خوش رہتی ہیں اُسی خاندان میں کل خوش نصیبی اور اقبال مندی قیام کرتی ہے۔ جہاں شور و شر رہتا ہے وہاں بدبختی اور افلاس ڈیرہ جماتا ہے ۔۔ جب عورت خاوند سے محبت نہیں رکھتی اور اُس کو خوش نہیں کرتی تو خاوند کے ناخوش ہونے سے اُس میں اولاد کی خواہش پیدا نہیں ہوتی ۔۔
چونکہ عورت کی خوشی سے سب خاندان خوش رہتا ہے اُس کی ناخوشی میں سب ناخوش رہتے اور تکلیف پاتے ہیں ۔۔

(۳۸)

पितृभिर्भ्रातृभिश्चैताः पतिभिर्देवरैस्तथा ।
पूज्या भूषयितव्याश्च बहुकल्याणमीप्सुभिः ॥ १ ॥
यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः ।
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राऽफलाः क्रियाः ॥ २ ॥
शोचन्ति जामयो यत्र विनश्यत्याशु तत्कुलम् ।
न शोचन्ति तु यत्रैता वर्द्धते तद्धि सर्वदा ॥ ३ ॥
तस्मादेताः सदा पूज्या भूषणाच्छादनाशनैः ।
भूतिकामैर्नरैर्नित्यं सत्कारेषूत्सवेषु च ॥ ४ ॥ मनु० ३ ।
श्लो० ५५ –५७ । ५९ ॥

بعد ازاں بچے کے کان میں باپ "وید و اسی اِتی" یعنی تیرا نام وید ہے سنا کر گھی اور شہد
کو ملا کر سونے کی سلائی سے زبان پر لفظ "ओ३म्" اوم لکھ کر شہد اور گھی کو
اسی سلائی سے چٹا دے۔ پھر بچہ ماں کو دیدے اگر وہ دودھ پینا چاہے تو اس کی
ماں پلا دے۔ اگر اس کی ماں کا دودھ نہ ہو تو کسی عورت کی آزمائش کر کے اس کا دودھ
پلا دے۔ پھر دوسری صاف کوٹھری یا جہاں کی ہوا پاک ہو اس میں خوشبودار
گھی کا ہوم صبح اور شام کیا کرے۔ اور اسی میں زچہ بچہ کو رکھے۔ چھ دن تک ماں کا
دودھ پیئے اور عورت بھی اپنے جسم کی طاقت کے لئے کئی قسم کی عمدہ خوراک کھایا کرے اور
یونی سنکوچ وغیرہ بھی کرے۔ چھٹے دن عورت باہر نکلے اور بچے کے دودھ پینے کے لئے کوئی
دائی رکھے۔ اس کو خورونوش عمدہ کرائے۔ وہ بچہ کو دودھ پلایا کرے۔ اور پرورش بھی
کرے۔ لیکن اس کی ماں بچہ پر پوری نظر رکھے تاکہ کسی قسم کا نامناسب عمل اس کی پرورش میں
نہ ہو۔ عورت دودھ بند کرنے کے لئے پستان کے اگلے حصہ پر ایسا لیپ کرے کہ جس سے
دودھ نہ نکلے۔ اسی طرح خورونوش کا بندوبست بھی ٹھیک ٹھیک رکھے۔ پھر نام کرن وغیرہ
سنسکار "سنسکار ودھی" کے طریق سے مناسب وقت پر کرتا جائے۔ جب عورت پھر رجسولا
ہو تب پاک ہونے کے بعد اسی طرح رتو دان دے۔

(۴۳)

निन्द्यास्वष्टासु चान्यासु स्त्रियो रात्रिषु वर्जयन् ।
ब्रह्मचार्येव भवति यत्र तत्राश्रमे वसन् ॥ मनु० ३ । ५० ॥

گرہستی برہمچاری کی مانند کیسے ہے۔

جو اپنی بیاہی عورت سے خوش ممنوع راتوں میں عورت سے الگ رہتا اور رتوگامی ہوتا ہے وہ گرہستھ بھی برہمچاری کی مانند ہے۔

لہ (نوٹ) مہینے میں صرف اُس وقت جبکہ عورت حیض سے پاک ہوتی ہے شب اولاد کی خاطر عورت سے ہمبستر ہونے کو رتوگمن کہتے ہیں۔ (مترجم)

(۵۲)

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात् सत्यमप्रियम् ।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः ॥ १ ॥
भद्रं भद्रमिति ब्रूयाद् भद्रमित्येव वा वदेत् ।
शुष्कवैरं विवादं च न कुर्य्यात्केनचित्सह ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १३८ । १३९ ॥

شیریں زبان سے ہمیشہ سچ ہی بولے۔

ہمیشہ شیریں کلامی اور سچ سے دوسرے کا فائدہ مند سخن بولے ناگوار سچ یا تلخ یعنی کانے کو کانا نہ بولے۔ اور جھوٹ یعنی جھوٹ دوسرے کو خوش کرنے کے لئے نہ بولے ۱ ۔

ہمیشہ بھدر یعنی سب کی بھلائی والے کلام نکالے۔ خشک دشمنی یعنی بغیر قصور کسی کے ساتھ دشمنی یا جھگڑا نہ کرے ۲ ۔

(۵۳) جو جو دوسرے کی بھلائی کرنے والی (کلام) ہو۔ چاہے (کوئی) برا بھی مانے تو بھی کہے بغیر نہ رہے ۔

چاہے کوئی برا بھی مانے لیکن سچ کہنے سے باز نہ رہے

(۵۳)

पुरुषा बहवो राजन् सततं प्रियवादिनः ।
अप्रियस्य तु पथ्यस्य वक्ता श्रोता च दुर्लभः ॥
उद्योगपर्व विदुरनीति० ॥

خوشامد کو نصیحت نہیں سمجھنا چاہیئے۔

اے دھرت راشٹر! اس دنیا میں دوسرے کو ہمیشہ خوش کرنے کے لئے شیریں کہنے والے لوگ بہت ہیں لیکن سننے میں تلخ معلوم ہو اور وہ فائدہ کرنے والی کلام ہو اس کو کہنے اور سننے والا انسان کم یاب ہے ۱ ۔

کیونکہ نیک مرد اسی کو مناسب سمجھتے ہیں کہ منہ کے سامنے دوسرے کے عیب کہنا اور اپنے عیب سننا۔ غیبت میں دوسرے کے اوصاف ہمیشہ کہنا۔ اور بدوں کا یہی شیوہ ہے کہ سامنے تعریف کرنا اور غیبت میں عیبوں کو ظاہر کرنا۔ جب تک انسان دوسرے سے اپنے عیب نہیں کہتا تب تک انسان عیبوں سے چھوٹ کر نیک اوصاف والا نہیں ہو سکتا ۔

عورتوں کی ہمیشہ پوجا کرنی چاہیئے۔

باپ۔ بھائی۔ خاوند۔ اور دیور ان کی عزت کریں اور زیور وغیرہ سے خوش رکھیں۔ جن کو بہت بہتری کی خواہش ہو وہ ایسا کریں ۔۔ ۱ ۔۔

جس گھر میں عورتوں کی عزت ہوتی ہے اس میں آدمی با علم ہو کر دیو نام سے ملقب ہو کے اور راحت سے رہتے ہیں۔ اور جس گھر میں عورتوں کی عزت نہیں ہوتی وہاں سب کام بگڑ جاتے ہیں ۔۔ ۲ ۔۔

جس گھر یا خاندان میں عورتیں غمگین ہو کر تکلیف پاتی ہیں وہ خاندان جلد تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور جس گھر یا خاندان میں عورتیں آنند سے پُر حوصلہ اور خوشی میں بھری رہتی ہیں وہ خاندان ہمیشہ بڑھتا رہتا ہے ۔۔ ۳ ۔۔

اس لئے حشمت کی خواہش کرنے والے آدمیوں کو مناسب ہے کہ عزت اور تیوہار کے موقع پر زیورات پوشاک اور خوراک وغیرہ سے عورتوں کی ہمیشہ عزت کیا کریں ۔۔ ۴ ۔۔

(۴۹) یہ بات ہمیشہ خیال میں رکھنی چاہیئے کہ لفظ "پوجا" کے معنی عزت کے ہیں۔

پوجا سے کیا مراد ہے

اور دن رات میں جب جب پہلے ملیں یا جدا ہوں تب تب محبت سے "نمستے" ایک دوسرے سے کریں ۔۔

सदा प्रहृष्टया भाव्यं गृहकार्येषु दक्षया । (۵۰)
सुसंस्कृतोपस्करया व्यये चामुक्तहस्तया ॥ मनु० ५।१५०॥

عورت کے فرائض

عورت کو چاہیئے کہ بڑی خوشی سے گھر کے کاموں میں ہوشیاری سے رہے۔ سب چیزوں کو عمدگی سے بنا وے۔ گھر کی صفائی رکھے اور خرچ میں بہت بے پروائی نہ کرے یعنی مناسب خرچ کرے۔ سب چیزیں صاف رکھے۔ اور خوراک اس طرح بنا وے کہ جو دوائی بنکر جسم یا روح میں بیماری کو نہ آنے دیوے۔ جو جو خرچ ہو اس کا حساب ٹھیک ٹھیک رکھ کر خاوند وغیرہ کو سنا دیا کرے۔ گھر کے نوکر چاکروں سے مناسب کام لے۔ گھر کے کسی کام کو بگڑنے نہ دیوے ۔۔

स्त्रियो रत्नान्यथो विद्या सत्यं शौचं सुभाषितम् । (۵۱)
विविधानि च शिल्पानि समादेयानि सर्वतः ॥ मनु० २।२४०॥

سب ملکوں اور سب لوگوں سے کیا کیا چیزیں لے سکتے ہیں۔

عمدہ عورت۔ طرح طرح کے جواہرات۔ علم۔ سچائی۔ پاکیزگی۔ خوش گوئی اور طرح طرح کی شلپ ودیا یعنی کاریگری سب ملکوں نیز سب لوگوں سے حاصل کرے ۔۔

(۵۹) دو یگیہ (یگ) برہمچریہ میں لکھ آئے ہیں ان میں سب سے اول برہم یگیہ

ان پانچوں میں سے برہم یگیہ اور دیو یگیہ کس کو کہتے ہیں۔

یعنی وید آدی شاستروں کا پڑھنا پڑھانا سندھیا اپاسن (عبادت) یوگابھیاس کرنا۔ دوسرا دیو یگیہ ودوانوں کی صحبت اور خدمت۔ پاکیزگی۔ اعلیٰ اوصاف کا رکھنا۔ سخاوت۔ علم کی ترقی کرنا یہ دونوں یگ صبح اور شام کرنے چاہئیں۔

सायंसायं गृहपतिर्नो अग्निः प्रातःप्रातः सौमनसस्य दा-
ता ॥ १ ॥ प्रातःप्रातर्गृहपतिर्नो अग्निः सायंसायं सौमनसस्य दा-
ता ॥ २ ॥ अ० । कां० १९ । अनु० ७ । मं० ३ । ४ ॥
तस्मादहोरात्रस्य संयोगे ब्राह्मणः सन्ध्यामुपासीत ।
उद्यन्तमस्तं यान्तमादित्यमभिध्यायन् ॥३॥ षड्विंशब्राह्मणे ।
प्र० ४ । खं० ५ ॥
न तिष्ठति तु यः पूर्वां नोपास्ते यस्तु पश्चिमाम् ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यः सर्वस्माद् द्विजकर्मणः ॥ ४ ॥
मनुः २ । १०३ ॥

(۶۰) جو شام کے وقت ہوم کیا جاتا ہے وہ ہوم کی گئی چیزیں صبح تک ہوا کو پاک رکھنے سے آرام دہ ہوتی ہیں۔ اور جو ہوم صبح کے وقت اگنی میں ڈالا جاتا ہے وہ ہوم کی چیزیں شام تک ہوا کو پاک رکھنے سے طاقت۔ عقل۔ اور صحت کے دینے والی ہوتی ہیں۔

صبح اور شام میں کئے ہوئے ہوم کے فوائد۔

(۶۱) اعلیٰ دن اور رات کے ملاپ میں یعنی طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرماتما کا دھیان اور اگنی ہوتر ضرور کرنا چاہئے۔

دو کال سندھیا۔

(۶۲) جو شخص یہ دونوں کام صبح و شام کے وقت نہ کرے اس کو بھلے لوگ سب دویجوں کے کاموں سے باہر نکال دیں یعنی اس کو شودر کی مانند سمجھیں۔

جو دو وقت سندھیا و ہوم نہ کرے وہ شودر کے برابر ہوتا ہے

(۶۳) (سوال) تین وقت سندھیا کیوں نہیں کرتے؟

(جواب) تین وقت میں سندھی (اتصال) نہیں ہوتی۔

عبادت کے دو ہی وقت ہیں اس سے زیادہ نہیں

(۵۵) کبھی کسی کی نِندا نہ کرنی چاہیے یعنی نیک کو بد نہ کہے۔

کسی کی نِندا یعنی اچھے کو بُرا نہیں کہنا چاہیے۔

جیسے :-

" गुणेषु दोषारोपणमसूया" अर्थात् " दोषेषु गुणारोपणमप्यसूया " " गुणेषु गुणारोपणं दोषेषु दोषारोपणं च स्तुतिः "

(۵۶) جو خوبیوں کو عیب - عیبوں کو خوبی بتلاتا ہے وہ نِندا ہے۔ اور خوبیوں کو خوبی اور عیبوں کو عیب بتلانا استتی (تعریف) کہلاتی ہے

ستوتی اور نندا کسے کہتے ہیں

یعنی دروغ گوئی کا نام نِندا اور سچ بولنے کا نام استتی ہے۔

(۵۷)

बुद्धिवृद्धिकराण्याशु धन्यानि च हितानि च ।
नित्यं शास्त्राण्यवेक्षेत निगमांश्चैव वैदिकान् ॥ १ ॥
यथा यथा हि पुरुषः शास्त्रं समधिगच्छति ।
तथा तथा विजानाति विज्ञानं चास्य रोचते ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १९ । २० ॥

جو شاستر وید عقل دولت اور بھلائی کی جلد ترقی کرنے والے ہیں اُن کو ہمیشہ سُنیں اور سُنائیں اور برہمچریہ آشرم میں جو کُتب پڑھے ہوں اُن کو عورت مرد ہمیشہ مطالعہ کریں اور پڑھایا کریں ۔۱۔۲

کون سے لوگ پڑھنا پڑھانا ترک نہ کریں۔

کیونکہ جیوں جیوں انسان شاستروں کو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے تیوں تیوں علم کی حقیقت اس پر کھلتی جاتی ہے اور اسی میں اس کی رغبت بڑھتی رہتی ہے۔

(۵۸)

پنچ مہا یگیہ

ऋषियज्ञं देवयज्ञं भूतयज्ञं च सर्वदा ।
नृयज्ञं पितृयज्ञं च यथाशक्ति न हापयेत् ॥ १ ॥ मनु०४।२१॥
अध्यापनं ब्रह्मयज्ञः पितृयज्ञस्तु तर्पणम् ।
होमो दैवो बलिर्भौतो नृयज्ञोऽतिथिपूजनम् ॥ २ ॥ मनु० ३।७०॥
स्वाध्यायेनार्चयेतर्षीन् होमैर्देवान् यथाविधि ।
पितॄन् श्राद्धैर्नॄनन्नैर्भूतानि बलिकर्मणा ॥ ३ ॥ मनु० ३।८१ ॥

عالم عورت یا آچاریہ - دیوی اور اُن کے برابر والے اور شاگرد وغیرہ اور اُن کے ملازمان
سب کی خدمت کرنا اس کا نام پتر یگیہ اور ترپن ہے ؞

(۴۸)

अथर्षितर्पणम् ॥

ओंमरीच्यादय ऋषयस्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिपत्न्यस्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिसुतास्तृप्यन्ताम्। मरीच्याद्यृषिगणास्तृप्यन्ताम्। इति ऋषितर्पणम् ॥

رشی ترپن | جو پڑھانے والے بڑے بوڑھے رشیوں کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں اور جو اُن کی مانند عالمہ عورتیں لڑکیوں کو علم پڑھاویں جو آچاریوں کی مانند لڑکے اور شاگرد ہوں اور جو اُن کے ملازم اُن سب کی خدمت اور عزت کرنا یہ رشی ترپن ہے ؞

(۴۹)

अथ पितृतर्पणम् ॥

ॐ सोमसदः पितरस्तृप्यन्ताम्। अग्निष्वात्ताः पितरस्तृप्यन्ताम्। बर्हिषदः पितरस्तृप्यन्ताम्। सोमपाः पितरस्तृप्यन्ताम्। हविर्भुजः पितरस्तृप्यन्ताम्। आज्यपाः पितरस्तृप्यन्ताम्। सुकालिनः पितरस्तृप्यन्ताम्। यमादिभ्योनमः यमादींस्तर्पयामि। पित्रे स्वधा नमःपितरं तर्पयामि। पितामहाय स्वधा नमः पितामहं तर्पयामि। प्रपितामहाय स्वधा नमः प्रपितामहं तर्प्पयामि। मात्रे स्वधा नमो मातरं तर्प्पयामि। पितामह्यै स्वधा नमः पितामहीं तर्प्पयामि। प्रपितामह्यै स्वधानमः प्रपितामहीं तर्पयामि। स्वपत्न्यै स्वधानमः स्वपत्नीं तर्प्पयामि। सम्बन्धिभ्यः स्वधा नमः सम्बन्धिनस्तर्प्पयामि। सगोत्रेभ्यः स्वधा नमः सगोत्रांस्तर्पयामि। इति पितृतर्पणम् ॥

پتری ترپن | جو علم الہیات اور علم طبیعیات جس سے خاص خاص اشیا جانی جاتی ہیں وہ ان میں

روشنی اور تاریکی کا ملاپ بھی شام اور صبح وہی وقت ہوتا ہے۔ جو اس کو دن کے تیسرے وقت میں تیسری سندھیا مانے وہ تیسرے شب میں بھی سندھیوپاسن کیوں نہ کرے؟ جو آدھی رات میں بھی کرنا چاہے تو پہر پہر گھڑی گھڑی پل پل اور چھن چھن کی بھی سندھی ہوتی ہیں۔ اُن میں بھی سندھیوپاسن کیا کرے۔ اگر ایسا کرنا چاہے تو ہو ہی نہیں سکتا اور تیسرے وقت کی سندھیا کا حوالہ کسی شاستر میں بھی نہیں۔ اس لئے دونوں وقت میں سندھیا اور اگنی ہوتر کرنا ٹھیک مناسب ہے۔ تیسرے وقت میں نہیں۔ اور جو تین وقت ہوتے ہیں وہ ماضی، مستقبل اور حال کے لحاظ سے ہیں، سندھیوپاسن کے لحاظ سے نہیں۔

(۴) تیسرا پتری یگ ہے یعنی جس میں فاضل رشی، پڑھنے پڑھانے والے بزرگ ماں باپ وغیرہ بوڑھے وگیانی اور پرم یوگیوں کی خدمت کرنی۔

تیسرا پتری یگ جس کی دو قسمیں شرادھ اور ترپن ہیں۔

پتری یگ کی دو قسمیں ہیں ایک شرادھ اور دوسرا ترپن۔ شرادھ یعنی "شرت" سچ کا نام ہے۔

"श्रत्सत्यं दधाति यया क्रियया सा श्रद्धा श्रद्धया यत् क्रियते तच्छ्राद्धम्"

(۵) جس فعل سے سچائی کو قبول کیا جاوے اُس کو شردھا اور جو شردھا سے کام کیا جاوے اُس کا نام شرادھ ہے اور

شرادھ کی تعریف

"तृप्यन्ति तर्पयन्ति येन पितॄन् तत्तर्पणम्"

(۶) جس جس عمل سے ترپت یعنی زندہ ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش ہوں اور خوش کئے جائیں اُس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لئے ہے مردوں کے لئے نہیں۔

ترپن کی تعریف

(۷)

ओं ब्रह्मादयो देवास्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवपत्न्यस्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवसुतास्तृप्यन्ताम्। ब्रह्मादिदेवगणास्तृप्यन्ताम्। इति देवतर्पणम्॥

دیو ترپن

"विद्वांसो हि देवाः" شت پتھ براہمن کا مقولہ ہے۔ جو عالم ہیں اُنھیں کو دیو کہتے ہیں۔ انگ اور اپانگ کے ساتھ چار ویدوں کے جاننے والے ہوں اُنکا نام برہما ہے۔ اور جو اُن سے کمتر ہوں اُنکا بھی نام دیو یعنی عالم ہے۔ اُنکے مانند اُن کی

بلیشو دیویگیہ میں منتروں کا بیان -

جو کچھ رسوئی خانہ میں کھانے کے لئے تیار ہو اُس کا [illegible] کے سوا اُسی چولھے کی آگ میں مندرجہ ذیل منتروں سے طریقہ معینہ کے مطابق ہمیشہ ہوم کرے -

ہوم کرنے کے منتر (یہ ہیں)۔

(۲ ے)

ओं अग्नये स्वाहा। सोमाय स्वाहा। अग्नीषोमाभ्यां स्वाहा। विश्वेभ्यो देवेभ्यः स्वाहा। धन्वन्तरये स्वाहा। कुह्वै स्वाहा। अनुमत्यै स्वाहा। प्रजापतये स्वाहा। सह द्यावापृथिवीभ्यां स्वाहा। स्विष्टकृते स्वाहा॥

[illegible] آہوتی دینے کے منتر

اِن منتروں میں سے ہر ایک سے ایک ایک بار آہوتی جلتی آگ میں ڈالے -

بعد ازاں تھالی یا زمین پر پتّا رکھ کر سمت مشرق وغیرہ میں سلسلہ وار بترتیب اِن منتروں سے حصہ رکھے ۔

(۴ ے)

ओं सानुगायेन्द्राय नमः। सानुगाय यमाय नमः। सानुगाय वरुणाय नमः। सानुगाय सोमाय नमः। मरुद्भ्यो नमः। अद्भ्यो नमः। वनस्पतिभ्यो नमः। श्रियै नमः। भद्रकाल्यै नमः। ब्रह्मपतये नमः। वास्तुपतये नमः। विश्वेभ्यो देवेभ्यो नमः। दिवाचरेभ्यो भूतेभ्यो नमः। नक्तंचारिभ्यो भूतेभ्यो नमः। सर्वात्मभूतये नमः।

تھالی والے بلی بھاگ کے منتر

اِن حصوں کو اگر کوئی اتیتھی آوے تو اُس کو کھلا دے ورنہ آگ میں ڈال دے ۔

نمکین کھانے کے بھاگ کرنا

(۵ ے) اِس کے بعد نمکین خوراک یعنی دال - بھات - ساگ - روٹی وغیرہ لیکر چھ حصے زمین پر رکھے - اِس میں حوالہ :-

ماہر ہوں وے سوم سد ہیں +
جو اگنی یعنی بجلی وغیرہ اشیا کے جاننے والے ہوں وے اگنی شواتا ہیں +
جو عمدہ کام یعنی اشاعت تعلیم میں مصروف ہوں وے برہسپتی ہیں +
جو دولت و حشمت کے محافظ اور اعلیٰ درجہ کی او ودیا کے عروج کے بانی سے تندرست
اور دوسروں کے جان و جلال کے محافظ دوائیوں کے دینے سے بیماری کو رفع کرنے والے
ہوں وے سوم پا ہیں +
جو نشئی اور ضرر رساں اشیا کو چھوڑ کر خوراک کھانے والے ہوں وے ہوی بھج ہیں +
جو جاننے کے لائق شے کے محافظ اور گھی دودھ وغیرہ کھانے اور پینے والے ہوں وے
آجیہ پا ہیں +
جن کا وقت اچھا یعنی دھرم کرنے اور سکھ پہنچانے میں گذرتا ہو وہ سکالن ہیں +
جو بدکاروں کو سزا دینے اور نیکوں کی پرورش کرنے والے عادل ہوں وے یم ہیں +
جو اولاد کو پیدا کرتا ہے یا خوراک دینے اور بہبودی کرنے سے اُن کی حفاظت کرتا ہے
وہ پتا ہے +
جو باپ کا باپ ہو وہ پتامہا - اور جو پتامہا کا باپ ہو وہ پرپتامہا ہے +
جو خوراک اور محبت سے بچوں کی خدمت کرے وہ ماتا ہے +
جو باپ کی ماں ہو وہ پتامہی اور دادی کی ماں ہو وہ پرپتامہی ہے +
اپنی عورت نیز بہن رشتہ دار اور ایک گوتر کے دیگر جو نیک آدمی یا بزرگ ہوں - اُن
سب کو نہایت شردھا سے عمدہ خوراک - پوشاک آراستہ سواری وغیرہ
دیکر اچھی طرح جو ترپت (سیر) کرنا یعنی جس جس کام سے اُن کی آتما خوش اور جسم
تندرست رہے اُسی اُسی کام سے با محبت اُن کی خدمت کرنی وہ شرادھ اور ترپن
کہلاتا ہے +

ویشو دیو یگ کا بیان

(۷۰) چوتھا ویشو دیو - یعنی جب کھانا تیار ہو تب جو کچھ کھانے کے لئے بنے
اُس میں سے کھٹا - نمکین - اور کھاری کو چھوڑ کر گھی شامل والا
اناج لیکر چولھے سے آگ الگ دھر مندرجہ ذیل منتروں سے آہوتی دے
اور الگ حصہ رکھے +

(۷۱)

वैश्वदेवस्य सिद्धस्य गृह्येऽग्नौ विधिपूर्वकम् ।
आभ्यः कुर्याद्देवताभ्यो ब्राह्मणो होममन्वहम् ॥ मनु० ३।८४॥

(۸۰)

पाखंडिनो विकर्मस्थान् वैडालव्रतिकान् शठान् ।
हैतुकान् बकवृत्तींश्च वाङ्मात्रेणापि नार्चयेत् ॥
मनु० ४।३०

بموجب منوجی پاکھنڈیوں کی تعظیم زبان سے بھی نہ کرنا چاہیئے -

پاکھنڈی یعنی وید کی مذمت کرنے اور وید کے برخلاف عمل کرنے والے - (وکرمستھ) جو وید کے خلاف کام کرنے والا - اور غلط وغیرہ سے بھرا ہوا - جیسے بلا چھپ کر تاک تاک کر جھپٹ سے چوہے وغیرہ جانداروں کو مار کر اپنا پیٹ بھرتا ہے اُس قسم کے لوگوں کا نام ویڑال ورتک - (شٹھ) یعنی ہٹھ اور ضد کرنے والا مغرور آپ جانتے نہیں اوروں کا کہا مانتے نہیں - (ہیتک) بیہودہ دلیلیں کرنے والے - بیہودہ بکنے والے جیسے کہ آجکل کے ویدانتی بکتے ہیں - ہم خدا اور جہان جھوٹا ہے - وید وغیرہ شاستر اور ایشور بھی فرضی ہے اس قسم کے گپوڑے ہانکنے والے - (بک ورتی) جیسے بگلا ایک پیر اٹھا دھیان میں بیٹھے ہوئے کی مانند فوراً مچھلی کی جان لے کر اپنی غرض پوری کرتا ہے ایسے آجکل کے بیراگی اور خاکی وغیرہ ہٹھی اور ضد کرنے والے وید کے مخالف ہیں ایسے لوگوں کی تعظیم زبان سے بھی نہ کرنی چاہیئے +

وجہ نہ تعظیم کرنے کی

(۸۱) کیونکہ انکی عزت کرنے سے یہ بڑھ کر دنیا کو ادھرم والا کرتے ہیں - آپ تو تنزل کے کام کرتے ہی ہیں لیکن ساتھ ہی خدمت کرنے والے کو بھی جہالت کے بڑے سمندر میں ڈبا دیتے ہیں +

پنچ مہایگیوں کے فوائد

(۸۲) اِن پانچ مہایگیوں کا پھل یہ ہے کہ (۱) برہم یگ کے کرنے سے تعلیم - تربیت - دھرم - شائستگی وغیرہ اوصاف حمیدہ کی ترقی (۲) اگنی ہوتر سے ہوا - بارش - پانی کی صفائی ہو کر بارش کے ذریعہ سے دنیا کو آرام کا ملنا ہے اور پاک ہوا کے تنفس لمس اور خورد و نوش سے صحت - عقل - طاقت ہمت بڑھ کر دھرم - ارتھ - کام اور موکش حاصل ہوتے ہیں - اسی لیے اسکو دیو یگ کہتے ہیں کیونکہ یہ ہوا وغیرہ اشیاء کو پاک کر دیتا ہے +

(۳) پتری یگ سے جب ماں باپ اور فاضل مہاتماؤں کی خدمت کریگا تب اُسکا علم بڑھیگا اُس کے ذریعہ سچ جھوٹ کا فیصلہ کر سچائی کو قبول اور جھوٹ کو ترک کرنے سے آسودہ رہیگا - دوسرے شکر گذاری یعنی جیسی خدمت ماں باپ اور آچاریہ نے اولاد اور شاگردوں کی کی ہے اُس کا عوض دینا مناسب ہی ہے +

शुनां च पतितानां च श्वपचां पापरोगिणाम् । (۷۵)
वायसानां कृमीणां च शनकैर्निर्वपेद्भुवि ॥ मनु० ३ । ९२ ॥

اس طرح

"श्वभ्यो नमः, पतितेभ्यो नमः, श्वपग्भ्यो नमः, पापरोगिभ्यो नमः, वायसेभ्यो नमः, कृमिभ्यो नमः।"

رکھ کر پھر کسی دُکھی - بھوکے آدمی یا کتے - کوّے وغیرہ کو دیوے ۔

نمہ لفظ کے معنی اناج

(۷۶) یہاں نمہ لفظ کے معنی اناج ہیں یعنی کتّے - پاپی - چانڈال - پاپ روگی (سخت بیمار) کوّے اور کرمی یعنی چیونٹی وغیرہ کو اناج دینا - یہ منوسمرتی وغیرہ کی ہدایت ہے ۔

اس ہوم کا مدعا

(۷۷) ہون کرنے کا مدعا یہ ہے کہ رسوئی خانہ کی ہوا صاف پاک ہو اور جو بے خبری سے نہ دیکھے جانداروں کو ایذا پہنچتی ہے اُس کے عوض میں بھلا کر دینا ۔

(۷۸) اب پانچویں اتتھی سیوا ہے ۔

اتتھی یگ کا بیان

اتتھی اُس کو کہتے ہیں کہ جس کی کوئی تتھی (تاریخ) مقرر نہ ہو یعنی دھارمک - سچ کا وعظ کرنے والا - سب کی بھلائی کی خاطر جگہ جگہ گھومنے والا - عالم کامل - پرم یوگی - سنیاسی - گرہستی کے ہاں اچانک آوے تو اُس کو اوّل پادیہ[1] - ارگھ[2] - اور آچمنیہ[3] تین پرکار کا جل دیوے - پھر آسن (مسند) پر عزت سے بٹھا کر خورد و نوش وغیرہ عمدہ عمدہ چیزوں سے خدمت - تواضع کرکے اُن کو خوش کرے پھر ست سنگ کرکے اُن سے گیان وگیان وغیرہ حاصل کرے جن سے دھرم - ارتھ - کام اور موکش کا حصول ہو ایسے اپدیشوں کو سنے اور اپنی چال چلن بھی اُن کے سچے اپدیش کے مطابق بناوے ۔

(۷۹) وقت ضرورت کے گرہستی اور راجہ وغیرہ بھی اتتھی کی طرح عزت کرنے کے لائق ہیں ۔

اتتھی کے معنی سنیاسی کے ہیں مگر کبھی گرہستی اور راجہ بھی اتتھی کہلاتا ہے ۔

(نوٹ) [1] پادیہ - پاؤں دھونے کے لئے پانی - [2] ارگھ = ہاتھ دھونے کے لئے پانی - [3] آچمنیہ = کلی کرنے کے لئے پانی - (مترجم)

ویدنندا - فریب - پاکھنڈ یعنی حفاظت کرنے والے ویدوں کی تردید و بے اعتبار شکنی وغیرہ کاموں سے پیدا ہونے مال کو لیکر اول بڑھتا ہے بعد ازاں دولت وغیرہ مال متاع سے خور و نوش - پوشاک - زیور - سواری - مکان - عزت - رتبہ کو حاصل کرتا ہے - بے انصافی سے دشمنوں کو بھی فتح کرتا ہے - اُس کے پیچھے جلد تباہ ہو جاتا ہے جیسے جڑ کٹا ہوا درخت تباہ ہو جاتا ہے ویسے پاپی برباد ہو جاتا ہے ٭

सत्यधर्मार्यवृत्तेषु शौचे चैवारमेत्सदा । (۸۶)
शिष्यांश्च शिष्याद्धर्मेण वाग्बाहूदरसंयतः ॥ मनु० ४।१७५

آریہ پرش کی طرح شاگردوں کو دھرم کی ہدایت کرے -

عالم لوگ ویدوں میں سے کہے ہوئے سچے دھرم یعنی بے رورعایت سچائی کو قبول کرنا اور جھوٹ کو چھوڑ دینا - ایسے عالم آریہ ویدوں کے دھرم پر عمل کرتے ہوئے شخص کی مانند دھرم سے شاگردوں کو تربیت کیا کریں ٭

ऋत्विक्पुरोहिताचार्यैर्मातुलातिथिसंश्रितैः । (۸۷)
बालवृद्धातुरैर्वैद्यैर्ज्ञातिसम्बन्धिबान्धवैः ॥
मातापितृभ्यां यामीभिर्भ्रात्रा पुत्रेण भार्यया ।
दुहित्रा दासवर्गेण विवादं न समाचरेत् ॥ मनु० ४।१७९।१८०

کن آدمیوں کے ساتھ جھگڑا نہ کرے -

(رتوک) یگیہ کا کرنے والا (پروہت) ہمیشہ نیک چال چلن کی ہدایت کرنے والا (آچاریہ) علم پڑھانے والا - (ماتل) ماموں (اتتھی) یعنی جس کی کوئی آنے جانے کی مقررہ تاریخ نہ ہو - (سنشرت) جن کا گذارہ اپنے پر ہو یعنی (بال) بچے - بوڑھے - (آتر) مصیبت میں مبتلا (وید) آیوروید کا عالم (جناتی) اپنے گوتر یا اپنے ورن والا (سمبندھی) سسر وغیرہ (باندھو) دوست - (ماتا) ماں - (پتا) باپ - (یامی) بہن - (بھراتا) بھائی - (بھاریہ) عورت (دوہتا) دختر - اور نوکروں سے تکرار و لڑائی نا واجب

(۴) بلی ویشو دیو کا بھی پھل جو پہلے کہہ آئے وہی ہے ۔

(۵) جب تک اتیتھی (واعظ) دنیا میں نہیں ہوتے تب تک ترقی نہیں ہوتی ان کے سب ملکوں میں گھومنے اور ست اپدیش کرنے سے پاکھنڈ کی ترقی نہیں ہوتی اور سب جگہ گرہستیوں کو باسانی ستیہ وگیان (علم معرفت) حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور بنی نوع انسان میں ایک ہی دھرم قائم رہتا ہے بنا واعظوں کے شکوک رفع نہیں ہوتے۔ شکوک رفع ہونے کے بدوں پختہ اعتقاد بھی نہیں ہوتا۔ اعتقاد بغیر سکھ کہاں ؟

ब्राह्मे मुहूर्ते बुध्येत धर्मार्थौ चानुचिन्तयेत् ।
कायक्लेशांश्च तन्मूलान्वेदतत्त्वार्थमेव च ॥ मनु० ४।९२ (۸۳)

برہم مہورت میں اٹھے رات کے چوتھے پہر یعنی چار گھڑی رات سے اٹھے۔ حاجات ضروری کو پورا کر کے دھرم اور ارتھ، جسمانی امراض کے باعث کو سوچے اور پرمیشور کا دھیان کرے۔ کبھی ادھرم کا آچرن (عمل) نہ کرے۔ کیونکہ

नाधर्मश्चरितो लोके सद्यः फलति गौरिव ।
शनैरावर्त्यमानस्तु कर्तुर्मूलानि कृन्तति ॥ मनु० ४।१७२ (۸۴)

ادھرم پھل لائے بغیر نہیں رہتا۔ ادھرم (گناہ) کیا ہوا ضرور پھل لائے بنا نہیں رہتا۔ لیکن جس وقت گناہ کرتا ہے اسی وقت نتیجہ بھی نہیں ملتا۔ اسلئے جاہل لوگ ادھرم کرنے سے نہیں ڈرتے۔ تاہم یقین جانو کہ وہ ادھرم کا عمل آہستہ آہستہ تمہارے سکھ کی جڑوں کو کاٹتا چلا جاتا ہے۔ اس طریق سے

अधर्मेणैधते तावत्ततो भद्राणि पश्यति ।
ततः सपत्नाञ्जयति समूलस्तु विनश्यति ॥ मनु० ४।१७४ (۸۵)

پاپی پہلے اگرچہ بڑھتا ہے مگر پیچھے بالکل تباہ ہو جاتا ہے پاپی انسان دھرم کی راہ کو چھوڑ (جیسے تالاب کے بند کو توڑنے سے پانی چاروں طرف پھیل جاتا ہے ویسے)

(۹۰) پاکھنڈیوں کی علامتیں۔

पाखंडियों के लक्षण ।

धर्मध्वजी सदालुब्धश्छाद्मिको लोकदम्भकः ।
बैडालव्रतिको ज्ञेयो हिंस्रः सर्वाभिसन्धकः ॥ १ ॥
अधोदृष्टिर्नैष्कृतिकः स्वार्थसाधनतत्परः ।
शठो मिथ्याविनीतश्च बकव्रतचरो द्विजः ॥ २ ॥

मनु० ४ ॥ १९५ । १९६ ॥

پاکھنڈیوں کی علامت

(دھرم دھوجی) دھرم کچھ بھی نہ کرے لیکن دھرم کے نام سے لوگوں کو ٹھگے (سدا لبدھ) ہمیشہ لالچ سے بھرا ہوا (چھدمک) فریبی (لوک دمبھک) بڑے بڑے انسان کے سامنے اپنی بڑائی کے گپوڑے مارا کرے۔ (ہنسر) جانداروں کو مارنے والا یا ہر ایک سے دشمنی رکھے (سرو ابھی سندھک) سب اچھے اور بروں سے بھی میل رکھے۔ اُس کو بیڈال ورتک یعنی بلے کی مانند دغا باز اور کمینہ سمجھو ॥ ۱ ॥ (ادھو درشٹی) تعریف کے لئے نیچے نگاہ رکھے۔ (نیشکرتک) حاسد کسی کا پیسہ بھر قصور کیا ہو تو اُس کا بدلا جان تک لینے کو تیار رہے (سوارتھ سادھن تتپر) چاہے فریب ادھرم اعتبار شکنی کیوں نہ ہو اپنا مطلب نکال لینے میں ہوشیار۔ (شٹھ) چاہے اپنی بات جھوٹی کیوں نہ ہو لیکن ہٹھ کبھی نہ چھوڑے۔ (متھیا ونیت) جھوٹ موٹھ باہر سے نیک سیرت بھی سادھو صاف دلی دکھلاوے اُس کو (بک ورت) بگلے کی مانند کمینہ سمجھو ॥ ۲ ॥

ایسی ایسی علامات والے پاکھنڈی ہوتے ہیں اُنکا اعتبار یا خدمت کبھی نہ کریں ॥

धर्मं शनैः सञ्चिनुयाद्वल्मीकमिव पुत्तिकाः । (۹۱)
परलोकसहायार्थं सर्वभूतान्यपीडयन् ॥ १ ॥
नामुत्र हि सहायार्थं पिता माता च तिष्ठतः ।
न पुत्रदारं न ज्ञातिर्धर्मस्तिष्ठति केवलः ॥ २ ॥
एकः प्रजायते जन्तुरेक एव प्रलीयते ।

رہائی بخشا کبھی نہیں کرتے - +

अनपास्त्वनधीयानः प्रतिग्रहरुचिर्द्विजः।
अम्भस्यश्मप्लवेनेव सह तेनैव मज्जति॥मनु०४।१९० (۸۸)

تین قسم کے دان لینے والے خود ڈوبتے ہیں ساتھ داتا کو بھی ڈبوتے ہیں۔

ایک (اتپا) برہمچریہ - راست گفتاری وغیرہ ریاضت سے بے بہرہ دوسرا (ان ادھی یان) ناتعلیم یافتہ (یعنی کورا رکھا) نہایت درجہ کے نام پیرو دوسروں سے خیرات لینے والا - یہ تینوں پتھر کے جہاز سے سمندر میں عبور کرنے والے کی طرح ہیں وہ اپنے خراب کاموں کے ساتھ ہی ڈوب کے سمندر میں ڈوبتے ہیں۔ وہ ڈوبتے ہی ہیں لیکن خیرات دینے والوں کو بھی ساتھ ڈبوتے ہیں +

त्रिष्वप्येतेषु दत्तं हि विधिनाप्यर्जितं धनम्।
दातुर्भवत्यनर्थाय परत्रादातुरेव च ॥मनु०४।१९३ (۸۹)

مذکورہ بالا اشخاص کو دان دینے سے داتا کا ناش اس جنم میں اور لینے والے کا آئندہ جنم میں -

جو دھرم سے حاصل کی ہوئی دولت مذکورہ بالا تینوں کو دیتا ہے وہ دان دینے والے کی تباہی اسی جنم (زندگی) اور لینے والے کی بربادی آئندہ جنم میں کرتا ہے +

اگر وہ ایسے ہوں تو کیا ہوتا ہے -

यथाप्लवेनौपलेन निमज्जत्युदके तरन्।
तथा निमज्जतोऽधस्तादज्ञौ दातृप्रतीच्छकौ ॥मनु०४।१९४

جیسے پتھر کی کشتی میں بیٹھ کر پانی میں تیرنے والا ڈوب جاتا ہے ویسے جاہل دینے والا اور لینے والا دونوں حالت تنزل یعنی دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں +

मनु० ४ ॥ २४२ । २४३ ॥

دھرم ہی دکھ کے سمندر سے پار آتما پرمیشور تک پہنچاتا ہے۔

اس وجہ سے پرلوک یعنی آئندہ جنم میں سکھ اور جسم کی مدد کے لیے ہمیشہ دھرم کو فراہم کرنا چاہیے کیونکہ دھرم ہی کی مدد سے بڑے مشکل دکھ کے سمندر کو جیو عبور کر سکتا ہے ۔ ۱ ۔ جو انسان دھرم ہی کو افضل سمجھتا جس کا دھرم کے کرنے سے گناہ کدورت دور ہو گیا اس کو نور مجسم اور آکاش جس کے جسم کی مانند ہے اس پرلوک یعنی قابل دید پرمیشور کے پاس دھرم ہی جلد پہنچاتا ہے ۔۔ اس لیے۔

(۹۳)

दृढकारी मृदुर्दान्तः क्रूराचारैरसंवसन् ।
अहिंस्रो दमदानाभ्यां जयेत्स्वर्गं तथाव्रतः ॥ १ ॥
वाच्यर्था नियताः सर्वे वाङ्मूला वाग्विनिःसृताः ।
तांस्तु यः स्तेनयेद्वाचं स सर्वस्तेयकृन्नरः ॥ २ ॥
आचाराल्लभते ह्यायुराचारादीप्सिताः प्रजाः ।
आचाराद्धनमक्षय्यमाचारो हन्त्यलक्षणम् ॥ ३ ॥
मनु० ४ ॥ २४६ । २५६ । १५६ ॥

اس لیے عمدہ چال چلن سے انسان کو رہنا چاہیے۔

ہمیشہ مستقل مزاجی سے کام کرنے والا حلیم طبع اپنے حواس پر قابو اور بدکاروں یعنی سخت بد چلن آدمیوں سے الگ رہنے والے دھرماتما کو چاہیے کہ من کو جیتے اور علم وغیرہ کے دان سے سکھ کو حاصل کرے ۱ لیکن یہ بھی خیال رکھے کہ نطق سے مطلب یقینی کئے جاتے ہیں نطق ہی ان کی جڑ اور نطق ہی سے سب کاروبار پورے ہوتے ہیں ایسے نطق کو جو چراتا یعنی جھوٹ بولتا ہے وہ سب چوری وغیرہ گناہوں کا کرنے والا ہے ۲ ۔ اس لیے وید مکھی وغیرہ پاپ کو چھوڑ کر جس نیک چلنی یعنی برہمچریہ اور حواس پر قابو رہنے سے پوری عمر اور جس دھرم آچار سے عمدہ اولاد نیز لازوال دولت حاصل ہوتی ہے اور جس دھرم آچار کے کرنے سے بد اوصاف دور ہوتے اس آچار یعنی چلن کو

एकोऽनुभुङ्क्ते सुकृतमेक एव च दुष्कृतम् ॥ ३ ॥

मनु० ४ । २३८-२४० ॥

एकः पापानि कुरुते फलं भुङ्क्ते महाजनः ।

भोक्तारो विप्रमुच्यन्ते कर्त्ता दोषेण लिप्यते ॥ ४ ॥

महाभारते । उद्योगप० प्रजागरप० । अ० ३२ ॥

मृतं शरीरमुत्सृज्य काष्ठलोष्ठसमं क्षितौ ।

विमुखा बान्धवा यान्ति धर्मस्तमनुगच्छति ॥ ५ ॥ मनु० ४ । २४१ ॥

موت کے بعد دھرم کے سوا کوئی ساتھ نہیں جاتا۔

عورت اور مرد کو چاہیے کہ جیسے پُتّکا یعنی دیمک بِل کو بناتی ہے۔ ویسے سب جانداروں کو تکلیف نہ دے کر پرلوک یعنی پرجنم (آئندہ زندگی) کے سُکھ کے لیے آہستہ آہستہ دھرم کو جمع کریں + ۱ + کیونکہ پرلوک میں نہ ماں نہ باپ نہ لڑکا نہ عورت نہ اپنے گوتر والے مدد دے سکتے ہیں بلکہ ایک دھرم ہی مددگار ہوتا ہے + ۲ + دیکھئے اکیلا ہی جیو جنم (پیدائش) اور مرن (موت) کو حاصل کرتا۔ ایک ہی دھرم کا ثمرہ جو سُکھ اور ادھرم کا ثمرہ جو دُکھ ہے اُس کو بھوگتا ہے + ۳ + یہ بھی سمجھو کہ خاندان میں ایک ہی گناہ کر کے چیزیں لاتا ہے اور سارا خاندان اُسے بھوگتا ہے۔ بھوگنے والے گناہگار نہیں ہوتے بلکہ ادھرم کا کرنے والا ہی گناہگار ہوتا ہے + ۴ + جب کوئی کسی کا رشتہ دار مر جاتا ہے اُس کو مٹی کے ڈھیلے کی مانند زمین پر چھوڑ کر دوست لوگ منہ پھیر کر چلے جاتے ہیں۔ کوئی اُس کے ساتھ جانے والا نہیں ہوتا بلکہ ایک دھرم ہی اُس کا ساتھی ہوتا ہے + ۵ +

तस्माद्धर्मं सहायार्थं नित्यं सञ्चिनुयाच्छनैः । (९२)

धर्मेण हि सहायेन तमस्तरति दुस्तरम् ॥ १ ॥

धर्मप्रधानं पुरुषं तपसा हतकिल्बिषम् ।

परलोकं नयत्याशु भास्वन्तं खशरीरिणम् ॥ २ ॥

یہی امر سمجھنا چاہیئے کہ جب بیاہ ہوتا ہے تب عورت کے ساتھ مرد اور مرد کے ساتھ عورت بک جاتی ہے یعنی عورت اور مرد کا سب کچھ - ناخن سے لیکر چوٹی تک جو کچھ ہیں ویرج وغیرہ ایک دوسرے کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ عورت یا مرد بلا رضامندی ایک دوسرے کے کوئی بھی معاملہ نہ کریں جن میں بھاری تفرقہ کے پیدا کرنے والی زنا کاری یعنی غیر زن اور غیر مرد کے ساتھ مجامعت وغیرہ کام ہیں - انکو چھوڑ کر اپنے خاوند کے ساتھ عورت اور عورت کے ساتھ خاوند ہمیشہ خوش رہیں ❖

جو برہمن ورن کے ہوں تو مرد لڑکوں کو پڑھاویں - نیز تعلیم یافتہ عورت لڑکیوں کو پڑھاویں اس طرح طرح کے اپدیش اور تقریر کر کے انکو عالم بنائیں - عورت کا عزت کے لائق دیوتا خاوند اور خاوند کی پوجنیہ یعنی عزت کرنے کے لائق دیوی عورت ہے جبتک گروکل میں رہیں تب تک ماں باپ کے مانند معلموں کو سمجھیں اور معلم اپنی اولاد کے برابر شاگردوں کو سمجھیں ❖

پڑھانے والے عالم اور معلم کیسے ہونے چاہئیں ❖

आत्मज्ञानं समारम्भस्तितिक्षा धर्मनित्यता । (44)
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥ १ ॥
निषेवते प्रशस्तानि निन्दितानि न सेवते ।
अनास्तिकः श्रद्दधान एतत्पण्डितलक्षणम् ॥ २ ॥
क्षिप्रं विजानाति चिरं शृणोति, विज्ञाय चार्थं भजते न कामात् ।
नासम्पृष्टो ह्युपयुङ्क्ते परार्थे, तत्प्रज्ञानं प्रथमं पण्डितस्य ॥ ३ ॥
नाप्राप्यमभिवाञ्छन्ति नष्टं नेच्छन्ति शोचितुम् ।
आपत्सु च न मुह्यन्ति नराः पण्डितबुद्धयः ॥ ४ ॥
प्रवृत्तवाक् चित्रकथ ऊहवान् प्रतिभानवान् ।
आशु ग्रन्थस्य वक्ता च यः स पण्डित उच्यते ॥ ५ ॥
श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असम्भिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥ ६ ॥

ہمیشہ کیا کرے۔
کیونکہ:-

(۹۴)
दुराचारो हि पुरुषो लोके भवति निन्दितः ।
दुःखभागी च सततं व्याधितोऽल्पायुरेव च ॥ मनु० ४।१५७ ॥

بدچلنی سب خرابیوں کی موجب ہے۔

جو بدچلن آدمی ہے وہ دنیا میں سب آدمیوں کے درمیان ذمت کو حاصل کرتا ہے۔ دکھ بھوگ کر ہمیشہ بیمار رہ کر کم عمر والا بھی ہوتا ہے۔
اس لیے ایسی کوشش کرے:

(۹۵)
यद्यत्परवशं कर्म तत्तद्यत्नेन वर्जयेत् ।
यद्यदात्मवशं तु स्यात्तत्तत्सेवेत यत्नतः ॥ १ ॥
सर्वं परवशं दुःखं सर्वमात्मवशं सुखम् ।
एतद्विद्यात्समासेन लक्षणं सुखदुःखयोः ॥ २ ॥
मनु० ४ ॥ १५९ । १६० ॥

محتاج بالغیر کام بدچلنی اور دکھ کے موجب ہیں۔

جو جو محتاج بالغیر کام ہو اس اس کو کوشش سے ترک کرے اور جو جو مختار بالذات کام ہوں ان ان پر کوشش سے عمل کرے۔
کیونکہ جو جو دوسرے کی محتاجی ہے وہ سب دکھ اور جو جو خود مختاری ہے وہ سب سکھ۔ یہی مختصر طور پر سکھ دکھ کے جاننے کا ذریعہ یا نشان جاننا چاہیے۔

(۹۶) لیکن جو ایک دوسرے کے ماتحت کام ہے وہ ماتحتی سے ہی کرنا چاہیے۔

ماتحتی کے کام ماتحتی سے ہی کرنے چاہئیں۔

جیسا کہ عورت اور مرد کا ایک دوسرے کے ماتحت کاروبار یعنی عورت مرد کا اور مرد عورت کا باہم خوش سلوک کرنا۔ مطابق رہنا۔ زناکاری یا مخالفت کبھی نہ کرنا۔ مرد کی حسب ہدایت گھر کے کام عورت اور باہر کے کام مرد کے ماتحت رہنا۔ بد شغل میں پھنسنے سے ایک دوسرے کو روکنا مطلب

کیسے انسان پڑھانے اور پڑھنے کے کرنے والے نہ ہونے چاہییں یعنی بے وقوف کی علامات -

یہ شلوک بھی مہابھارت اُدیوگ پرب وِدُر پرجاگر باب ۳۳ کے ہیں ۔

(ارتھ) جس نے کوئی شاستر نہ پڑھا نہ سنا اور نہایت مغرور مفلس ہو کر بڑے بڑے منصوبے باندھنے والا - بغیر کام کے اشیاء کے حصول کی خواہش کرنے والا ہو - اس کو عقلمند لوگ ابلہ یا موڑھ کہتے ہیں ۔ ۱ ۔

جو بغیر بلائے مجلس یا کسی کے گھر میں داخل ہو اعلیٰ مسند پر بیٹھنا چاہے بغیر پوچھے مجلس میں بہت سا بکے - نا قابل اعتبار چیز یا انسان میں اعتبار کرے وہی ابلہ اور سب آدمیوں میں ذلیل کہلاتا ہے ۔ ۲ ۔

جہاں ایسے آدمی معلم - واعظ - گرو - اور قابل عزت مانے جاتے ہیں وہاں ادھرم - ناشائستگی - مخالفت اور بہت جھگڑا دکھ ہی بڑھتا ہے ۔

اب طالب علموں کے علامات (لکھتے ہیں)

आलस्यं मदमोहौ च चापलं गोष्ठिरेव च ।　　(४४)

स्तब्धता चाभिमानित्वं तथाऽत्यागित्वमेव च ।

एते वै सप्त दोषाः स्युः सदा विद्यार्थिनां मताः ॥ १ ॥

सुखार्थिनः कुतो विद्या कुतो विद्यार्थिनः सुखम् ।

सुखार्थी वा त्यजेद्विद्यां विद्यार्थी वा त्यजेत्सुखम् ॥ २ ॥

طالب علم کیسے ہونے چاہییں

یہ بھی وِدُر پرجاگر باب ۳۹ کے شلوک ہیں ۔

(آلسیہ) جسم اور عقل میں سستی - نشہ - موہ یعنی کسی چیز میں پھنسنا - چنچل ہونا - اور ادھر ادھر کی بیہودہ باتیں کرنا سننا - پڑھتے پڑھاتے رک جانا - مغرور - غیر تارک ہونا - یہ سات عیب طالب علموں میں ہوتے ہیں ۔ ۱ ۔

جو ایسے ہیں انکو علم حاصل ہی نہیں ہوتا ۔

آرام طلبی کی خواہش کرنے والے کو علم کہاں ؟ اور علم پڑھنے والے کو آرام کہاں ؟ کیونکہ عیش و آرام کا طالب - علم کو اور طالب علم عیش و آرام کو چھوڑ دے ۔ ۲ ۔

ایسے کے بغیر علم کبھی نہیں نصیب ہوتا ۔

ایسے شخص کو علم نصیب ہوتا ہے جو -

پنڈت کی علامات

یہ سب مہابھارت اُدیوگ پرب ودُر پرجاگر کے شلوک ہیں ؛؛

(ارتھ) جو علم روحانی میں ماہر - آرمبھ یعنی جو نکمّا سست کبھی نہ رہے - راحت رنج - نفع نقصان - عزت بے عزتی - مذمت تعریف میں خوشی غم کبھی نہ کرے - دھرم ہی میں ہمیشہ مستقیم العقل رہے جس کے من کو کام - غصہ و استیا یعنی عیش کے سامان کشش نہ کر سکیں وہی پنڈت کہاتا ہے ؛ ۱

ہمیشہ دھرم کے کاموں پر عمل کرنے اور ادھرم کے کاموں کو ترک کرنے والا اور پرمیشور - وید - نیک اعمال کرنے اور ان کی مذمت نہ کرنے والا - پرمیشور وغیرہ میں پورا اعتقاد رکھتا ہو - یہی پنڈت کے کرنے اور نہ کرنے کے لائق کام ہیں ؛ ۲

جو مشکل مضمون کو بھی جلد جان سکے - بہت زمانہ تک شاستروں کو پڑھے سنے اور سوچے - جو کچھ جانے اس کو علم کی بھلائی کے لیے لگائے خود غرضی کے لیے کوئی کام نہ کرے بنا پوچھے یا بغیر مناسب موقع جانے دوسرے کی بات چیت میں کلام نہ کرے - یہی پہلی تمیز پنڈت کی ہونی چاہیئے ؛ ۳

جو ناقابل حصول کی خواہش کبھی نہ کرے - ضائع شدہ چیز کا غم نہ کرے مصیبت کے وقت میں موہ میں نہ پڑے یعنی گھبرائے نہیں وہی عقلمند پنڈت ہے ؛ ۴

جس کی کلام سب علوم اور سوال و جواب کے کرنے میں نہایت ماہر ہو عجیب و غریب شاستروں کے مضامین کا کہنے والا - ٹھیک ٹھیک دلیل کرنے والا - اچھے حافظہ والا اور کتابوں کے صحیح معنوں کو فوراً بتانے والا ہو - وہی پنڈت کہاتا ہے ؛ ۵

جس کی عقل سنے ہوئے صحیح معنوں کے مطابق اور جس کی معلومات عقل کے مطابق ہوں - جو کبھی آریہ یعنی نیک و معزز لوگوں کی حد کو نہ توڑے وہی پنڈت کے نام سے ممتاز ہو ؛ ۶

جہاں ایسے ایسے مرد اور عورت پڑھانے والے ہوتے ہیں وہاں علم - دھرم اور نیک چلنی کی ترقی ہو کر ہر روز خوشی کا بڑھنا رہتی ہے ؛

پڑھانے میں ناقابل اور بیوقوف کے علامات -

अश्रुतश्च समुन्नद्धो दरिद्रश्च महामनाः । (२५)

अर्थांश्चाकर्मणा प्रेप्सुर्मूढ इत्युच्यते बुधैः ॥१॥

अनाहूतः प्रविशति ह्यपृष्टो बहु भाषते ।

अविश्वस्ते विश्वसिति मूढचेता नराधमः ॥२॥

معاش سیر کی کرے۔ اور وہ جو لوگ اس کے خیر خواہ ہوں۔ بہ شائستہ مکان، مال و زر میں
جو کچھ خرچ ہو سب کچھ دیں۔ یا ماہوار تنخواہ دیا کریں ✤

(۱۰۵) چاروں درنوں کو باہم محبت۔ شفیق رسباتی۔ نیک سلوک۔ رنج و راحت نفع و نقصان میں یکساں ہو کر سلطنت اور رعیت کی ترقی میں دل و جان اور مال کو صرف کرتے رہنا چاہیئے ✤

چاروں ورن آپس میں کس طرح برتیں۔

(۱۰۶) عورت یا مرد کا بچھڑنا کبھی نہ ہونا چاہیئے کیونکہ:۔

عورت و مرد کی جدائی کبھی نہ ہونی چاہیئے۔

पानं दुर्जनसंसर्गः पत्या च विरहोऽटनम्।
स्वप्नोऽन्यगेहवासश्च नारीसंदूषणानि षट्॥ मनु० ९।१३॥

(۱) شراب۔ گوشت۔ وغیرہ نشے کی چیزوں کا پینا۔ (۲) برے آدمیوں کی صحبت (۳) خاوند سے جدائی (۴) اکیلی ادھر ادھر بیٹھا کرنا یا تماشے وغیرہ کے درشن کے بہانے سے پھرتے رہنا (۵) اور بیگانے گھر میں جا کر سونا۔ (۶) بود و باش یہ چھ عیب عورت کو داغ لگانے والے ہیں۔ اور یہ مردوں کے بھی ہیں۔

خاوند اور عورت کی جدائی دو قسم کی ہوتی ہے

(۱۰۷) پہلی کہیں کام کے لئے مثلاً سفر میں جانا۔ اور دوسری موت سے جدائی ہو جاتی ✤ ان میں سے اول کا علاج یہی ہے کہ دور ملک میں سفر کو جاوے تو عورت کو بھی ساتھ رکھے۔ اسکا مدعا یہ ہے کہ بہت زیادہ مدت تک جدائی نہ رہنی چاہیئے ✤

استری پرش کی جدائی کے اقسام اور ان کے علاج۔

(۱۰۸) (سوال) عورت اور مرد کے بہت بیاہ ہوتے جائز ہیں یا نہیں۔

(جواب) ایک وقت میں نہیں

(سوال) کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بیاہ ہونے چاہئیں؟

(جواب) ہاں۔ جیسے۔

نیوگ اور بیاہ کے متعلق سوال و جواب

सत्ये रतानां सततं दान्तानामूर्ध्वरेतसाम् । (۱۰۰)
ब्रह्मचर्यं दहेद्राजन् सर्वपापान्युपासितम् ॥

حصول علم کے لیے برہمچریہ رکھنا ضروری ہے۔

ہمیشہ نیک چال پر چلنے والے نفس پر غالب اور جن کا ویریہ کبھی نہیں خارج ہوتا اُن کا برہمچریہ سچا اور وہی عالم ہوتے ہیں ٭

(۱۰۱) اس لیے نیک اوصاف سے معمور اُستاد اور طالب علموں کو ہونا چاہیے

برہمن یعنی اُستادوں کے خاص فرائض۔

معلم ایسی کوشش کیا کریں کہ جس سے طالب علم راستی گو۔ راستی کے معتقد۔ راست کردار۔ مہذب۔ نفس پر غالب۔ نیک سیرت وغیرہ نیک اوصاف والے۔ جسم اور آتما کی پوری طاقت بڑھا کر سارے وید وغیرہ شاستروں کے جاننے والے ہوں۔ ہمیشہ اُن کی بدحرکات چھڑانے اور علم پڑھانے میں کوشش کیا کریں ٭ اور طالب علم ہمیشہ نفس پر قابو شانت۔ پڑھانے والوں سے محبت کرنے والے۔ سوچنے کی عادت والے محنتی ہو کر ایسی کوشش کریں کہ جس سے پورا علم۔ پوری عمر۔ پورا دھرم اور کوشش کرنا آجائے ٭

یہ سب برہمن ورن کے کام ہیں۔

(۱۰۲) کشتریوں کا فرض راج دھرم میں کہیں گے ٭

کشتریوں کے خاص فرائض

(۱۰۳) ویشیوں کے فرض یہ ہیں کہ ملکوں کی زبانیں سیکھنا۔ کئی قسم کی تجارت کے طریقے۔ اُن کے نرخ جاننا۔ بیچنا خریدنا۔ ممالک غیر میں جانا۔ آنا۔ فائدہ کے لیے کام کو شروع کرنا۔ مویشیوں کی پرورش اور زراعت کی ترقی ہوشیاری سے کرنی کرانی۔

ویشیوں کے خاص فرائض

دولت کا بڑھانا۔ علم اور دھرم کی ترقی میں خرچ کرنا۔ راست گو و فریب سے خالی ہو کر سچائی کے ساتھ سب بیوپار کرنے۔ سب چیزوں کی حفاظت ایسی کرنی کہ جس سے کوئی چیز تلف نہ ہونے پائے ٭

(۱۰۴) شودر سب خدمتوں میں ہوشیار۔ کھانا پکانے کے علم میں ماہر ہو۔

شودروں کے خاص فرائض

نہایت محبت سے دوجوں کی خدمت کرا نہی سے اپنی

والے کا لڑکا گود لے لیں گے اس سے خاندان چلے گا اور زناکاری بھی نہ ہوگی اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں ۔

(۱۱۱) (سوال) پُنر بیاہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے ؟

پنربیاہ اور نیوگ میں فرق ۔

(جواب) پہلا بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے اور اس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا ۔ مگر بیوہ عورت اسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے گو نیوگ ہو جاوے دوسرا ۔ اسی بیاہی عورت کے لڑکے اسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں مگر نیوگتا عورت (جس نے نیوگ کیا ہو) کے لڑکے ویرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں نہ اس کا گوتر ہوتا ہے اور نہ اس کا اختیار ان لڑکوں پر رہتا ہے بلکہ وہ مُتوفّی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں اسی کا گوتر رہتا ہے اور اسی کی جائداد کے وارث ہو کر اسی گھر میں رہتے ہیں ۔

تیسرا ۔ بیاہی عورت مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے مگر نیوگت (نیوگ شدہ) عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا ۔

چوتھا بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کار پہ لے کے بعد چھوٹ جاتا ہے ۔

پانچواں ۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سر انجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں ۔

(۱۱۲) (سوال) بیاہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف ۔

پنربیاہ اور نیوگ کے قواعد مختلف ہیں

(جواب) کچھ تھوڑا سا فرق ہے ۔ جس قدر کہ اوپر کہہ آئے اور یہ ۔ (۶) کہ بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت مل کر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں ۔

(۱۱۳) اگر نیوگ شدہ عورت مرد دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے ۔

نیوگ شدہ دو یا چار تک اولاد پیدا کر سکتے ہیں

(۱۱۴) (۷) جیسا کہ اس سے پہلے کنوارے اور کنواری ہی کا بیاہ ہوتا ہے ویسے جس کی عورت یا مرد مر جاتا ہے ۔ اسی کا نیوگ ہوتا ہے ۔ کنوارے کنواری کا نہیں ۔

کنوارے کنواری کا نیوگ نہیں ہو سکتا ۔

(۱۱۵) (۸) جس طرح بیاہی عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں بلکہ

نیوگ شدہ مرد و عورت سوائے رتودان کے الگ رہیں

याऽक्षतयोनि: स्याद्गतप्रत्यागतापि वा । (۱۰۹)
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥ मनु० ९ । १७६ ॥

دوجوں میں عقد ثانی کس حالت میں ہو سکتا ہے۔

جس عورت یا مرد کا پانی گرہن ماتر سنسکار ہوا ہو (یعنی رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو یعنی جو اکشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکشت ویریہ مرد ہو اُن کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر وواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیے۔ تو اس سے کیا نتیجہ نکلا کہ برہمن، کشتری اور ویش ورنوں میں کشت یونی عورت اور کشت ویریہ مرد (جن کی مباشرت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ (مکرر بیاہ) نہ ہونا چاہیے ٭

(۱۱۰) (سوال) پنر وواہ میں کیا نقص ہے؟

عقد ثانی کے نقص

(جواب) پہلا۔ عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لے ٭
(دوسرا) جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد رنڈوا عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کے یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا ٭
(تیسرا) بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر اُنکی جائداد کا برباد ہو جانا۔
(چوتھا) پتی برت٭ اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بیاہ کبھی نہ ہونے چاہئیں ٭
(سوال) جب قطع نسل ہو جائیگی تب بھی اُسکا خاندان معدوم ہو جائیگا اور عورت و مرد زنا کاری وغیرہ میں لگ کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگے۔ اس لیے پنر وواہ ہونا اچھا ہے ٭
(جواب) نہیں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قائم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی برپا نہ ہوگی اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیے کسی اپنی ذات

٭ (نوٹ) پتی برت سے خاوند کی حلف اور استری برت سے زوجہ کی حلف مراد ہے۔ پنر بواہ سے یہ حلف ٹوٹ جاتی ہے کیونکہ دونوں نے بیاہ کے وقت پرمیشور کو حاضر ناظر جان کر قسمیہ عہد کیا تھا کہ اپنی حین حیات تک دوسرے کے ساتھ بیاہ نہ کریں گے ٭ (مترجم)

(۱۴۰) (سوال) نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے۔

نیوگ زناکاری نہیں ہے (جواب) جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی مباشرت زناکاری ہوتی ہے ویسے ہی نیوگ شدہ نہیں۔ اُن کی زناکاری کہلاتی ہے جیسا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسا قاعدے کے مطابق بیاہ ہو جانے پر زناکاری نہیں کہلاتی تو باقاعدہ نیوگ ہو جانے پر زناکاری نہ کہی جائیگی۔ جیسے ایک کی لڑکی کا دوسرے کے لڑکے کے ساتھ شاستر کے مقررہ طریقہ کے مطابق بیاہ ہونے پر مباشرت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتا ویسے ہی ویدوں شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری گناہ اور شرم نہ ماننی چاہیئے۔

(سوال) یہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ ویسیا کا سا کام نظر آتا ہے۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ ویسیا کے پاس تو کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قاعدے ہیں۔ جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے وقت دوسرے کے ساتھ مباشرت میں شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی نیوگ میں بھی نہ ہونی چاہیئے۔ بلکہ جو زناکار مرد یا عورت ہوتے ہیں وے بیاہ ہونے پر بھی بدفعلی سے نہیں بچتے۔

(۱۴۱) (سوال) ہم کو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے۔

نیوگ کرنے میں گناہ نہیں بلکہ روکنے میں ہوتا ہے (جواب) اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے۔ گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشور کے سلسلۂ قواعد کے مطابق عورت و مرد کا فطرتی عمل رک ہی نہیں سکتا۔ بجز تارک الدنیا عالم باکمال اور یوگیوں کے۔

کیا اسقاط حمل بچہ کشی اور بیوہ عورتوں اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں سمجھتے ہو؟ کیونکہ جب تک وے جوانی میں ہیں دل میں اولاد کا ارادہ اور شہوت کی خواہش ہونے سے کسی سرکاری یا برادری کے قاعدہ سے رکاوٹ ہونے پر مخفی مخفی بدفعلی بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک ہی نیک تدبیر ہے کہ اگر نفس پر قابو نہ رہ سکیں تو بیاہ یا نیوگ بھی کریں تو ٹھیک ہے لیکن جو ایسے نہیں ہیں اُن کا بیاہ اور زوجیت کا تعلق نہ ہو اور مجبوری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہیئے۔

(۱۴۲) اس سے زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے متعدد اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے۔

نیوگ اور بیاہ کے فوائد

نیچ مردوں سے اعلیٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلیٰ مردوں کی زناکاری کی بدفعلی۔ اعلیٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی

بغیر نیوگ کے وقت کے اسکے نہ ہو لیا ہو

(۱۱۴) (۲) اگر عورت اپنے لیئے نیوگ کرے تو جب دوسرا حمل ٹھہر جائے اسی دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے اور اگر مرد اپنے لیئے کرے تو بھی دوسرے حمل کے ٹھہرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے - لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین برس تک اُن لڑکوں کی پرورش کر کے نیوگ شدہ مرد کو دیدے ۔

نیوگ شدہ عورت و مرد دوسرے حمل کے ٹھہرنے کے بعد قطع تعلق کر دیں

(۱۱۵) گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ مردوں کے لیئے پیدا کر سکتی ہے اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لیئے اور دو دو دیگر چار بیوگان کے لیئے پیدا کر سکتا ہے ۔ اسی طرح ملکر دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید میں ہے ۔

نیوگ شدہ عورت و مرد کو اس طرح دس اولاد تک پیدا کرنے کی اجازت ہے

(۱۱۶) इमां त्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु।
दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि॥
ऋ० मं० १० सू० ८५ मं० ४५॥

وید منتر کا ترجمہ

اے مرد ویرج سینچنے کے قابل ... مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو بہترین پتر اور خوش نصیب کر اس بیاہی عورت میں دس لڑکے پیدا کر اور گیارھواں عورت کو مان - اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس سنتان پیدا کر اور گیارھویں خاوند کو سمجھ ۔

(۱۱۷) وید کا حکم ہے کہ برہمن - کھشتری - ویش اور شودر ورن والی عورت اور مرد دس سے زیادہ اولاد پیدا نہ کریں - کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور - کم عقل - کم عمر ہوتی ہے اور عورت و مرد بھی کمزور - کم عمر اور بیمار ہو کر بڑھاپے میں بہت سے دکھ پاتے رہتے ہیں ۔

دس سے زیادہ اولاد پیدا کرنے کی ممانعت ہے

نوٹ (ستیارتھ پرکاش) رشیوں نے گربھادان وہ عمل ہے جو محض اولاد پیدا کرنے کے لیئے اس وقت کیا جاتا ہے جبکہ عورت حیض کی حالت سے نہا دھو کر بالکل پاک ہو جاتی ہے ۔ (مرتب)

(۳۸) جب بیاہ کیے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد لیوے نہ کرے گا تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کے ساتھ ویسے ہی کا رشتہ ہونا چاہیئے۔

نیوگ کی ضرورت کب محسوس ہو سکتی ہے۔

(۳۹) (سوال) جیسے بیاہ کے لیے وید آدی شاستروں کی سند ہے ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں ہے؟

نیوگ میں پرمان

(جواب) اس بارہ میں بہت سی سندیں ہیں دیکھو اور سنو۔

कुह स्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहो
षतुः। को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थ
आ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० ४० । मं० २॥

उदीर्ष्व नार्यभि जीवलोकं गतासुमेतमुप शेष एहि। हस्त
ग्राभस्य दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्वमभि सं बभूथ॥ ऋ०॥
मं० १० । सू० १८ । मं० ८ ॥

(۴۰) اے عورت مرد جیسے دیور کے ساتھ بیوہ کیا ہوا اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہم بستری کر کے اولاد کو بطور پیدا کرتی ہے ویسے تم دونو بیاہتا عورت مرد کہاں رات اور کہاں دن میں بسے تھے؟ کہاں اشیاء کو حاصل کیا؟ اور کس وقت کہاں رہتے رہے؟ تمہارے سونے کی جگہ کہاں ہے؟ تم کون ہو یا کس ملک کے رہنے والے ہو؟

پہلے منتر کے معنی

(۴۱) اس سے ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد و عورت اکٹھے رہیں اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کرے۔

پہلے منتر کا نتیجہ

(۴۲) (سوال) اگر کسی کا چھوٹا بھائی ہی نہ ہو تو بیوہ نیوگ کس کے ساتھ کرے؟

دیور لفظ کے معنی

(جواب) دیور کے ساتھ لیکن دیور لفظ کے معنی جیسے تم سمجھے ہو ویسے نہیں۔ دیکھو نروکت میں۔

تکلیف اور استقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اس لیے نیوگ کرنا چاہیے۔

(۱۴۳) (سوال) نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیے۔

نیوگ کی رسومات

(جواب) جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح اور دلہن دولہا کی رضامندی ہوتی ہے ویسے نیوگ میں بھی ہونی چاہیے یعنی جب عورت مرد کا نیوگ ہوتا ہو تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں کہ ہم دونوں نیوگ اولاد پیدا کرنے کی غرض سے کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہو جائیگا تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کریں تو گنہگار اور ذات یا راجا کے سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھادھان کا کام کریں گے حمل کے قیام کے ایک برس بعد الگ رہیں گے۔

(۱۴۴) (سوال) نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہیے یا دیگر ورنوں کے ساتھ بھی۔

نیوگ اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والے مرد سے ہونا چاہیے

(جواب) اپنے ورن میں یا اپنے سے افضل ورن والے مرد کے ساتھ یعنی ویش عورت ویش کشتری اور براہمن مرد کے ساتھ۔ کشترانی۔ کشتری اور براہمن کے ساتھ۔ براہمنی۔ براہمن کے ساتھ نیوگ کر سکتی ہے۔

(۱۴۵) اس کا مدعا یہ ہے کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا چاہیے۔ اپنے سے ادنیٰ ورن کا نہیں۔

مذکورہ بالا قرینہ کا منشا

(۱۴۶) عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنی وید کے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۔

ستری و پرش کی پیدائش کا مدعا

(۱۴۷) (سوال) مرد کو نیوگ کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کرے گا۔

دوجوں میں ایک ہی بار بیاہ وید شاستر کے مطابق ہو سکتا ہے

(جواب) ہم لکھ آئے ہیں کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے دوسری بار نہیں۔ کنوارے اور کنواری ہی کے بیاہ ہونے میں انصاف اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنی پاپ ہے۔ جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا ویسے ہی بیاہ شدہ یعنی عورت سے مجامعت کیے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کرے گی۔

(۱۳۶) (سوال) ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور بیاہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں۔

عورت و مرد کتنے نیوگ کر سکتے ہیں اور شادی شدہ و نیوگ شدہ خاوندوں کے کیا نام ہوتے ہیں

(جواب)

सोमः प्रथमो विविदे गन्धर्वो विविद उत्तरः ।
तृतीयो अग्निष्टे पतिस्तुरीयस्ते मनुष्यजाः ॥ ऋ० मं० १० ।
सू० ८५ । मं० ४० ॥

اے عورت تجھ کو جو تیرا پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے اُس کا نام نزاکت وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم ہے جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا وہ گندھرو ایک عورت سے ہم بستری ہو چکنے سے گندھرو جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیرے چوتھے سے لیکر گیارھویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے [इमां त्वमिन्द्र] اس منتر سے گیارھویں تک عورت نیوگ کر سکتی ہے ویسے مرد بھی گیارھویں عورت تک نیوگ کر سکتا ہے۔

(سوال) ایکادش لفظ سے دس لڑکے اور گیارھواں خاوند کو کیوں نہ گنیں۔

(جواب) جو ایسا ترجمہ کروگے تو

“विधवेव देवरम्” “देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते”
“अदेवृघ्नि” और “गन्धर्वो विविद उत्तरः”

ان وید کے حوالجات سے برخلاف معنی ہوں گے۔ کیونکہ تمہارے ترجمہ سے دوسرے خاوند کا گرنا بھی نہیں ہو سکتا۔

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया। (१३६)
प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥ १ ॥

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥ निरु० ॥ अ० ३ । खं० १५ ॥

دیور اس کو کہتے ہیں کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والا ہو جس سے نیوگ کرے اسی کا نام دیور ہے۔

(۱۳۴) اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے دوسرے پتی کے معنی دوسرے زندہ پتی کو حاصل کر۔ اس بات کا خیال اور یقین رکھ کہ اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ شادی شدہ نیوگ کرنے والے خاوند کے تعلق سے بچے نیوگ ہوگا تو پیدا شدہ بچہ اسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کرے گی تو وہ اولاد تیری ہوگی۔ اس طرح یقین رکھ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے۔

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमा सुवर्चाः । प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥ अथर्व० ॥ कां० १४ । अनु० २ । मं० १८ ॥

تیسرے دیور کو پرمان۔ اے پتی اور دیور کو دکھ نہ دینے والی عورت اس گرہست آشرم میں تو چوپایوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی خوبصورت تمام شاستروں کے علم سے مزین اولاد پیدا کرنے والی بہادر لڑکوں کے جننے والی دیور کی خواہش کرنے والی سکھ دینے والی۔
پتی یا دیور کو حاصل کر کے گرہست سے متعلق اگنی ہوتر ہے اس کو عمل میں لا۔

(۱۳۵)

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ॥ मनु० ९ । ६९ ॥

اسی بارہ میں منو کا پرمان۔ جو بیاہی عورت بیوہ ہو جائے تو اس کا حقیقی چھوٹا بھائی بھی اس سے بیاہ کر سکتا ہے۔

خواہش کرے کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکتی تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ
کر کے اولاد پیدا کرے۔ لیکن اُس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے۔
ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولد اولاد کے ناقابل ہو تب
اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ تولد اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری
بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے۔

(۱۳۹) جیسا کہ پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا اور جیسا ویاس جی نے چترانگد

اس بارہ میں تواریخی واقعات

اور وچترویریہ کے مرجانے پر اُن اپنے بھائیوں کی عورتوں سے
نیوگ کر کے امبیکا سے دھرت راشٹر اور امبالیکا سے پانڈو اور داسی سے ودُر کو
پیدا کیا۔ اس قسم کے تاریخی واقعات بھی اس بارہ میں ثبوت ہیں۔

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः। (۱۴۰)
विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥ १ ॥
वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥ २ ॥ मनु० ९।७६।८१

اسی بارہ میں منوسمرتی کے شلوک ہیں کہ جیسا اپنے دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا
ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیکنامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ
حاصل کرنے کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کر کے پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے۔
جب شادی شدہ خاوند آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے قطع تعلق ہو جاوے ۱
ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ
عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس (بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے)
اولاد ہو کر مر جاوے تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو تب تب لڑکیاں ہی ہوں لڑکے نہ ہوں
تو گیارھویں برس تک اور بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اُس عورت کو چھوڑ کر دوسری
عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے ۲
ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اُس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے
نیوگ کر اولاد پیدا کر کے اُسی بیاہے خاوند کے وارث اولاد کرے۔
اس قسم کے حوالجات اور دلائل سے سوئمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی
ترقی کرنی چاہئیے۔

ज्येष्ठो यवीयसो भार्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम् ।

पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि ॥ २ ॥

औरसः क्षेत्रजश्चैव ॥ ३ ॥ मनु० ९ ॥ ५९ । ५८ । १५९ ॥

منو کے تین پرمان نیوگ کے بارہ میں۔

جب منوجی نے لکھا ہے کہ سپنڈ یعنی خاوند کی چھ پشتوں میں خاوند کے چھوٹے یا بڑے بھائی یا اپنی ذات والے تیرا سے یا ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ ہونا چاہئے بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنے کی خواہش کرتے ہوں۔ تب نیوگ ہونا مناسب ہے اور جب اولاد کا کل نہ ہو تب نیوگ ہووے۔ اگر آپت کال یعنی اولاد کے ہونے کی خواہش کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو اور نیوگ ہو کر اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ وے نیوگ شدہ آپس میں صحبت کریں تو ایسے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں۔

مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے اس کے پیچھے صحبت نہ کریں۔ اور اگر دونوں کے لیے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک۔

حاصل کلام مذکورہ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتے ہیں۔ پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔ جس سے پتت یعنی گرے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔

اور اگر بیاہی عورت مرد بھی دسویں حمل سے زیادہ صحبت کریں تو شہوت پرست اور لائق مذمت ہوتے ہیں یعنی بیاہ یا نیوگ اولاد ہی کے لیے کیے جاتے ہیں۔ نعوذ باللہ شہوت رانی کے لیے نہیں۔

(۱۳۸) (سوال) نیوگ مرے پیچھے ہی ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی؟

خاوند کی زندگی میں بھی نیوگ ہو سکتا ہے۔

(جواب) جیتے بھی ہوتا ہے۔

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ॥ ऋ० मं० १० । सू० १० । मं० १० ॥

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے نا قابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دے کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی

بیاہ کا قاعدہ رہے تو سب گرہست آشرم کے اچھے اچھے کام خراب و خستہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی خدمت بھی نہ کرے۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کے سب بیمار کمزور اور کم عمر ہو کر جلد جلد مر جائیں۔ کوئی کسی سے خوف یا شرم نہ کریگا۔ بڑھاپے میں کوئی کسی کی خدمت بھی نہیں کرے گا۔ اور بھاری زناکاری بڑھ کر سب مریض کمزور اور کم عمر ہو کر خاندانوں کے خاندان تباہ ہو جائیں۔ کوئی کسی کی جائداد کا مالک یا وارث بھی نہ ہو سکے گا اور نہ کسی کا کسی چیز پر دیر تک اختیار رہے گا اس قسم کی خرابیوں کے رفع کرنے کے لیئے شادی ہی ہونا بالکل درست ہے۔

عورت کے حاملہ ہونے کے وقت اگر جوانی کے باعث رہ نہ جائے تو کیا کرنا چاہیئے

(۱۴۶) سوال: جب ایک بیاہ ہوگا ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لیئے ایک مرد رہے گا اس عرصہ میں عورت حاملہ۔ دائم المریض۔ یا مرد دائم المریض ہو جائے اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہ نہ جائے تو پھر کیا کریں۔

جواب: اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا دائم المریض مرد کی عورت سے نہ رہا جاوے تو کسی سے نیوگ کر کے اُس کے لئے اولاد پیدا کر دے لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں۔

چاروں قسم کے پرشارتھ سے گرہستی لوگ سب کام مناسب طور سے کرتے رہیں

(۱۴۷) جہاں تک ہو سکے نا حاصل شدہ چیز کی خواہش۔ حاصل کردہ کی حفاظت اور محفوظ کی ترقی۔ ترقی کردہ دولت کا خرچ ملک کی بہبودی میں کیا کریں۔

سب قسم کے مطلب اپنے اپنے ورن آشرم کے کاموں کو مذکورہ بالا طریق سے بڑے شوق و کوشش کے ساتھ تن من دھن لگا کر ہمیشہ سب کی بھلائی کے خیال سے کیا کریں۔

گرہستی کو دوست و غیرہ سے کیسے برتنا چاہیئے۔

(۱۴۸) اپنے ماں باپ۔ ساس سسر کی نہایت خدمت کریں۔ دوست اور ہمسایہ۔ راجا۔ فاضل حکیم۔ اور نیک مردوں سے محبت رکھیں۔ اور جو بدمعاش اور دھرمی ہوں اُن سے اُپیکشا یعنی کنارہ کرکے اُن کی اصلاح کی کوشش کیا کریں۔

جہاں تک ہو سکے وہاں تک محبت سے اپنے بچوں کے عالم اور تربیت یافتہ بنانے میں دولت وغیرہ اشیاء کو خرچ کر کے اُن کو پورے عالم اور تربیت یافتہ بنا دیں اور دھرم کے کام کر کے موکش رنجات کی بھی تدابیر کیا کریں کہ جس کے حصول سے سرور اور راحت حاصل ہو۔

(۱۴۱) جیسا "اورس" یعنی بیاہتی شادی سے پیدا شدہ لڑکا باپ کی جائداد کا مالک ہوتا ہے

ویسے ہی "کھیترج" یعنی نیوگ سے پیدا ہوئے لڑکے بھی مرے باپ کے وارث ہوتے ہیں۔

نیوگ کے ذریعہ سے پیدا شدہ لڑکا اُسی طرح باپ کا وارث ہوتا ہے جیسے شادی سے پیدا شدہ۔

(۱۴۲) اب اس بات کو عورت اور مرد کو دھیان رکھنا چاہئے کہ ویرج اور رج کو بے بہا سمجھیں جو کوئی اس بیش قیمت چیز کو بیگانی عورت۔ رنڈی۔ یا بُرے مردوں کی صحبت میں کھوتے ہیں وہ سب بڑے بے عقل ہوتے ہیں۔ کیونکہ کسان یا مالی جاہل ہو کر بھی اپنے کھیت یا باغیچہ کے سوائے اور کہیں بیج نہیں بوتے جبکہ معمولی بیج اور جاہل کا ایسا دستور ہے تو جو شخص سب سے اعلیٰ انسانی جسم کے درخت کے بیج کو بُرے کھیت میں کھوتا ہے وہ بھاری بے وقوف کہلاتا ہے کیونکہ اُس کا پھل اُسکو نہیں ملتا۔ اور

بے بہا ویرج کو جو دوسرے کے کھیت میں بوتا ہے اُس سے بڑھکر جاہل کون ہے۔

(۱۴۳)

"आत्मा वै जायते पुत्रः"

یہ براہمن گرنتھوں کا قول ہے۔

ایک طرح سے بیٹا باپ کا آتما ہوتا ہے اُس میں ثبوت

अङ्गादङ्गात्सम्भवसि हृदयादधिजायसे ।

आत्मा वै पुत्रनामासि स जीव शरदः शतम् ॥ निरु० ३ । ४ ।

اے فرزند! تو عضو عضو سے پیدا ہوا ہے ویرج سے اور دل سے پیدا ہوا ہے اس لئے تو میرا آتما ہے مجھ سے پہلے مت فوت ہو بلکہ سو برس تک زندہ رہ

(۱۴۴) جس سے ایسے ایسے نیک نہاد اور بلند خیال انسانوں کے جسم پیدا ہوتے ہیں اُس کو رنڈی وغیرہ بُرے کھیت میں بونا یا خراب بیج اچھے کھیت میں ڈلوانا بڑا بھاری گناہ ہے۔

بیگانے مرد یا عورت سے بدفعلی کرنا بھاری گناہ ہے۔

(۱۴۵) سوال: بیاہ کیوں کرنا کیونکہ اس سے مرد و عورت کو بندھن میں پڑ کر بہت تنگ رہنا اور دکھ بھوگنا پڑتا ہے اسلئے جس کے ساتھ جس کی محبت ہو تب تک وہ ملے رہیں جب محبت چھوٹ جائے تو چھوڑ دیں۔

بیاہ کرنے کی ضرورت اور اُس کے فوائد اور "فری لو" کی تردید۔

(جواب) یہ حیوانوں پرندوں کا طریقہ ہے۔ انسانوں کا نہیں۔ اگر انسانوں میں

* فری لو یعنی آزادانہ محبت سے مترجم۔

وید کی ہدایت کے مطابق جائز نہیں ہے تو اُس کا کلی یگ میں مخالفت کرنا وید کے برخلاف کیوں نہیں ہے۔

اگر کلی یگ میں اس مذموم فعل کی مخالفت مانی جائے تو ترینا وغیرہ میں ہدایت سمجھی جائے۔ پس ایسے خراب کام کا ستیہ یگ (نیک زمانہ) میں ہونا بالکل ناممکن ہے۔ اور نیوگ کی ویدوغیرہ شاستروں میں ہدایت ہے اُس کی مخالفت کرنا بے بنیاد ہے۔ جب گوشت کی مخالفت ہے تو ہمیشہ ہی مخالفت ہے جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے تو اس شلوک کا مصنف کیوں بکواس کرتا ہے۔

اگر نشٹ یعنی خاوند کسی دور دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ کرے اُسی وقت بیاہتا خاوند آجائے تو وہ کس کی عورت ہو؟ اگر کوئی کہے کہ بیاہے خاوند کی تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام پراشری میں تو نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقع ہیں؟ اگر بیمار پڑا ہو یا لڑائی ہو گئی ہو۔ اس قسم کی مصیبت کے موقع پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے شلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہئے۔

(١٥١) (سوال) کیوں جی تم پراشر منی کے قول کو بھی نہیں مانتے؟

وید کے برخلاف کسی کتاب کو نہیں ماننا (جواب) چاہے کسی کا قول ہو۔ لیکن وید کے برخلاف چاہیے منوسمرتی سوائے جعلی شلوکوں کے جو ملنے نہیں ماننے اور پراشر کا قول بھی نہیں کے باقی ماننے کے قابل ہے۔ ہے کیونکہ جیسے برہمو وواچ (برہما بولا) وسشٹو وواچ (وسشٹ بولا) رامو وواچ (رام بولا) شیو وواچ (شیو بولا) وشنو وواچ (وشنو بولا) دیوی وواچ (دیوی بولی) اس طرح نیک آدمیوں کے نام لکھ کر کتابوں کی تصنیف اس لئے کرتے ہیں کہ سب کی تعظیم کے لائق آدمیوں کے نام سے ان کتابوں کو کل دنیا مان لے اور ہمارا کافی گذارہ بھی ہو جائے۔

اس لئے لایعنی کہانیوں سے پُر کتابیں بناتے ہیں۔

کچھ ملاوٹی شلوکوں کو چھوڑ کر منوسمرتی ہی وید کے مطابق ہے اور کوئی سمرتی نہیں۔ ایسا ہی دیگر کتابوں کا حال سمجھ لو۔

(١٥٢) (سوال) گرہستھ آشرم سب سے چھوٹا ہے یا بڑا؟

گرہست آشرم کی فضیلت (جواب) اپنے اپنے فرائض کے لحاظ سے سب بڑے ہیں۔ لیکن

यथा नदीनदाः सर्वे सागरे यान्ति संस्थितिम् ।

तथैवाश्रमिणः सर्वे गृहस्थे यान्ति संस्थितिम् ॥ १ ॥

(۱۴۹) ایسے ایسے شلوکوں کو نہ مانیں۔ جیسے

جعلی شلوک نہ ماننے چاہئیں

पतितोपि द्विजः श्रेष्ठो न च शूद्रो जितेन्द्रियः

निर्दुग्धा चापि गौ पूज्या न च दुग्धवती खरी ॥

अश्वालम्भं गवालम्भं सन्यासं पलपैतृकम् ।

देवराच्च सुतोत्पत्तिं कलौ पञ्च विवर्जयेत् ॥

नष्टे मृते प्रव्रजिते क्लीबे च पतिते पतौ ॥

पञ्चस्वापत्सु नारीणां पतिरन्यो विधीयते ॥

یہ عبارت پراشری کی منسوب ہیں۔

ان جعلی شلوکوں پر اعتراض ہے۔

(۱۵۰) اگر بدکار برہمن کو نیک اور نیکوکار شودر کو ادنیٰ مانیں تو اس سے بڑھ کر طرفداری بے انصافی۔ ادھرم اور کیا ہوگا؟ کیا دودھ دینے والی یا نہ دینے والی گائے گوالوں کے پرورش کرنے کے لیے ہوتی ہیں ویسے کمہار وغیرہ کے گدھی پرورش کرنے کے لئے نہیں ہوتی۔ اور یہ مثال بھی صادق نہیں آتی۔ کیونکہ برہمن اور شودر ایک نوع انسان کی ہیں اور گائے اور گدھی علیحدہ نوع ہیں۔ اگرچہ بشکل حیوانی نوع سے تمثیل کا ایک جزو تمثیل علیہ سے مل بھی جائے تو بھی اس کا مطلب ٹھیک درست نہیں۔ اس واسطے یہ شلوک عالموں کی تسلیم کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے۔

جب اشوالمبھ یعنی گھوڑے کو مار کر یا گوالمبھ گائے کو مار کر ہوم کرنا ہی

---

۱ (نوٹ) از جناب مترجم۔

بدمعاش برہمن بھی اچھا ہے۔ نیک چلن شودر ہو تو وہ بھی اچھا نہیں۔ کیونکہ دودھ نہ دینے والی گائے قابل قدر ہے۔ اور دودھ دینے والی گدھی قابل قدر نہیں۔ گھوڑے کو مار کر یگ میں ڈالنا۔ گائے کو مار کر ہون میں ڈالنا۔ سنیاس۔ ماس کا پنڈ دے کر۔ دیوروں سے اولاد پیدا کرنا۔ کلجگ میں یہ پانچوں باتیں ممنوع ہیں۔ خاوند کے غائب ہو جانے پر۔ موت پر۔ سنیاسی ہو جانے پر۔ مخنث ہونے پر۔ خارج کیے جانے پر۔ عورتوں کو ان پانچ تکلیفات میں دوسرے خاوند کی اجازت ہے۔

پانچواں سمّلاس

دربارۂ بان پرستھ اور سنیاس

ब्रह्मचर्याश्रमं समाप्य गृही भवेत् गृही भूत्वा वनी भवेद्वनी भू-
त्वा प्रव्रजेत् ॥ शत० कां० १४ ॥

بان پرست کا وقت انسانوں کو واجب ہے کہ برہم چریہ آشرم کو پورا کر کے گرہست میں داخل ہوں اور گرہست کے بعد بان پرستھ اختیار کریں پھر ازاں سنیاسی ہو جائیں۔ آشرموں کی ترتیب اسی طرح بیان کی گئی ہے۔

एवं गृहाश्रमे स्थित्वा विधिवत्स्नातको द्विजः ।
वने वसेत्तु नियतो यथावद्विजितेन्द्रियः ॥ १ ॥
गृहस्थस्तु यदा पश्येद्वलीपलितमात्मनः ।
अपत्यस्यैव चापत्यं तदारण्यं समाश्रयेत् ॥ २ ॥
संत्यज्य ग्राम्यमाहारं सर्वं चैव परिच्छदम् ।
पुत्रेषु भार्यां निःक्षिप्य वनं गच्छेत्सहैव वा ॥ ३ ॥
अग्निहोत्रं समादाय गृह्यं चाग्निपरिच्छदम् ।
ग्रामादरण्यं निःसृत्य निवसेन्नियतेन्द्रियः ॥ ४ ॥
मुन्यन्नैर्विविधैर्मेध्यैः शाकमूलफलेन वा ।
एतानेव महायज्ञान्निर्वपेद्विधिपूर्वकम् ॥ ५ ॥ मनु० ६ । १-५ ॥

اس طرح سناتک یعنی وہ شخص جس نے برہم چریہ آشرم پورا کر لیا ہو گرہ آشرم کو اختیار کرے

मनु० ३ । ७७ ॥

यथा वायुं समाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्वजन्तवः ।
तथा गृहस्थमाश्रित्य वर्त्तन्ते सर्व आश्रमाः ॥ १ ॥
यस्मात्त्रयोऽप्याश्रमिणो दानेनान्नेन चान्वहम् ।
गृहस्थेनैव धार्य्यन्ते तस्माज्ज्येष्ठाश्रमो गृही ॥ २ ॥
स संधार्य्यः प्रयत्नेन स्वर्गमक्षयमिच्छता ।
सुखं चेहेच्छता नित्यं योऽधार्य्यो दुर्बलेन्द्रियैः ॥ ३ ॥ मनु० ।

جیسے ندیاں اور بڑے بڑے دریا تب تک گھومتے ہی رہتے ہیں جب تک کہ سمندر کو حاصل نہیں کر لیتے، ویسے گرہست ہی کے سہارے سے سب آشرم قائم رہتے ہیں۔

بغیر اس آشرم کے کسی آشرم کا کوئی کاروبار پورا نہیں ہوتا، چونکہ برہمچاری، بان پرستھ اور سنیاسی تینوں آشرموں کو دان اور اناج وغیرہ دیکر روز گرہست ہی سہارا دیتا ہے۔ اسلئے گرہست جیشٹھ (اعلیٰ) آشرم ہے یعنی سب کاروبار میں دھرندھر (تمام آشرموں کا گذارہ کرانے والا) ہے۔

اسلئے جو موکش اور دنیوی راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری کوشش سے گرہ آشرم میں داخل ہو، جو گرہ آشرم دربل اندریہ یعنی ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے کے لائق نہیں اسکو اچھی طرح اختیار کرنا چاہیئے۔

(۴۳) اس لئے جتنا کچھ کاروبار دنیا میں ہے اُس کا سہارا گرہ آشرم ہے۔ اگر یہ گرہ آشرم نہ ہوتا تو توالد و تناسل کے نہ ہونے سے برہمچریہ، بان پرستھ اور سنیاس آشرم کہاں سے ہو سکتے؟

گرہ آشرم کی مذمت کرنے والا مذموم اور تعریف کرنے والا تعریف کے لائق ہے۔

جو کوئی گرہ آشرم کی مذمت کرتا ہے وہی مذموم ہے اور جو تعریف کرتا ہے وہی قابل تعریف ہے لیکن تب ہی گرہ آشرم میں راحت ملتی ہے جب عورت اور مرد دونوں باہم خوش، عالم، محنتی اور سب قسم کے کاموں سے واقفکار ہوں، اسلئے گرہ آشرم کی راحت کا اعلیٰ سبب برہمچریہ اور مسبوق الذکر سویمبر بیاہ ہے۔

یہ مختصر طور پر برہمچاریہ، بیاہ اور گرہ آشرم کے بارہ میں ہدایت لکھدی، اسکے آگے بان پرستھ اور سنیاس کے بارہ میں لکھا جائے گا۔